# نجات

## دلانے والے اعمال کی معلومات

(مع 41 حکایات)

نیت ‏· شکر ‏· صبر ‏· توکل ‏· ذکر اللہ ‏· خوف خدا

حسن ظن ‏· اخلاص


پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)

شعبہ بیانات دعوت اسلامی

نجات دلانے والے اَعمال کی تعریفات، حاصل کرنے کے طریقوں و دیگر مفید معلومات پر مبنی ایک رہنما کتاب

# نجات دِلانے والے اَعمال کی معلومات

(مع 41 حکایات)

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبۂ بیانات دعوتِ اسلامی

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللہ        وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحٰبِکَ یَاحَبِیۡبَ اللہ


نام کتاب : **نجات دلانے والے اَعمال کی معلومات** (مع 41 حکایات)

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبۂ بیانات دعوتِ اسلامی)

سن طباعت : رجب المرجب ۱۴۳۸ ہجری بمطابق اپریل 2017ء

تعداد :

ناشر : **مکتبۃ المدینہ** باب المدینہ (کراچی)


## تصدیق نامہ

تاریخ: ۸ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ        حوالہ نمبر: ۲۱۲

الحمدللہ رب العٰلمین والصلٰوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

**''نجات دِلانے والے اَعمال کی معلومات''** (مع 41 حکایات)

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِثانی کی کوشش کی گئی ہے۔مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مجلس
تفتیشِ کتب ورسائل
فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

07-01-2017


Email: ilmia@dawateislami.net



**مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔**

# یادداشت

(دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اِشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی۔)

| عنوان | صفحہ | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |



www.dawateislami.net

| عنوان | صفحہ | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|---|
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |
| | | | |



www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# ''نجات دِلانے والے اَعمال'' کے اٹھارہ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''18 نیّتیں''

**فرمانِ مصطفےٰ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، یحیی بن قیس، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

**دو مَدَنی پھول:** ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

**(1)** ہر بار حمد و **(2)** صلوٰۃ اور **(3)** تعوُّذ و **(4)** تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا۔) **(5)** رِضائے الٰہی کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ **(6)** حتَّی الوسع اِس کا باوُضو اور **(7)** قبلہ رُو مطالعہ کروں گا **(8)** قرآنی آیات اور **(9)** اَحادیث مبارَکہ کی زِیارت کروں گا **(10)** جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور **(11)** جہاں ''سرکار'' کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ **(12)** شرعی مسائل سیکھوں گا۔ **(13)** کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علمائے کرام سے پوچھ لوں گا۔ **(14)** (ذاتی نسخے پر) ''یادداشت'' والے صفحہ پر ضروری نِکات لکھوں گا۔ **(15)** دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ **(16)** اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کو اِیصال کروں گا۔ **(17)** فرض علوم سیکھوں گا۔ **(18)** کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشِرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔ (مُصَنِّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)



www.dawateislami.net

# اِجمالی فہرست


| موضوع | صفحہ | موضوع | صفحہ |
|---|---|---|---|
| المدینۃ العلمیۃ کا تعارف | 7 | (20)ذکر اللہ،تعریف، ذکر اللہ کرنے کے طریقے | 173 |
| پیش لفظ (نجات دلانے والے اعمال) | 9 | (21)راہ خدا میں خرچ کرنا،تعریف خرچ کرنے کے طریقے | 183 |
| نجات دلانے والے اعمال کی تعریفات | 12 | (22)اللہ کی رضا پر راضی رہنا،تعریف، حصول کے طریقے | 193 |
| (1)نیت،تعریف، عامل نیت بننے کے طریقے | 19 | (23)خوف خدا،تعریف، خوف خدا پیدا کرنے کے طریقے | 200 |
| (2)اخلاص،تعریف، اخلاص پیدا کرنے کے طریقے | 25 | (24)زُھد،تعریف، حصولِ زُھد کے طریقے | 209 |
| (3)شکر،تعریف، عادتِ شکر اپنانے کے طریقے | 34 | (25)امیدوں کی کمی،تعریف، حصول کے طریقے | 219 |
| (4)صبر،تعریف، صبر کی عادت بنانے کے طریقے | 44 | (26)صدق،تعریف، حصولِ صدق کے طریقے | 227 |
| (5)حسنِ اَخلاق،تعریف، حسن اخلاق اپنانے کے طریقے | 49 | (27)ہمدردئ مسلم،تعریف، حصول کے طریقے | 233 |
| (6)محاسبۂ نفس،تعریف، محاسبہ کرنے کے طریقے | 57 | (28)رجا (رحمت الٰہی سے امید) تعریف، طرقِ حصول | 239 |
| (7)مراقبہ،تعریف، مراقبہ کرنے کے طریقے | 66 | (29)محبت الٰہی،تعریف، محبت الٰہی پیدا کرنے کے طریقے | 246 |
| (8)مجاہدہ،تعریف، مجاہدہ کرنے کے طریقے | 70 | (30)رضائے الٰہی،تعریف، حصول کے طریقے | 250 |
| (9)قناعت،تعریف، قناعت اختیار کرنے کے طریقے | 75 | (31)شوقِ عبادت،تعریف، حصول کے طریقے | 253 |
| (10)عاجزی وانکساری،تعریف، عاجزی اپنانے کے طریقے | 81 | (32)غنا،تعریف، غنا پیدا کرنے کے طریقے | 256 |
| (11)تذکرۂ موت،تعریف، تذکرہ موت کرنے کے طریقے | 89 | (33)قبولِ حق،تعریف، قبولِ حق کا ذہن بنانے کے طریقے | 263 |
| (12)حسن ظن،تعریف، حسن ظن قائم کرنے کے طریقے | 98 | (34)مال سے بے رغبتی،تعریف، اختیار کرنے کے طریقے | 268 |
| (13)توبہ،تعریف، توبہ کرنے کا طریقہ | 105 | (35)غبطہ (رشک)،تعریف، حصول کے طریقے | 275 |
| (14)صالحین سے محبت،تعریف، محبت صالحین کے طریقے | 121 | (36)محبت مسلم،تعریف، جذبہ پیدا کرنے کے طریقے | 280 |
| (15)اللہ ورسول کی اطاعت،تعریف ودیگر امور | 129 | (37)اللہ کی خفیہ تدبیر سے ڈرنا،تعریف، طرقِ حصول | 285 |
| (16)دل کی نرمی،تعریف، نرم دلی پیدا کرنے کے طریقے | 135 | (38)اِحترامِ مسلم،تعریف، جذبہ پیدا کرنے کے طریقے | 291 |
| (17)خلوت وگوشہ نشینی،تعریف، اختیار کرنے کے طریقے | 142 | (39)مخالفت شیطان،تعریف، حصول کے طریقے | 298 |
| (18)توکل،تعریف، توکل پیدا کرنے کے طریقے | 157 | تفصیلی فہرست | 304 |
| (19)خشوع،تعریف، خشوع پیدا کرنے کے طریقے | 167 | ماخذ ومراجع | 310 |




www.dawateislami.net

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

# المدينة العلمية

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

**اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِحۡسَانِهٖ وَ بِفَضۡلِ رَسُوۡلِهٖ** صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سُنّت اور اِشاعتِ عِلمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا **عَزۡمِ مُصَمَّم** رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سر انجام دینے کے لئے **مُتَعَدَّد** مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدينة العلمية''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام كَثَّرَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالِص عِلمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(1) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (2) شعبہ درسی کُتُب (3) شعبہ اصلاحی کُتُب
(4) شعبہ تراجِم کُتُب (5) شعبہ تفتیشِ کُتُب (6) شعبہ تخریج

---

تادمِ تحریر (جمادی الثانی ۱۴۳۸ھ) مزید شعبے قائم ہو چکے ہیں: (۷) فیضانِ قرآن (۸) فیضانِ حدیث (۹) فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (۱۰) فیضانِ صحابیات وصالحات (۱۱) شعبہ امیرِ اہلسنت مَدَّظِلُّه (۱۲) فیضانِ مدنی مذاکرہ (۱۳) فیضانِ اَولیاء وعُلَماء (۱۴) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوتِ اسلامی (۱۶) عربی تراجم۔ **مجلس المدينة العلمية**



www.dawateislami.net

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دِین و مِلّت، حامیِ سُنّت، ماحیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعِثِ خیر و بَرَکت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ **اِمام اَحمد رَضا خان** عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضِر کے تقاضوں کے مطابق **حتَّی الْوَسْع** سَہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطَالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مَجالِس بشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گُنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ



www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

# نَجات دِلانے والے اَعمال

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** نیک لوگوں کے وہ عُمدہ اَخلاق اور اچھی عادات یا وہ بہترین اَعمال جن کے ذریعے بندہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرتا اور دُنیوی واُخروِی ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے اُنہیں **''مُنْجِیَات یعنی نجات دلانے والے اَعمال''** کہا جاتا ہے۔[1] ایک مسلمان کے لیے ظاہری وباطنی گناہوں سے اپنے آپ کو بچانے اور نیک اَعمال بَجالانے کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ نیک اَعمال رِضائے الٰہی حاصل کرنے، رحمتِ الٰہی پانے، نَجات دِلانے اور جنت میں لے جانے کا بہت بڑا سبب ہیں۔جس طرح ''مُحَرَّمَاتِ بَاطِنِیَّہ (یعنی باطنی حرام چیزیں مثلاً) تکبر و رِیا وعُجُب (یعنی خود پسندی) وحَسَد وغیرہا اور اُن کے مُعالَجات (یعنی علاج) کا علم ہر مسلمان پر فرض ہے۔'' ویسے ہی ''مَسائِلِ عِلم قَلب یعنی فرائِضِ قلبیہ مِثل تواضُع واِخلاص وتوکُّل وغیرہا اور اُن کے طُرُقِ تحصیل (حاصل کرنے کے طریقوں) کا علم بھی ہر مسلمان پر فرض ہے۔''[2] البتہ اس مسئلے میں کافی تفصیل ہے۔اِسی ضرورت کے پیشِ نظر مجلس **المدینۃ العلمیۃ** نے پہلے **''باطنی گناہوں کی معلومات''** پر مشتمل ایک کتاب بنام **''باطنی بیماریوں کی معلومات''** مرتب کی جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فَضل وکرم سے بہت پذیرائی ملی، پھر **''مَسائِلِ قلب کی معلومات''** پر مشتمل ایک کتاب مُرتَّب کرنے کا اِرادہ کیا جس میں حَتَّی المَقدُور ہر عمل کی تعریف، آیتِ مبارکہ، حدیثِ پاک، حکم یا

---

1 ......احیاء العلوم، ۴/ ۷ ماخوذا۔
2 ......فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۲۴ ملخصا۔



www.dawateislami.net

ترغیب، حکایت اوراُس نیک عمل کوکرنے کا ذہن بنانے اورعمل کرنے کےمختلف طریقوں کا بیان ہو، چنانچہ یہ کام شعبۂ بیاناتِ دعوتِ اسلامی کے سپرد کردیا گیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس عظیم کام کوکم وبیش تین ماہ کےقلیل عرصے میں مکمل کرلیا گیااور شیخِ طریقت اَمیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ ومولانا ابوبلال محمد اِلیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِس کا نام''**نجات دِلانے والے اعمال کی معلومات**''منتخب فرمایا ہے۔اِس کتاب پر چھ اسلامی بھائیوں نے کام کرنے کی سعادت حاصل کی، بالخصوص اِن تین اسلامی بھائیوں **ناصر جمال عطاری المدنی،علی رضا عطاری المدنی اورعبدالرحمن عطاری المدنی** سَلَّمَہُمُ اللّٰہُ الْغَنِی نے خوب کوشش کی۔کام کی **تفصیل** کچھ یوں ہے:

**(1)** اِس کتاب میں فقط 39 مَسائِلِ عِلمِ قلب یعنی فرائضِ قَلْبِیَّہ مِثل تَواضُع واِخلاص وتوکل وغیرہا اوران کے طُرُقِ تَحصِیل (حاصل کرنے کےطریقوں) کو بیان کیا گیا ہے۔

**(3)** مشکل **تعریفات** سے اِحتراز کرتے ہوئے مشہور اور عام فہم **تعریفات** پر ہی اِکتفاء کیا گیا ہے البتہ بعض جگہ ضرورتاً ایک سے زائد تعریفات کو یکجا کرکے حَتَّی الْمَقْدُور باحوالہ بیان کیا گیاہے،بصورتِ دیگر وہاں عام فہم تعریف ذکرکردی گئی ہے۔

**(4)** بعض آیات میں تفسیرکوبھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے، نیز آیات کوقرآنی رَسمُ الخَط میں لکھنے کے ساتھ ساتھ ترجمۂ کنزالایمان کا بھی اِلتزام کیا گیا ہے۔

**(5)** اکثروہ اَحادیث بیان کی گئی ہیں جن میں اُس عمل کی کسی نہ کسی فضیلت کا بیان ہو، نیز تمام اَحادیث کی تخریج یعنی مکمل حوالہ بھی ذکرکردیا گیا ہے اوربعض اَحادیث کے تحت اُن کی شرح بھی ذکرکی گئی ہے۔



www.dawateislami.net

**(6)** جن کا حکمِ شرعی باآسانی مل گیا اسے باحوالہ ذکر کر دیا گیا ہے، بقیہ کے حوالے سے ترغیبی کلام ڈال دیا گیا ہے، بعض جگہ اَحکام کی مختلف صورتوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

**(7)** ہرعمل کو کرنے کا ذہن بنانے یا اُسے بجالانے یا اُسے حاصل کرنے کے بعض مختلف طریقوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اِس کتاب میں جوبھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم، اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطا، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، اَہلِ بیتِ عِظام، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں کا نتیجہ ہیں اور بتقاضائے بشریت جوبھی خامیاں ہوں اُن میں ہماری کوتاہ فہمی کو دخل ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہماری اس سَعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اس میں سَرزَد ہونے والی غلطیوں کو معاف فرمائے، اِسے عوام وخواص کے حق میں نافع بنائے، ہم سب کو اِخلاص کے ساتھ دِین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، شیخِ طریقت اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی غلامی اور دعوتِ اسلامی میں اِستقامت عطا فرمائے، حضور نبی رحمت شفیع اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے مدینہ منورہ میں شہادت کی موت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ
گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



www.dawateislami.net

# نَجات دِلانے والے اَعمال کی تعریفات

## (1) نیت کی تعریف:

’’نیت لغوی طور پر دل کے پُختہ (پکے) اِرادے کو کہتے ہیں اور شَرعاً عبادت کے اِرادے کو نیت کہا جاتا ہے۔‘‘[1]

## (2) اِخلاص کی تعریف:

’’کسی بھی نیک عمل میں محض **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے کا ارادہ کرنا اِخلاص کہلاتا ہے۔‘‘[2]

## (3) شکر کی تعریف:

تفسیرِ صراط الجنان میں ہے: ’’شکر کی تعریف یہ ہے کہ کسی کے اِحسان ونعمت کی وجہ سے زبان، دِل یا اَعضاء کے ساتھ اس کی تعظیم کرنا۔‘‘[3]

## (4) صبر کی تعریف:

’’صبر‘‘ کے لغوی معنی رکنے، ٹھہرنے یا باز رہنے کے ہیں اور نفس کو اس چیز پر روکنا (یعنی ڈٹ جانا) جس پر رکنے (ڈٹے رہنے کا) کا عقل اور شریعت تقاضا کررہی ہو یا نفس کو اس چیز سے باز رکھنا جس سے رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کررہی ہو صبر کہلاتا ہے۔ بنیادی طور پر صبر کی دو قسمیں ہیں: (۱) بدنی صبر جیسے بدنی مشقتیں برداشت کرنا اور ان پر ثابت قدم رہنا۔ (۲) طبعی خواہشات اور خواہش کے تقاضوں سے صبر کرنا۔ پہلی قسم کا صبر جب شریعت کے مُوافِق ہو تو قابلِ تعریف ہوتا ہے لیکن مکمل طور پر تعریف کے قابل صبر کی دوسری قسم ہے۔[4]

## (5) حسنِ اَخلاق کی ایک پہلو کے اعتبار سے تعریف:

’’حسن‘‘ اچھائی اور خوبصورتی کو کہتے ہیں، ’’اَخلاق‘‘ جمع ہے ’’خُلق‘‘ کی جس کا معنی ہے ’’رویہ، برتاؤ، عادت‘‘ یعنی لوگوں کے ساتھ اچھے رویے یا اچھے برتاؤ یا اچھی عادات کو حسنِ اَخلاق کہا جاتا ہے۔

امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: ’’اگر نفس میں موجود کیفیت ایسی ہو کہ اس کے باعث عقلی اور شرعی طور پر پسندیدہ اچھے اَفعال ادا ہوں تو اسے حسنِ اَخلاق کہتے ہیں اور اگر عقلی اور شرعی طور پر ناپسندیدہ بُرے اَفعال ادا ہوں تو اسے بداَخلاقی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔‘‘[5]

---

1. ……نزہۃ القاری، ۱/ ۲۲۴ ملتقطاً۔
2. ……احیاء العلوم، الباب الثانی فی الاخلاص۔۔۔الخ، بیان حقیقۃ الاخلاص، ۵/ ۱۰۷۔
3. ……تفسیر صراط الجنان، پ۱، الفاتحۃ: تحت الآیۃ: ۱، ۱/ ۴۳۔
4. ……صراط الجنان، پ۲، البقرہ، تحت الآیۃ: ۱۵۳، ۱/ ۲۴۶۔
5. ……احیاء العلوم، ۳/ ۱۶۵۔



www.dawateislami.net

**(6) مُحاسَبۂ نفس کی تعریف:**

مُحاسَبہ کا لغوی معنی حساب لینا، حساب کرنا ہے اور مختلف اعمال کرنے سے پہلے یا کرنے کے بعد ان میں نیکی و بدی اور کمی بیشی کے بارے میں اپنی ذات میں غور و فکر کرنا اور پھر بہتری کے لیے تدابیر اختیار کرنا مُحاسَبۂ نفس کہلاتا ہے۔ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ''اَعمال کی کثرت اور مقدار میں زیادتی اور نقصان کی معرفت کے لیے جو غور کیا جاتا ہے اسے محاسبہ کہتے ہیں، لہٰذا اگر بندہ اپنے دن بھر کے اعمال کو سامنے رکھے تاکہ اسے کمی بیشی کا علم ہو (کہ آج میں نے نیک اعمال زیادہ کیے یا کم کیے) تو یہ بھی مُحاسبہ ہے۔''[1]

**(7) مُراقبہ کی تعریف:**

مُراقَبہ کے لغوی معنی نگرانی کرنا، نظر رکھنا، دیکھ بھال کرنا کے ہیں، اس کا حقیقی معنی اللہ عزوجل کا لحاظ کرنا اور اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہونا ہے۔ اور جب بندے کو اس بات کا علم (معرفت) ہوجائے کہ اللہ عزوجل دیکھ رہا ہے، اللہ عزوجل دل کی باتوں پر مُطَّلِع ہے، پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے، بندوں کے اَعمال کو دیکھ رہا ہے اور ہر جان کے عمل سے واقف ہے، اس پر دل کا راز اس طرح عیاں ہے جیسے مخلوق کے لیے جسم کا ظاہری حصہ عیاں ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ عیاں ہے، جب اس طرح کی مَعرِفَت حاصل ہوجائے اور شک یقین میں بدل جائے تو اس سے پیدا ہونے والی کیفیت کو مُراقَبہ کہتے ہیں۔[2]

**(8) مُجاہدہ کی تعریف:**

مُجاہدہ جَہْد سے نکلا ہے جس کا معنی ہے کوشش کرنا، مجاہدے کا لغوی معنی دشمن سے لڑنا، پوری طاقت لگا دینا، پوری کوشش کرنا اور جہاد کرنا ہے۔ جبکہ نفس کو ان غلط کاموں سے چُھڑانا جن کا وہ عادی ہوچکا ہے اور عام طور پر اسے خواہشات کے خلاف کاموں کی ترغیب دینا یا جب مُحاسَبۂ نفس سے یہ معلوم ہوجائے اس نے گناہ کا اِرتِکاب کیا ہے تو اسے اس گناہ پر کوئی سزا دینا مُجاہدہ کہلاتا ہے۔[3]

**(9) قناعت کی تعریف:**

❁ قناعت کا لُغوی معنی قسمت پر راضی رہنا ہے اور صُوفیاء کی اِصطِلاح میں روزمرہ استعمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔[4] ❁ حضرت محمد بن علی ترمذی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''قناعت یہ ہے

❶ ......احیاء العلوم، ۵/ ۳۱۹۔
❷ ......احیاء العلوم، ۵/ ۳۲۸۔
❸ ......احیاء العلوم، ۵/ ۳۵۹۔
❹ ......التعریفات للجرجانی، ص ۱۲۶۔



www.dawateislami.net

کہ انسان کی قسمت میں جو رزق لکھا ہے اس پر اس کا نفس راضی رہے۔''[1] ❁ اگر تنگدستی ہونے اور حاجت سے کم ہونے کے باوجود صبر کیا جائے تو اسے بھی قناعت کہتے ہیں۔[2]

## (10) عاجزی وانکساری کی تعریف:

لوگوں کی طبیعتوں اور ان کے مقام ومرتبے کے اعتبار سے ان کے لیے نرمی کا پہلو اختیار کرنا اور اپنے آپ کو حقیر وکمتَر اور چھوٹا خیال کرنا عاجزی وانکساری کہلاتا ہے۔[3]

## (11) تذکرۂ موت کی تعریف:

خوفِ خدا پیدا کرنے، سچی توبہ کرنے، ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کرنے، دُنیا سے جان چُھوٹنے، قربِ الٰہی کے مَراتِب پانے، اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت حاصل کرنے کے لیے موت کو یاد کرنا **تذکرۂ موت** کہلاتا ہے۔

## (12) حُسنِ ظَن کی تعریف:

کسی مسلمان کے بارے میں اچھا گمان رکھنا ''حُسنِ ظَن'' کہلاتا ہے۔

## (13) توبہ کی تعریف:

جب بندے کو اس بات کی مَعْرِفت حاصل ہوجائے کہ گناہ کا نقصان بہت بڑا ہے، گناہ بندے اور اس کے محبوب کے درمیان رُکاوٹ ہے تو وہ اس گناہ کے اِرتِکاب پر ندامت اختیار کرتا ہے اور اس بات کا قصد و ارادہ کرتا ہے میں گناہ کو چھوڑ دوں گا، آئندہ نہ کروں گا اور جو پہلے کیے ان کی وجہ سے میرے اعمال میں جو کمی واقع ہوئی اسے پورا کرنے کی کوشش کروں گا تو بندے کی اس مجموعی کیفیت کو توبہ کہتے ہیں۔ عِلم، نَدامت اور اِرادے ان تینوں کے مجموعے کا نام توبہ ہے لیکن بسا اوقات ان تینوں میں سے ہر ایک پر بھی توبہ کا اِطلاق کر دیا جاتا ہے۔[4]

## (14) صالحین سے محبت کی تعریف:

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے اس کے نیک بندوں سے محبت رکھنا، ان کی صُحبَت اِختیار کرنا، ان کا ذکر کرنا اور ان کا ادب کرنا ''**صالحین سے محبت**'' کہلاتا ہے کیونکہ محبت کا تقاضا یہی ہے جس سے محبت کی جائے اس کی دوستی وصُحبَت کو محبوب رکھا جائے، اس کا ذکر کیا جائے، اس کا ادب واحترام کیا جائے۔

---

1. ......الرسالۃ القشیریۃ، باب القناعۃ، ص۱۹۷۔
2. ......احیاء العلوم، ۴/ ۲۰۰۔
3. ......فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/ ۵۹۹، تحت الحدیث: ۹۲۵ ماخوذا۔
4. ......احیاء العلوم، ۴/ ۱۱ ملخصا۔



www.dawateislami.net

**(15)اللہ ورسول کی اطاعت کی تعریف:**

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن باتوں کو کرنے کا حکم دیا ہے ان پر عمل کرنا اور جن سے منع فرمایا ان کو نہ کرنا ''**اللہ** ورسول کی اطاعت'' کہلاتا ہے۔

**(16)دل کی نرمی کی تعریف:**

دل کا خوفِ خدا کے سبب اِس طرح نرم ہونا کہ بندہ اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے اور نیکیوں میں مشغول کرلے، نصیحت اُس کے دل پر اَثر کرے، گناہوں سے بے رغبتی ہو، گناہ کرنے پر پشیمانی ہو، بندہ توبہ کی طرف متوجہ ہو، شریعت نے اس پر جو حقوق لازم کیے ہیں ان کی اچھے طریقے سے ادائیگی پر آمادہ ہو، اپنے آپ، گھر بار، رشتہ داروں و خَلْقِ خُدا پر شفقت ورحم ونرمی کرے، کُلّی طور پر اس کیفیت کو ''دل کی نرمی'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

**(17)خلوت وگوشہ نشینی کی تعریف:**

❁ خلوت کے لغوی معنٰی ''تنہائی'' کے ہیں اور بندے کا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے، تقویٰ وپرہیزگاری کے درجات میں ترقی کرنے اور گناہوں سے بچنے کے لیے اپنے گھر یا کسی مخصوص مقام پر لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہوکر اس طرح مُعْتَدِل انداز میں نفلی عبادت کرنا ''**خلوت وگوشہ نشینی**'' کہلاتا ہے کہ **حقوقُ اللہ** (یعنی فرائض وواجبات وسُنَنِ مُؤَکَّدہ) اور شریعت کی طرف سے اس پر لازم کیے گئے تمام حقوق کی ادائیگی، والدین، گھر والوں، آل اَولاد ودیگر حقوق العباد (بندوں کے حقوق) کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہ ہو۔ ❁ صُوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے نزدیک لوگوں میں ظاہری طور پر رہتے ہوئے باطنی طور پر ان سے جُدا رہنا یعنی خود کو ربّ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھنا خلوت وگوشہ نشینی ہے۔

**(18)توکل کی تعریف:**

❁ **توکل** کی اجمالی تعریف یوں ہے کہ اسباب وتدابیر کو اختیار کرتے ہوئے فقط **اللہ** تبارک وتعالیٰ پر اِعتماد وبھروسہ کیا جائے اور تمام کاموں کو اُس کے سپرد کردیا جائے۔

**(19)خُشوع کی تعریف:**

بارگاہِ اِلٰہی میں حاضری کے وقت دِل کا لگ جانا یا بارگاہِ اِلٰہی میں دلوں کو جُھکا دینا ''خُشوع'' کہلاتا ہے۔[1]

**(20)ذِکْرُ اللہ کی تعریف:**

❁ ذِکر کے معنٰی یاد کرنا، یاد رکھنا، چرچا کرنا، خیر خواہی عزت وشرف کے ہیں۔ قرآنِ کریم میں ذِکر اِن تمام معنوں میں آیا ہوا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنا، اُسے یاد رکھنا، اس کا چرچا کرنا اور اس کا نام لینا **ذِکْرُ اللہ** کہلاتا ہے۔[2]

---

1 ......الحدیقۃ الندیۃ، الخلق الثالث والاربعون، ۲/۱۱۷ ماخوذا۔

2 ......مرآۃ المناجیح، ۳/ ۳۰۴ ملخصا۔



www.dawateislami.net

## (21) راہِ خدا میں خرچ کرنے کی تعریف:

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا اور اَجر وثواب کے لیے اپنے گھر والوں، رشتہ داروں، شرعی فقیروں، مسکینوں، یتیموں، مسافروں، غریبوں ودیگر مسلمانوں پر اور ہر جائز ونیک کام یا نیک جگہوں میں حلال وجائز مال خرچ کرنا **"راہِ خدا میں خرچ کرنا"** کہلاتا ہے۔

## (22) اللہ کی رضا پر راضی رہنے کی تعریف:

خوشی، غمی، راحت، تکلیف، نعمت ملنے، نہ ملنے، الغرض ہر اچھی بُری حالت یا تقدیر پر اس طرح راضی رہنا، خوش ہونا یا صبر کرنا کہ اس میں کسی قسم کا کوئی شکوہ یا واویلا وغیرہ نہ ہو **"اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی رضا پر راضی رہنا"** کہلاتا ہے۔

## (23) خوفِ خدا کی تعریف:

خوف سے مراد وہ قلبی کیفیت ہے جو کسی ناپسندیدہ امر کے پیش آنے کی توقع کے سبب پیدا ہو، مثلاً پھل کاٹتے ہوئے چھری سے ہاتھ کے زخمی ہوجانے کا ڈر۔ جبکہ **خوفِ خدا** کا مطلب یہ ہے کہ **اللہ تعالٰی** کی بے نیازی، اس کی ناراضگی، اس کی گرفت اور اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر انسان کا دل گھبراہٹ میں مبتلا ہوجائے۔[1]

## (24) زُہد کی تعریف:

دنیا کو ترک کرکے آخرت کی طرف مائل ہونے یا **غیرُ اللہ** کو چھوڑ کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ ہونے کا نام **زُہد** ہے۔[2] اور ایسا کرنے والے کو **زاہد** کہتے ہیں۔ **زُہد کی مکمل اور جامع تعریف** حضرت سیدنا ابوسلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا قول ہے، آپ فرماتے ہیں: **"زُہد یہ ہے کہ بندہ ہر اس چیز کو ترک کردے جو اسے اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دور کرے۔"[3]

## (25) اُمیدوں کی کمی کی تعریف:

نفس کی پسندیدہ چیزوں یعنی لمبی عمر، صحت اور مال میں اضافے وغیرہ کی امید نہ ہونا **"اُمیدوں کی کمی"** کہلاتا ہے۔[4] اگر لمبی عمر کی خواہش مستقبل میں نیکیوں میں اضافے کی نیت کے ساتھ ہو تو اب بھی **"اُمیدوں کی کمی"** ہی کہلائے گی۔[5]

## (26) صِدق کی تعریف:

حضرت علامہ سید شریف جُرجانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی **صِدق** یعنی سچ کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

---

1 ……احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، باب بیان حقیقۃ الخوف، ۴/ ۱۹۰ ماخوذا، خوفِ خدا، ص ۱۴۔

2 ……احیاء العلوم، ۴/ ۶۴۷۔

3 ……احیاء العلوم، ۴/ ۶۸۴۔

4 ……فیض القدیر، ۲/ ۷۰۹، تحت الحدیث: ۲۵۵۰ ماخوذا۔

5 ……الحدیقۃ الندیۃ، ۲/ ۳۸۳ماخوذا۔



www.dawateislami.net

''صِدق کا لغوی معنی واقع کے مطابق خبر دینا ہے۔''[1]

## (27) ہمدردیٔ مسلم کی تعریف:

کسی مسلمان کی غمخواری کرنا اور اس کے دکھ درد میں شریک ہونا ''ہمدردیٔ مسلم'' کہلاتا ہے۔ ہمدردیٔ مسلم کی کئی صورتیں ہیں، بعض یہ ہیں: (۱) بیمار کی عیادت کرنا (۲) انتقال پر لواحقین سے تعزیت کرنا (۳) کاروبار میں نقصان پر یا مصیبت پہنچنے پر اظہارِ ہمدردی کرنا (۴) کسی غریب مسلمان کی مدد کرنا (۵) بقدرِ استطاعت مسلمانوں سے مصیبتیں دور کرنا اور اُن کی مدد کرنا (۶) علمِ دِین پھیلانا (۷) نیک اَعمال کی ترغیب دینا (۸) اپنے لیے جو اچھی چیز پسند ہو وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی پسند کرنا۔ (۹) ظالم کو ظلم سے روکنا اور مظلوم کی مدد کرنا (۱۰) مَقروض کو مُہلت دینا یا کسی مَقروض کی مدد کرنا (۱۱) دکھ درد میں کسی مسلمان کو تسلی اور دِلاسہ دینا۔ وغیرہ

## (28) رَجا کی تعریف:

آئندہ کے لئے بھلائی اور بہتری کی اُمید رکھنا ''رَجا'' ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص اچھا بیج حاصل کر کے نرم زمین میں بودے اور اس زمین کو گھاس پھوس وغیرہ سے صاف کردے اور وقت پر پانی اور کھاد دیتا رہے پھر اس بات کا امیدوار ہو کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کھیتی کو آسمانی آفات سے محفوظ رکھے گا تو میں خوب غلہ حاصل کروں گا تو ایسی آس اور امید کو ''رَجا'' کہتے ہیں۔[2]

## (29) محبتِ الٰہی کی تعریف:

طبیعت کا کسی لذیذ شے کی طرف مائل ہوجانا محبت کہلاتا ہے۔[3] اور محبتِ الٰہی سے مراد **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا قرب اور اس کی تعظیم ہے۔[4]

## (30) رضائے الٰہی کی تعریف:

**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا چاہنا رضائے الٰہی ہے۔

## (31) شوقِ عبادت کی تعریف:

عبادت میں سستی کو ترک کر کے شوق اور چستی کے ساتھ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنا شوقِ عبادت ہے۔

---

1 ...... التعریفات للجرجانی، باب الصاد، ص ۹۵۔

2 ...... احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان حقیقة الرجا، ۴/ ۱۷۴، ۱۷۵ ملخصاً۔
کیمیائے سعادت، اصل سیم درخوف ورجاء، حقیقت رجا، ۲/ ۸۱۰ ملخصاً۔

3 ...... احیاء العلوم، ۵/ ۱۶۔

4 ...... الرسالة القشیریة، باب المحبة، ص ۳۴۸۔



www.dawateislami.net

**(32) غَنا کی تعریف:**

جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اُس سے نا اُمید ہونا غَنا ہے۔ (1)

**(33) قبولِ حق کی تعریف:**

باطل پر نہ اَڑنا اور حق بات مان لینا قبولِ حق ہے۔

**(34) مال سے بے رغبتی تعریف:**

مال سے محبت نہ رکھنا اور اس کی طرف رغبت نہ کرنا مال سے بے رغبتی کہلاتا ہے۔

**(35) غِبطَہ (رَشک) کی تعریف:**

کسی شخص میں کوئی خوبی یا اس کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر یہ تمنا کرنا کہ مجھے بھی یہ خوبی یا نعمت مل جائے اور اس شخص سے اس خوبی یا نعمت کے زوال کی خواہش نہ ہو تو یہ غِبطَہ یعنی رشک ہے۔ (2)

**(36) محبتِ مسلم کی تعریف:**

”کسی بندے سے صرف اس لیے محبت کرے کہ ربّ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے، اس میں دنیاوی غرض ریا نہ ہو اس محبت میں ماں باپ، اولاد اہلِ قَرابت مسلمانوں سے محبت سب ہی داخل ہیں جبکہ رضائے الٰہی کے لیے ہوں۔“ (3)

**(37) اللہ کی خفیہ تدبیر سے ڈرنے کی تعریف:**

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پوشیدہ اَفعال سے واقع ہونے والے بعض اَفعال کو اس کی خفیہ تدبیر کہتے ہیں اور اس سے ڈرنا اللہ کی خفیہ تدبیر سے ڈرنا کہلاتا ہے۔ (4)

**(38) اِحترامِ مسلم کی تعریف:**

مسلمان کی عزت وحرمت کا پاس رکھنا اور اسے ہر طرح کے نقصان سے بچانے کی کوشش کرنا اِحترامِ مسلم کہلاتا ہے۔

**(39) مخالفتِ شیطان کی تعریف:**

اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے شیطان سے دشمنی کرنا، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں شیطان کی پیروی نہ کرنا اور صدقِ دِل سے ہمیشہ اپنے عقائد و اَعمال کی شیطان سے حفاظت کرنا مخالفتِ شیطان ہے۔ (5)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب !  صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ...... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۳۹، حدیث: ۱۰۲۳۹۔

2 ...... بہارِ شریعت، حصہ شانزدہم، ۳/ ۵۴۲ ملخصاً۔

3 ...... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۸۴۔

4 ...... احیاء العلوم، ۴/ ۵۰۴، ۵۰۵ ماخوذاً۔

5 ...... مکاشفۃ القلوب، ص ۱۱۰ ماخوذاً۔



www.dawateislami.net

## (1)...نیت

### نیت کی تعریف:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایہ ناز تصنیف ''**نیکی کی دعوت**'' صفحہ ۹۲ پر نیت کی تعریف کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: ''نیت لُغوِی طور پر دِل کے پُختَہ (پکّے) اِرادے کو کہتے ہیں اور شَرعاً عِبادت کے اِرادے کو نیت کہا جاتا ہے۔''(1)

### آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿**وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝۱۹**﴾ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور جو آخرت چاہے اور اس کی سی کوشش کرے اور ہو ایمان والا تو انھیں کی کوشش ٹھکانے لگی۔'' اس آیت کے تحت صَدرُ الاَفاضِل حضرت مولانا مُفتی نَعِیمُ الدین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: ''اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں: ایک تو طالِبِ آخرت ہونا یعنی نیت نیک، دوسرے سَعی یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا، تیسری ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔''(2)

### اَحادیثِ مبارکہ:

(۱) ''اَعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی وہ نیت

---

1 ......نزہۃ القاری، ۱/ ۲۲۴ملتقطاً۔

2 ......خزائن العرفان، پ ۱۵، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱۹۔



www.dawateislami.net

کرے۔‘‘[1] (۲) ’’مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔‘‘[2] (۳) ’’اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کردیتی ہے۔‘‘[3]

## نِیَّت کے مُتَفَرِّق اَحکام:

نیت کے بہت سے اَحکام ہیں: (1) عِبادات مَقْصُودَہ یعنی وہ عِبادات جو خُود بِالذَّات مَقْصُود ہوں کسی دوسری عبادت کے لیے وسیلہ نہ ہوں۔[4] ان میں نیت ہونا ضروری ہے کہ بغیر نیت کے وہ عبادت ہی نہ پائی جائے گی جیسا کہ نماز کہ اگر کوئی شخص نماز جیسے اَفعال کرے مگر مُطْلَق نماز کی نیت نہ ہو تو اسے نماز ہی نہ کہا جائے گا۔ پھر فرض نماز میں فرض کی نیت بھی ضروری ہے۔ مثلاً دل میں یہ نیت ہو کہ آج کی ظہر کی فرض نماز پڑھتا ہوں۔ اَصَحّ (یعنی درست ترین) یہ ہے کہ نفل، سُنَّت اور تراویح میں مُطْلَق نماز کی نیت کافی ہے مگر اِحتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح یا سُنَّتِ وَقت کی نیت کرے اور باقی سُنتوں میں سُنت یا سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی مُتَابَعَت (یعنی پیروی) کی نیت کرے، اس لیے کہ بعض مَشَائِخ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم اِن میں مُطْلَق نماز کی نیت کو ناکافی قرار دیتے ہیں۔[5]

(2) عِباداتِ غیر مَقْصُودَہ یعنی وہ عِبادات جو خُود بِالذَّات مَقْصُود نہ ہوں بلکہ کسی دوسری عبادت کے لیے وسیلہ ہوں۔ ان میں نیت کرنا ضروری نہیں کہ بغیر نیت کے بھی وہ عِبادت

---

1 ......بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی۔۔۔الخ، ۱/ ۶، حدیث: ۱۔

2 ......معجم کبیر، یحیی بن قیس، ۶/ ۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲۔

3 ......مسند الفردوس، باب المیم، ۴/ ۳۰۵، حدیث: ۶۸۹۵۔

4 ......بہار شریعت، ۱/ ۱۰۱۵، حصہ پنجم۔

5 ......نماز کے احکام، ص ۱۹۹۔



www.dawateislami.net

پائی جائے گی البتہ اس کا ثواب نہیں ملے گا۔ مثلاً وضو کہ اس میں نیت کرنا سنت ہے، اگر کوئی شخص بغیر نیت کے اَعضائے وضو کو دُھولے یا دُھل گئے تو اس کا وضو تو ہو جائے گا لیکن نیت نہ ہونے کی وجہ سے اسے ثواب نہیں ملے گا۔[1]

(3) مُباح کام اچھی نیت سے مُستَحَب ہو جاتا ہے۔ یعنی ہر وہ جائز عمل یا فعل جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو کہ ایسا کام کرنے سے نہ ثواب ملے نہ گناہ۔ مثلاً کھانا پینا، سونا، ٹہلنا، دولت اِکٹھی کرنا، تُحفہ دینا، عُمدہ یا زائد لباس پہننا وغیرہ۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدِّدِ دِین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''ہر مُباح نِیّتِ حَسَن (یعنی اچھی نیّت) سے مُستَحَب ہو جاتا ہے۔''[2] فُقَہائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''مُبَاحَات (یعنی ایسے جائز کام جن پر نہ ثواب ہو نہ گناہ اِن) کا حکم الگ الگ نیتوں کے اِعتبار سے مختلف ہو جاتا ہے، اس لئے جب مُباح سے عبادات پر قوت حاصل کرنا یا عبادات تک پہنچنا مقصود ہو تو یہ مُباحات یعنی جائز چیزیں بھی عبادات ہوں گی۔ مثلاً کھانا پینا، سونا، حُصولِ مال اور وَطی کرنا۔''[3]

(4) مناسب یہی ہے کہ بندہ ہر چیز میں کچھ نہ کچھ نیت کرے حتی کہ کھانے، پینے، پہننے، سونے اور نکاح میں بھی نیت کرے کیوں کہ اِن تمام کا تعلق اُن اَعمال سے ہے کہ جن کے بارے میں بروزِ قیامت پوچھا جائے گا۔ اگر نیت رِضائے الٰہی کی ہو تو یہ ہی عمل نیکیوں

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۲۹۲، حصہ دوم، ماخوذاً۔
2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۴۵۲۔
3 ...... فتاویٰ، رضویہ، ۷/ ۱۸۹۔



www.dawateislami.net

کے میزان میں وزنی ہوگا۔[1]

## حکایت 1 اچھی نیت کی وجہ سے بخشش ہوگئی:

خلیفہ ہارونُ الرشید کی زَوجہ زُبَیدہ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡھَا کوکسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: ''مَا فَعَلَ اللہُ بِکِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟'' کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔'' پوچھا: ''کیا مغفرت کا سبب وہ راستہ بنا جسے آپ نے بہت زیادہ مال خرچ کرکے مکہ مکرمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا کی طرف بنوایا تھا؟'' کہا: ''نہیں، اس راستے کا ثواب تو کام کرنے والوں کو ملا، مجھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اچھی نیت کی وجہ سے بخش دیا۔''[2]

## ''عامِلِ نیَّت'' بننے کے آٹھ (8) طریقے:

**(1) اچھی نیتیں کرنے کی نیت کرلیجیے:** جس کام کی عادت نہ ہو تو اس کو مَعمُولاتِ زندگی میں شامل کرنا اَوّلاً دُشوار ضرور ہوتا ہے لیکن ناممکن نہیں، یہی مُعاملہ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کا بھی ہے، لیکن بندہ اگر کسی جائز کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا پُختہ عَزۡم کرلے تو پھر اس کے اِرادوں کو کمزور کرنا بہت مشکل ہے، لہٰذا اپنے جائز اَعمال کو اچھی اچھی نیتوں کے ذریعے عِبادات بنانے اور اس پر رَحمتِ اِلٰہی سے اجر وثواب پانے کی یوں نیت کرلیجئے کہ ''آئندہ ہر جائز کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کروں گا۔ اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ''

**(2) نیت کی اہمیت ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھیے:** کہ کسی بھی چیز کی اہمیت اور فَوائِد اگر پیشِ نظر ہوں تو اس پر عمل کرنا آسان ہوجاتا ہے، عُلَمَائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام اچھی نیت کی

---

1 ......قوت القلوب، الفصل الثامن في الاخلاص...الخ، ۲/۲۶۷۔

2 ......الرسالۃ القشیریۃ، باب رؤیا القوم، ص ۴۲۲۔



www.dawateislami.net

ترغیب دلایا کرتے تھے۔ حضرت سَیِّدُنا یَحْیٰی بِن کَثِیر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز فرماتے ہیں: ''عِلْمِ نیت حاصل کرو کیوں کہ نیت کی اَہمیت عمل سے کئی گُنا زیادہ ہے۔''(1) حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بِن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اچھی نیت کے بغیر گفتگو بھی نہ کرو۔''(2) حضرت سَیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''میں نے تمام بھلائیوں پر غور کیا، صرف اچھی نیت کو ان کا جامِع پایا۔''(3)

**(3) دن کی ابتداء اچھی اچھی نیتوں سے کیجئے:** شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ''ہر صبح یہ نیت کر لیجئے: آج کا دن آنکھ، کان، زبان اور ہر عُضْو کو گناہوں اور فُضُولیات سے بچاتے ہوئے، نیکیوں میں گزاروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ''

**(4) عامِلینِ نیت کی صُحبت اِختیار کیجیے:** کہ صُحبت اثر رکھتی ہے، اچھوں کی صُحبت اچھا اور بُروں کی صُحبت بُرا بنا دیتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دیکھا گیا ہے کہ آپ ہر جائز اور نیک کام سے قبل اچھی اچھی نیتیں کرنے کے نہ صرف خود عامِل ہیں بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں کو ترغیب بھی دلاتے رہتے ہیں، لہٰذا عامِلِ نیت بننے میں آپ کی صُحبت اِختیار کرنا بہت مُعاوِن ہے۔

**(5) نیت سے مُتَعَلِّقَہ کُتُب ورَسَائِل کا مُطَالَعَہ کیجئے:** اس سلسلے میں حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی مایہ ناز تصنیف ''احیاء العلوم''، علامہ ابنِ حاج مکّی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کتاب ''اَلْمَدْخَل'' اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کُتُب ورَسَائِل،

---

1 ......حلیۃ الاولیاء، یحی بن کثیر، ۳/ ۸۲، رقم: ۳۲۵۷۔

2 ......قوت القلوب، الفصل السابع والثلاثون فی شرح الکبائر۔۔۔الخ، ۲/ ۲۵۶۔

3 ......جامع العلوم والحکم، الحدیث الاول، ص ۲۳۔



www.dawateislami.net

خُصُوصاً رسالہ ''ثواب بڑھانے کے نسخے'' کا مُطَالَعَہ بہت مُفید ہے کہ اس میں نیت کی دیگر معلومات کے ساتھ ساتھ کم وبیش 72 جائز کاموں کی اچھی اچھی نیتوں کا تفصیلی بیان موجود ہے، اس کے علاوہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکروں کو سننا بھی بہت مُفید ہے۔

**(6) نیتیں لکھنے کی عادت بنالیجیے:** کئی جائز کام ایسے بھی ہیں جنہیں روزانہ کیا جاتا ہے، بعض کام ایسے بھی ہیں جنہیں کبھی کبھی سَرانجام دیا جاتا ہے، اگر دونوں طرح کے کاموں کی کچھ نہ کچھ نیتیں لکھنے کی عادت بنالی جائے تو یہ امر بھی عامِلِ نیت بننے میں بہترین مُعاوِن ہوسکتا ہے، شیخِ طریقت امیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بھی دیکھا گیا ہے کہ کئی جائز کاموں کی اچھی اچھی نیتیں کرنے کے بعد آپ نے انہیں لکھ کر محفوظ فرمالیا ہے اور دوبارہ انہیں پڑھ کر نیتیں فرماتے رہتے ہیں۔

**(7) ہر جائز اور نیک کام سے پہلے نیتوں پر غور کر لیجئے:** کہ اس کام میں کوئی اچھی نیت ہوسکتی ہے یا نہیں، اگر ہوسکتی ہے تو پہلے نیت کر لیجئے اور پھر اس کام کو کیجئے، یہ عمل بھی عامِلِ نیت بننے میں بہت مُعاوِن ہے بلکہ بُزُرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن بھی ایسا کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے بالوں میں کنگھی کرنا چاہتے تھے، اپنی اہلیہ کو آواز دی اور فرمایا: ''کنگھی لے آؤ۔'' انہوں نے پوچھا: ''عالی جاہ! شیشہ بھی لاؤں؟'' اس پر وہ بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: ''ہاں لے آؤ۔'' اس تاخیر کے بارے میں پوچھا گیا تو جواب دیا کہ ''کنگھی کے لئے تو میری نیت موجود تھی لیکن شیشے کے بارے میں اُس وقت کوئی اچھی نیت موجود نہیں تھی، چنانچہ میں شیشہ منگوانے سے باز رہا پھر جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے شیشے کیلئے میری اچھی نیت کو حاضر فرمادیا تو میں نے منگوالیا۔''[1]

---

[1] ......فیضانِ اِحیاء العلوم، ص۷۳ ملخصاً۔



www.dawateislami.net

**(8) بدنیتی کی ہلاکتوں پر غور کیجیے:** کہ جس طرح اچھی نیت کا پھل اچھا ہوتا ہے اسی طرح بُری نیت کا اَنجام بھی بُرا ہوتا ہے، اچھی نیت دنیا وآخرت میں ذریعۂ نجات ہے تو بُری نیت سبب ہلاکت وآفات بن سکتی ہے۔منقول ہے کہ اِبنِ مُقلَہ نامی ایک خَطَّاط اپنے فن میں مَہارت کی وجہ سے کافی مشہور تھا، بادشاہِ وقت بھی اُس کے فن کو دیکھ کر متاثر ہوا تو اسے اپنا وزیر مقرر کرلیا، کچھ عرصے کے بعد تاج وتخت کے معاملے میں اس کی نیت خراب ہونے لگی، جو اسے تاج وتخت کے حصول کے لیے سازشوں پر اُکساتی، کسی طرح ان سازشی منصوبوں کی بِھنَک بادشاہ کو پڑ گئی فوراً اسے اپنے دربار میں طلب کیا اور قید کروادیا۔ کچھ عرصے بعد بادشاہ نے رحم دِلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے قید سے آزاد کر کے مَنصَب پر دوبارہ بحال بھی کردیا لیکن پھر اس کی **بدنیتی** نے اسے مَنصَب کے حصول کے لیے سازشوں پر مجبور کردیا، اس بار بھی بادشاہ کو پتہ چل گیا اور اس نے بطورِ سزا اس کا ہاتھ اور زبان کاٹ دی اور ہزاروں دینار کا جرمانہ عائد کر کے دوبارہ جیل میں قید کروادیا۔ آخر کار ایک تاریک جیل میں یہ ماہِر خطَّاط **فَسادِ نیت** کی آفت میں گرفتار ہوکر **عبرت ناک موت** کا شکار ہوگیا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (2)...اِخلاص

### اِخلاص کی تعریف:

''کسی بھی نیک عمل میں محض رضائے الٰہی حاصل کرنے کا اِرادہ کرنا اِخلاص کہلاتا ہے۔''[2]

1 ......الکامل فی التاریخ، سنة ۳۲۶، ۷/۱۳۷، ۱۳۸۔

2 ......احیاء العلوم، الباب الثانی فی الاخلاص ۔۔۔الخ، بیان حقیقة الاخلاص، ۵/۱۰۷۔



www.dawateislami.net

## آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ﳔ حُنَفَآءَ وَ یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوا الزَّكٰوةَ﴾ (پ۳۰، البینۃ:۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ''اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نرے اسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہوکر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔''

اِس آیت مبارکہ میں اِخلاص کے ساتھ شِرک ونِفاق سے دُور رہ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندگی کرنے اور تمام دِینوں کو چھوڑ کر خالِص اِسلام کے مُتَّبِع (پیروکار) ہوکر نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔[1]

## (حدیثِ مبارکہ) اِخلاص کے ساتھ تھوڑا عمل بھی کافی:

حضور نبی کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم نے حضرت مُعَاذ بِن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ''اِخلاص کے ساتھ عمل کرو کہ اِخلاص کے ساتھ تھوڑا عمل بھی تمہیں کافی ہے۔''[2]

## اِخلاص کا حکم:

کسی عمل میں فقط اِخلاص ہونے یا اس کے ساتھ کسی اور غَرَض کی آمیزِش ہونے کے اِعتبار سے اَعمال کی تین صورتیں ہیں: (۱) جس عمل سے مَقصود صرف رِیاکاری ہو اس کا قطعی طور پر گناہ ہوگا اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور عذاب کا سبب ہے۔ (۲) جو عمل خالِصتاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہوگا تو وہ رِضائے الٰہی اور اجر وثواب کا سبب ہے۔ (۳) جو عمل خالِصتاً

1 ......خزائن العرفان، پ۳۰، البینۃ، تحت الآیۃ:۵ ماخوذاً۔

2 ......نوادر الاصول، الاصل السادس، ۱/ ۴۴، حدیث: ۴۵۔


www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے نہ ہو بلکہ اس میں ریا کاری اور نفسانی اَغراض کی آمیزِش ہو تو قُوَّت کے اعتبار سے اس کی تین قسمیں ہیں: ❁ اگر رِضائے اِلٰہی اور دوسری غَرض دونوں قُوَّت میں برابر ہوں تو دونوں ایک دوسرے کے مُقابِل ہو کر ساقِط ہو جائیں گی اور اس عمل کا نہ تو ثواب ہوگا نہ ہی عذاب اور ❁ اگر ریا کی قُوَّت زیادہ ہو تو یہ عمل کچھ نفع نہ دے گا بلکہ اُلٹا نقصان اور عذاب کو لازم کرے گا، البتہ اس میں رِضائے اِلٰہی کا جتنا عُنصر ہوگا اتنا عذاب میں کمی ہو جائے گی اور اِس عمل کا عذاب اُس عمل کے عذاب سے ہلکا ہوگا جو خالِص رِیا کاری کے ساتھ ہو اور جس میں رِضائے اِلٰہی بالکل نہ ہو اور ❁ اگر رِضائے اِلٰہی کا عُنصر غالب ہو تو یہ جس قَدَر قَوِی ہوگا اُسی قَدَر ثواب زیادہ ہوگا اور جتنا ریا ہوگا اتنا ثواب کم ہو جائے گا۔[1]

## حکایت 2 اِخلاص کے ساتھ عِبادت کرنے والا غلام:

ایک شخص نے ایک غلام خریدا تو اس غلام نے اس سے عرض کیا: ''اے میرے آقا! میری تین شرائِط ہیں: (۱) آپ مجھے فرض نماز سے منع نہیں کریں گے جب اس کا وقت آجائے۔ (۲) دن کو جو چاہیں حکم دیں، رات کو کوئی حکم نہیں دیں گے۔ (۳) اپنے گھر میں میرے لئے ایک کمرہ جُدا کر دیں جس میں میرے سوا کوئی دوسرا داخل نہ ہو۔'' آقا نے کہا: ''مجھے یہ شَرائِط قبول ہیں۔'' پھر اس نے کہا کہ ''تم اپنے لئے کوئی بھی کمرہ پسند کر لو۔'' چنانچہ غلام نے ایک خراب سا ٹُوٹا پُھوٹا کمرہ پسند کر لیا۔ اس پر آقا نے کہا: ''اے غلام! تو نے خراب کمرہ کیوں پسند کیا؟'' غلام نے جواب دیا: ''میرے آقا! کیا آپ نہیں جانتے کہ ٹُوٹا پُھوٹا کمرہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد اور اُس کے ذِکر کی بَرَکت سے باغ بَن جاتا ہے۔''

---

1 ......احیاء العلوم، ۵/ ۹۷ ۲ ملخصاً۔



www.dawateislami.net

چنانچہ وہ غلام دن کو اپنے آقا کی خدمت کرتا اور رات کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اِخلاص کے ساتھ عبادت کرتا۔ کچھ عرصے کے بعد ایک رات آقا گھر میں چلتے چلتے غلام کے کمرے تک پہنچ گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ کمرہ روشن ہے، غلام **اللہ** تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہے، اس کے سر پر آسمان وزمین کے درمیان ایک روشن قِنْدِیل لٹکی ہوئی ہے اور وہ **اللہ** ربُّ العَالَمِیْن کی بارگاہ میں عاجِزِی واِنکساری کے ساتھ یوں مُناجات کر رہا ہے: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھ پر میرے آقا کا حق اور دن کو اس کی خدمت لازم کردی ہے، اگر یہ مَصْروفیت نہ ہوتی تو میں دن رات صرف تیری ہی عبادت میں مَصروف رہتا، اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میرا عُذْر قبول فرمالے۔'' آقا اسے دیکھتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، وہ قِنْدِیل واپس چلی گئی اور مکان کی چھت مل گئی۔ یہ منظر دیکھنے کے بعد آقا واپس آگیا اور سارا ماجرا اپنی زوجہ کو سنایا۔ دوسری رات وہ اپنی زوجہ کو بھی ساتھ لے کر غلام کے دروازے پر آیا تو دیکھا کہ غلام سجدے میں پڑا ہے اور نورانی قِنْدِیل اس کے سر پر ہے، دونوں یہ مَنْظَر دیکھتے رہے اور روتے رہے۔ صبح ہوئی تو انہوں نے غلام کو بلا کر کہا: ''تم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر آزاد ہو تاکہ تم جو عُذْر پیش کر رہے تھے وہ دُور ہو جائے اور یکسوئی کے ساتھ **اللہ** تعالیٰ کی عبادت کر سکو'' غلام نے یہ سنا تو اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض کرنے لگا: ''اے صاحِبِ راز عَزَّوَجَلَّ! راز تو کُھل گیا، اب راز کُھلنے کے بعد میں زندہ نہیں رہنا چاہتا'' پس اسی وقت وہ مُخْلِص وعِبادت گُزار غلام گرا اور اس کی رُوح قَفَسِ عُنْصُرِی سے پرواز کرگئی۔ (1)

مِرا ہر عَمل بس ترے واسطے ہو ...... کر اِخلاص ایسا عَطا یاالٰہی

---

1 ......مكاشفة القلوب، الباب الحادي عشر، في طاعة الله ومحبة رسوله، ص ۳۹۔



www.dawateislami.net

## اِخلاص پیدا کرنے کے گیارہ (11) طریقے:

(1) اپنی نیت درست کیجیے: کہ اَعمال کا دار و مَدار نیتوں پر ہے، جب تک نیت خالِص نہ ہوگی عمل میں اِخلاص پیدا نہیں ہوگا کیونکہ نیت کے خالِص ہونے کا نام ہی تو اِخلاص ہے۔ بعض اَولیائے کِرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں: ''اپنے اَعمال میں نیت کو خالِص کرلو، تمہیں تھوڑا عمل بھی کِفَایَت کرے گا۔''(1) لہٰذا خود کو اچھی اچھی نیتوں کا عادی بنائیے۔

(2) دُنْیَوِی اَغراض کو دُور کیجیے: ایسی دُنیوی اَغراض جن سے مَقصُود آخرت کی تیاری ومُعَاوَنَت نہ ہو اگر ہر عمل سے اُن کو دُور کردیا جائے اور صرف رِضائے اِلٰہی پیشِ نظر ہو تو اَعمال میں رِیاکاری یعنی دِکھاوے کے اِمکانات کافی کم ہوجاتے ہیں۔

البتہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا عُسرَت وتنگی کے اَیام میں قرآنی سورتیں و وَظائف وغیرہ اس نیت سے پڑھنا کہ اللہ تعالیٰ انہیں قَنَاعَت عطا کرے اور اُتنی مِقدار میں روزی عطا کرے جس سے عِبادتِ اِلٰہی بَجالا سکیں اور دَرس وتَدرِیس وغیرہ کی قُوت بَحال رہے تو اِس طرح کا اِرادہ نیک اِرادہ ہے دنیا کا اِرادہ نہیں۔(2)

(3) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہیے: کیونکہ اَعمال وہی قبول ہوں گے جو رِیاکاری سے بچتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ کیے ہوں گے اور اَعمال کو رِیاکاری جیسی مُوذِی بیماری سے بچانے کا ایک بہت مُفِید حَل یہ ہے کہ بندہ خود کو ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈراتا رہے کہ جس قدر خوفِ خُدا نصیب ہوگا اتنا ہی عمل میں رِیاکاری سے بچے گا اور

---

1 ......اتحاف السادة المتقين، كتاب النية والاخلاص، الباب الاول فی النية، ۱۳/ ۲۰۔

2 ......منہاج العابدین، ص ۴۴۵ ماخوذاً۔



www.dawateislami.net

اِخلاص کی دولت نصیب ہوگی۔

**(4) نفسانی خواہشات کو ختم کیجیے:** کہ اِخلاص میں بہت بڑی رُکاوٹ نفسانی خواہشات ہیں کیوں کہ ہر عمل پر چند تعریفی کلمات سُن کر نفس بے حد سُکُون محسوس کرتا ہے اور یہی سُکُون نفس کو ریا کاری پر اُبھارتا ہے جو اِخلاص کی دشمن ہے اور یوں اُخرَوِی فائدے کے لیے کیا جانے والا عمل نقصان کا سبب بن جاتا ہے۔لہٰذا نفسانی خواہشات پر قابو پایئے اور اَعمال میں اِخلاص حاصل کیجئے۔

**(5) خَلْوَت وجَلْوَت میں یکساں عَمَل کیجیے:** نفس لوگوں کے سامنے تو مَشَقَّت سے بھرپور عبادت کرنے پر رضا مند ہوجاتا ہے کیوں کہ اِس طرح اُسے شُہرت، تعریف اور واہ واہ جیسے میٹھے زہر ملتے ہیں، لیکن تنہائی میں رِضائے الٰہی کے لیے خُشُوع وخُضُوع کے ساتھ دو رکعت پڑھنا اُس کے نفس پر نہایت گراں ہے۔خَلْوَت وجَلْوَت کا یہ تضاد بندے کے عمل سے اِخلاص کو ختم کردیتا ہے۔لہٰذا اپنے اَعمال میں اخلاص پیدا کرنے کے لیے خَلْوَت وجَلْوَت دونوں میں رضائے الٰہی کی نیت سے خُشُوع وخُضُوع کے ساتھ نیک اَعمال بجالایئے۔

**(6) اپنے گناہوں کو یاد رکھیے:** عُمُوماً لوگ اپنی نیکیوں کو یاد رکھتے اور گناہوں کو بھول جاتے ہیں جس سے وہ ریا کاری اور خود پسندی جیسی مُوذِی بیماری میں مُبتلا ہوجاتے ہیں جو اِخلاص کی سخت دشمن ہیں، لہٰذا اپنے گناہوں کو یاد رکھیے، نفس کو اُن پر مَلامَت کرتے رہیے کہ تُو فُلاں فُلاں گناہوں کا مجمُوعہ ہے پھر کسی نیک عمل پر اِترانے کا کیا معنیٰ؟ یوں کافی حد تک اسے تکبر وریا کاری سے دُور رکھنے میں مُعاوَنت ملے گی اور اَعمال میں اِخلاص پیدا کرنے کی راہ ہموار ہوگی۔



www.dawateislami.net

**(7) اپنی نیکیوں کو چھپائیے:** کہ نیکیوں کا چرچا ہی نفس کو ریا کاری، حُبِّ مَدح اور طَلَبِ شُہرت جیسی باطنی بیماریوں میں مُبتلا کر دیتا ہے جو اخلاص کو دیمک کی طرح چاٹ لیتی ہیں، بُزُرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین بھی اپنی نیکیوں کو چھپایا کرتے تھے، چنانچہ حضرت سیدنا تمیم داری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ''رات میں آپ کی نماز کی کیفیت کیا ہوتی ہے؟'' آپ اس بات سے سخت ناراض ہوئے اور ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! رات کا ایک حصہ چُھپ کر نماز پڑھنا مجھے بہت مَحبوب ہے اس بات سے کہ میں ساری رات نماز ادا کروں، پھر لوگوں میں اُسے بیان کرتا پھروں۔''[1] اسی طرح حضرت سَیِّدُنا اَبُو بَکْر مَرُّوزِی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''میں چار ماہ حضرت سیدنا امام اَحمد بن حَنْبَل رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی صُحبت میں رہا، آپ نہ تو رات کا قیام چھوڑتے، نہ ہی دِن کی قِراءَت چھوڑتے، اس کے باوجود اُسے چُھپالیا کرتے۔''[2]

**(8) اِخلاص کے فَضائل کو پیشِ نظر رکھیے:** ❁ اِخلاص کے ساتھ عمل کرنا مؤمن کی نشانی ہے۔ ❁ جو بندہ چالیس دن خالِص رِضائے الٰہی کے لیے عمل کرتا ہے تو اُس کے دل سے اُس کی زبان پر حِکْمت کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں۔ ❁ جو شخص خالِص رِضائے الٰہی کے لیے عمل کرتا ہے وہ شیطان کے مَکر و فَریب سے بچ جاتا ہے۔ ❁ اِخلاص کے ساتھ مانگی جانے والی دعائیں مَقبول ہوتی ہیں۔ ❁ بعض بُزُرگانِ دِین کے نزدیک اِخلاص کے ساتھ کیا جانے والا عمل سترجے سے بڑھ کر ہے۔ ❁ ایک بُزُرگ فرماتے ہیں: ''خلوت میں

---

1 ...... الزهد لاحمد بن حنبل، اخبار عبد الله بن عمر، ص ۲۱۵، رقم: ۱۱۰۶۔

2 ...... صفة الصفوة، احمد بن محمد بن حنبل، ۲/ ۲۲۳، رقم: ۲۶۲۔



www.dawateislami.net

اِخلاص کے ساتھ دو رکعت پڑھنا ستر 70 یا سات سو 700 اَحادیث عالی سَنَد کے ساتھ لکھنے سے بہتر ہے۔'' ❁ ایک بُزُرگ فرماتے ہیں: ''گھڑی بھر کے اِخلاص میں اَبدی نجات ہے۔'' ❁ اخلاص نیکیوں پر اُبھارتا ہے۔[1] مزید تفصیل کے لیے اِحیاء العلوم، ج ۵، ص ۲۵۵ سے اِخلاص کے باب کا مُطالَعہ بہت مُفِید ہے۔

**(9) مُخْلِص کی تعریف کا عِلم حاصِل کیجئے:** کیونکہ جب اس بات کا علم ہی نہیں ہوگا کہ مُخْلِص کسے کہتے ہیں تو خود کیسے مُخْلِص بنیں گے؟ ❁ حضرت سَیِّدُنا یَعْقُوب مَکْفُوف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو ایسے چُھپائے جیسے اپنے گناہوں کو چھپاتا ہے۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا ابُوسُلَیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''سَعادت مند ہے وہ شخص جس کا ایک قدم بھی صحیح ہو جائے کہ اس میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی اور کی نیت نہ ہو۔''[2] ❁ حضرت سَیِّدُنا ابُوعَلی دَقَّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: ''اِخلاص مخلوق کی نگاہوں سے بچنے کا نام ہے۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اخلاص کی علامت یہ ہے کہ بندے کے لیے لوگوں کی طرف سے کی جانے والی تعریف اور مذمت دونوں ایک جیسی ہوں۔''[3]

**(10) اِخلاص نہ ہونے کے اُخْرَوِی نُقصانات پر غَور کیجئے:** مثلاً کل بروزِ قیامت ایسے اَعمال منہ پر مار دیے جائیں گے جو اِخلاص کے ساتھ نہ کیے ہوں گے، چنانچہ کل بروزِ قیامت ایک شہید سے فرمایا جائے گا کہ تو نے اس لیے قتال کیا تا کہ تجھے بہادر کہا

---

1 ......احیاء العلوم، ۵ / ۲۵۶ تا ۲۶۳ ماخوذاً۔

2 ......احیاء العلوم، ۵ / ۲۶۰ ملخصاً۔

3 ......الرسالۃ القشیریۃ، باب الاخلاص، ص ۲۴۳ ماخوذاً۔



www.dawateislami.net

جائے، سو تجھے کہہ لیا گیا، ایک عالِم سے فرمایا جائے گا کہ تو نے عِلم اس لیے حاصل کیا کہ تجھے عالِم کہا جائے، تجھے قاری کہا جائے، سو تجھے کہہ لیا گیا، ایک مال دار سے فرمایا جائے گا کہ تو نے اس لیے مال خرچ کیا تا کہ تجھے سخی کہا جائے سو تجھے کہہ لیا گیا، پھر ان سب کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔[1]

**(11) اخلاص سے مُتعلِّق اَقوالِ بُزُرگانِ دِین کا مُطالَعہ کیجئے:** ۞ حضرت سَیِّدُنا سَہل تُستَرِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اخلاص یہ ہے کہ بندے کا ٹھہرنا اور حرکت کرنا سب خالِصتاً اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہو۔'' ۞ حضرت سَیِّدُنا اَبُو عُثمان نیشاپُورِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ''اخلاص یہ ہے کہ فقط خالِق کی طرف ہمیشہ مُتوَجِّہ رہنے کی وجہ سے مخلُوق کو دیکھنا بُھول جائے۔'' ۞ حضرت سَیِّدُنا جُنَیدِ بَغدَادِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ''اِخلاص اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور بندے کے درمیان ایک راز ہے، اسے فرشتہ نہ جانے کہ لکھ لے اور شیطان بھی نہ جانے کہ خرابی پیدا کرے اور خواہشِ نفس کو بھی اس کا عِلم نہ ہو کہ اسے اپنی طرف مائل کرے۔'' ۞ حضرت سَیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حواریوں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی: ''اعمال میں خالِص کون ہے؟'' فرمایا: ''جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عمل کرتا ہے اور پسند نہیں کرتا کہ اس پر کوئی اس کی تعریف کرے۔''[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قاتل للریا والسمعۃ استحق النار، ص ۱۰۵۵، حدیث: ۱۹۰۵۔

2 ......احیاء العلوم، ۵/ ۲۷۱ تا ۲۷۴ ملتقطا، الرسالۃ القشیریۃ، باب الاخلاص، ص ۲۴۴۔



www.dawateislami.net

## (3)...شکر

### شکر کی تعریف:

''شکر کی حقیقت، نعمت کا تَصَوُّر اور اُس کا اِظہار ہے، جبکہ ناشکری نعمت کو بھول جانا اور اس کو چُھپانا ہے۔''(1) تفسیرِ صِراطُ الجِنان میں ہے: ''شکر کی تعریف یہ ہے کہ کسی کے اِحسان و نِعمت کی وجہ سے زبان، دِل یا اَعضاء کے ساتھ اس کی تعظیم کرنا۔''(2) خوشحالی میں شکر کرنے والا شاکِر ہے جب کہ مُصیبَت میں شکر کرنے والا شکور ہے۔ عطاء (یعنی دینے) پر شکر کرنے والا شاکِر ہے جبکہ مَنْع (یعنی نہ دینے) پر شکر کرنے والا شکور ہے۔(3)

### آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَىٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ۝۷﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۷) ترجمۂ کنزالایمان: ''اگر اِحسان مانو گے تو میں تمہیں اَور دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔''

صَدرُ الْاَفاضِل حضرتِ عَلّامہ مولانا سیِّد محمد نَعِیْمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی خزائن العرفان میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔ شکر کی اصل یہ ہے کہ آدمی نعمت کا تَصَوُّر اور اُس کا اِظہار کرے اور حقیقتِ شکر یہ ہے کہ مُنْعِم (یعنی نعمت دینے والے) کی نعمت کا اُس کی تعظیم کے ساتھ اِعتراف کرے اور نفس کو اس کا خُوگر بنائے۔ یہاں ایک باریکی ہے وہ یہ کہ بندہ

1 ......خزائن العرفان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ:۱۰۔
2 ......تفسیر صراط الجنان، پ۱، الفاتحۃ: تحت الآیۃ:۱، ۱/ ۴۳۔
3 ......التوقیف علی مھمات التعاریف، ص۲۰۷۔



www.dawateislami.net

جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل وکرم واِحسان کا مُطَالَعَہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مَشْغُول ہوتا ہے اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہ مقام بہت بَرتَر (اُونچا) ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ مُنْعِم کی محبت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کو نعمتوں کی طرف اِلتِفات باقی نہ رہے، یہ مَقام صِدِّیقوں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں شکر کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)[1]

## (حدیثِ مبارکہ) دنیا وآخرت کی بھلائیاں:

حضرتِ سَیِّدُنا اِبْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حُسْنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جسے چار چیزیں مل گئیں اسے دنیا وآخرت کی بھلائی مل گئی: (۱) شکر کرنے والا دل (۲) ذِکر کرنے والی زبان (۳) آزمائش پر صبر کرنے والا بدن اور (۴) اپنے آپ اور شوہر کے مال میں خیانت نہ کرنے والی بیوی۔''[2]

## شکر کے مختلف اَحکام:

(۱) ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا واجب ہے۔'' (یعنی دِل واِعتقاد میں اللہ کی طرف نعمت کی نسبت کرے اور نافرمانی میں خرچ نہ کرے۔)[3] اِنعاماتِ اِلٰہِیہ (اللہ تعالیٰ کی نعمتوں) پر شکر ادا کرنا مؤمنین کا طریقہ اور ان کی ناشکری کرنا کُفَّار ومُنَافِقِین کا طریقہ ہے۔ شکر ادا کرنا رِضائے الٰہی اور جنت میں لے جانے والا کام ہے جبکہ ناشکری کرنا ربّ تعالیٰ کی

---

1. ......خزائن العرفان، پ ۱۳، ابراھیم، تحت الآیۃ: ۷۔
2. ......معجم اوسط، ۵/ ۲۴۴، حدیث: ۷۲۱۲۔
3. ......خزائن العرفان، پ ۲، البقرہ، تحت الآیۃ: ۱۷۲۔



www.dawateislami.net

ناراضی اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

**(۲)** انبیاءِ کرام پر جو اِنعامِ اِلٰہی ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور شکر بجالانا (مُتَعدَّد صُورتوں میں)مَسنُون (یعنی سُنَّت) ہے اگر کُفّار بھی قائم کرتے ہوں جب بھی اس کو چھوڑا نہ جائے گا جیسا کہ محرم الحرام کی دسویں تاریخ کو حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اُن کی قوم کو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرعون سے نجات دلائی، وہ اس کے شکرانے میں عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے، سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اُس دن کا روزہ رکھا اور فرمایا: ''حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی فتح کی خوشی منانے اور اس کی شکر گزاری کرنے کے ہم یہود سے زیادہ حق دار ہیں۔''(1)

**(۳)** جس روز **اللّٰہ** تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن کو عِید بنانا اور خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا شکرِ اِلٰہی بجالانا طریقۂ صالحین ہے اور کچھ شک نہیں کہ سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تشریف آوری **اللّٰہ** تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بُزُرگ ترین رحمت ہے، اس لئے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ولادتِ مبارکہ کے دن عِید مَنانا اور مِیلاد شریف پڑھ کر شکرِ اِلٰہی بَجالانا اور اِظہارِ فَرَح اور سُرُور (خوشی) کرنا مُستَحسَن (اچھا) ومَحمُود (قابلِ تعریف) اور **اللّٰہ** کے مَقبول بندوں کا طریقہ ہے۔(2)

## حکایت 3 مَعذُورِی میں بھی شکر ادا کرنے والا نیک شخص:

حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بُزُرگ نے یہ

1 ......خزائن العرفان، پ۱، البقرہ، تحت الآیۃ: ۵۰ ماخوذا۔

2 ......خزائن العرفان، پ۷، المائدہ، تحت الآیۃ: ۱۱۴۔



www.dawateislami.net

واقعہ سنایا کہ میں اَولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰی کی تلاش میں ہر وقت سَر گرداں رہتا اور ان کی قیام گاہوں کو ڈھونڈنے کے لئے صحراؤں، پہاڑوں اور جنگلوں میں پھرتا تا کہ اُن کی صُحبت سے فیض یاب ہوسکوں۔ ایک مرتبہ اِسی مقصد کے لئے مِصر کی طرف روانہ ہوا، جب میں مصر کے قریب پہنچا تو ویران سی جگہ میں ایک خیمہ دیکھا، جس میں ایک ایسا شخص موجود تھا جس کے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں (جُذام کی) بیماری سے ضائِع ہوچکی تھیں لیکن اس حالت میں بھی وہ مردِ عظیم اِن الفاظ کے ساتھ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثناء وشکر ادا کررہا تھا: ''اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں تیری وہ حمد کرتا ہوں جو تیری تمام مخلوق کی حمد کے برابر ہو۔ اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! بے شک تُو تمام مخلوق کا خالِق ہے اور تو سب پر فضیلت رکھتا ہے، میں اس اِنعام پر تیری حمد کرتا ہوں کہ تُو نے مجھے اپنی مخلوق میں کئی لوگوں سے افضل بنایا۔''

وہ بُزُرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس شخص کی یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا: ''خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس شخص سے یہ ضرور پوچھوں گا کہ کیا حمد کے یہ پاکیزہ کلمات تمہیں سکھائے گئے ہیں یا تمہیں اِلہام ہوئے ہیں؟'' چنانچہ اسی اِرادے سے میں اس کے پاس گیا اور اسے سلام کیا، اس نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا: ''اے مردِ صالح! میں تم سے ایک چیز کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں کیا تم مجھے جواب دو گے؟'' وہ کہنے لگا: ''اگر مجھے معلوم ہوا تو اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ ضرور جواب دوں گا۔'' میں نے کہا: ''وہ کونسی نعمت ہے جس پر تُم **الله** عَزَّوَجَلَّ کی حمد کر رہے ہو اور وہ کونسی فضیلت ہے جس پر تُم شکر ادا کر رہے ہو؟'' (حالانکہ تمہارے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں وغیرہ سب ضائع ہوچکی ہیں پھر بھی تم کس نعمت پر حمد بجالا رہے ہو؟)



www.dawateislami.net

وہ شخص کہنے لگا: ''کیا تُو دیکھتا نہیں کہ میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے میرے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟'' میں نے کہا: ''کیوں نہیں، میں سب دیکھ چکا ہوں۔'' پھر وہ کہنے لگا: ''دیکھو! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو مجھ پر آسمان سے آگ برسا دیتا جو مجھے جَلا کر راکھ بنا دیتی، اگر وہ پروردگار عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو پہاڑوں کو حکم دیتا اور وہ مجھے تباہ و برباد کر ڈالتے، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو سمندر کو حکم فرماتا جو مجھے غَرق کر دیتا یا پھر زمین کو حکم فرماتا تو وہ مجھے اپنے اندر دَھنسا دیتی لیکن دیکھو، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اِن تمام مُصیبتوں سے مَحفوظ رکھا پھر میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کا شکر کیوں نہ ادا کروں، اس کی حمد کیوں نہ کروں اور اس پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے محبت کیوں نہ کروں؟''

پھر مجھ سے کہنے لگا: ''مجھے تم سے ایک کام ہے، اگر کر دو گے تو تمہارا اِحسان ہو گا۔'' چنانچہ وہ کہنے لگا: ''میرا ایک بیٹا ہے جو نماز کے اَوقات میں آتا ہے اور میری ضروریات پوری کرتا ہے اور اسی طرح اِفطاری کے وقت بھی آتا ہے لیکن کل سے وہ میرے پاس نہیں آیا، اگر تم اس کے بارے میں معلومات فراہم کر دو تو تمہارا اِحسان ہو گا۔'' میں نے کہا: ''میں تمہارے بیٹے کو ضرور تلاش کروں گا اور پھر میں یہ سوچتے ہوئے وہاں سے چل پڑا کہ اگر میں نے اس مردِ صالح کی ضرورت پوری کر دی تو شاید اسی نیکی کی وجہ سے میری مغفرت ہو جائے۔'' چنانچہ میں اس کے بیٹے کی تلاش میں ایک طرف چل دیا، چلتے چلتے جب ریت کے دو ٹیلوں کے درمیان پہنچا تو وہاں کا منظر دیکھ کر میں ٹھٹھک کر رُک گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک درندہ ایک لڑکے کو چِیر پھاڑ کر اس کا گوشت کھا رہا ہے، میں سمجھ گیا کہ یہ اسی شخص کا بیٹا ہے، مجھے اس کی موت پر بہت افسوس ہوا اور میں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ کہا اور واپس اسی شخص کے خیمے کی طرف چل دیا۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ اگر میں



www.dawateislami.net

نے اس پریشان حال شخص کو اس کے بیٹے کی موت کی خبر فوراً ہی سنادی تو وہ یہ خبر سن کر کہیں مر ہی نہ جائے، آخر کس طرح اسے یہ غمناک خبر سناؤں کہ اسے صبر نصیب ہو جائے۔ چنانچہ میں اس شخص کے پاس پہنچا، اسے سلام کیا، اس نے جواب دیا، پھر میں نے اس سے پوچھا: ''میں تم سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کیا تم جواب دو گے؟'' یہ سن کر وہ کہنے لگا کہ اگر مجھے معلوم ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور جواب دوں گا۔ میں نے کہا: ''تم یہ بتاؤ کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں حضرت سَیِّدُنا اَیُّوب عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقام ومرتبہ زیادہ ہے یا آپ کا؟'' یہ سن کر وہ کہنے لگا: ''یقیناً حضرت سَیِّدُنا اَیُّوب عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مرتبہ ومقام ہی زیادہ ہے۔'' پھر میں نے کہا: ''جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو مصیبتیں پہنچیں تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان بڑی بڑی مصیبتوں پر صبر کیا یا نہیں؟'' وہ کہنے لگا: ''حضرت سَیِّدُنا اَیُّوب عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کَمَا حَقُّہٗ، مصیبتوں پر صبر کیا۔'' پھر میں نے کہا: ''ان کو تو اس قدر بیماری اور مصیبتیں پہنچیں کہ جو لوگ ان سے بہت زیادہ محبت کیا کرتے تھے انہوں نے بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے دُوری اختیار کرلی۔ کیا آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایسی حالت میں صبر سے کام لیا یا نہیں؟'' وہ شخص کہنے لگا: ''آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایسی حالت میں بھی صبر وشکر سے کام لیا اور صبر وشکر کا حق ادا کیا۔'' یہ سن کر میں نے اس شخص سے کہا: ''پھر تم بھی صبر سے کام لو، سنو! اپنے جس بیٹے کا تم نے تذکرہ کیا تھا اس کو درندہ کھا گیا ہے۔''

یہ سن کر اس شخص نے کہا: ''تمام تعریفیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے میرے دل میں دنیا کی حسرت ڈالی۔'' پھر وہ شخص رونے لگا اور روتے روتے اس نے جان دے دی۔ میں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا اور سوچنے لگا کہ میں اس جنگل بیابان میں اکیلے اس



www.dawateislami.net

کی تجہیز و تکفین کیسے کروں گا؟ یہاں اس ویرانے میں میری مدد کو کون آئے گا؟ ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک ایک سَمت مجھے دس بارہ سواروں کا قافلہ نظر آیا۔ میں نے انہیں اشارے سے اپنی طرف بلایا تو وہ میرے پاس آئے اور مجھ سے پوچھا: ''تم کون ہو اور یہ مُردہ شخص کون ہے؟'' میں نے انہیں سارا واقعہ سنایا تو وہ وہیں رُک گئے اور اس شخص کو سمندر کے پانی سے غسل دیا اور اسے وہ کفن پہنایا جو اُن کے پاس تھا۔ پھر مجھے اس کی نمازِ جنازہ پڑھانے کو کہا تو میں نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور انہوں نے میری اِقْتِدَاء میں نمازِ جنازہ ادا کی۔

پھر ہم نے اس عظیم شخص کو اسی خیمہ میں دفن کر دیا۔ ان نورانی چہروں والے بزرگوں کا قافلہ ایک طرف روانہ ہو گیا، میں وہیں اکیلا رہ گیا، رات ہو چکی تھی لیکن میرا وہاں سے جانے کو دل نہیں چاہ رہا تھا، مجھے اس صابِر و شاکر اِنسان سے محبت ہو گئی تھی، میں اس کی قبر کے پاس ہی بیٹھ گیا، کچھ دیر بعد مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا تو میں نے خواب میں ایک نورانی مَنظَر دیکھا کہ میں اور وہ شخص ایک سبز قُبے میں موجود ہیں اور وہ سبز لباس زیبِ تَن کئے کھڑے ہو کر قرآنِ حکیم کی تلاوت کر رہا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: ''کیا تُو میرا وہی دوست نہیں جس پر مُصیبتیں ٹوٹ پڑی تھیں اور وہ اِنتقال کر گیا تھا؟'' اس نے مسکراتے ہوئے کہا: ''ہاں! میں وہی ہوں۔'' پھر میں نے پوچھا: ''تمہیں یہ عَظِیْمُ الشَّان مَرتبہ کیسے مِلا اور تمہارے ساتھ کیا مُعامَلہ پیش آیا؟'' یہ سن کر وہ کہنے لگا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے اُن لوگوں کے ساتھ جنت میں مقام عطا فرمایا ہے جو مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں اور جب انہیں کوئی خوشی پہنچتی ہے تو شکر ادا کرتے ہیں۔'' (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت


www.dawateislami.net

ہواوراُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین )[1]

## شکر کی عادت اپنانے کے سات (7) طریقے:

**(1) شکر کے فضائل وواقعات کا مطالعہ کیجیے:** کہ فضائل پڑھنے سے شکر کرنے کا مدنی ذہن بنے گا، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک فرامین سہارا دیں گے اور بندہ شکر کی طرف مائل ہوگا اور شکر سے متعلق واقعات پڑھنے سے یہ ذہن بنے گا کہ دنیا میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے کئی ایسے نیک بندے بھی ہیں جن پر مَصائِب وآلام کے پہاڑ ٹوٹے لیکن اس کے باوجود ان کی زبان پر ناشکری کا ایک کلمہ بھی نہ آیا، انہوں نے ہر حال میں ربّ تعالٰی کا شکر ہی ادا کیا۔شکر کے فضائل پڑھنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کا مَطبُوعہ رِسالہ ''**شکر کے فضائل**'' اور امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی مایہ ناز تصنیف ''احیاء العلوم'' جلد چہارم، صفحہ ۲۳۹ سے مطالعہ بہت مفید ہے۔

**(2) اپنے سے کم تر وادنٰی پر نظر کیجئے:** مثلاً: یوں غور کیجئے کہ ہمارے پاس رہنے کے لیے اپنا مکان ہے مگر کئی لوگ ایسے ہیں جن کے پاس اپنا مکان نہیں، بلکہ بعضوں کے پاس تو مکان ہی نہیں، سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر ان کے شب وروز بَسَر ہو رہے ہیں، ہمیں صبح دوپہر شام تین وقت کا پُرتَکَلُّف کھانا مُیَسَّر ہے مگر کئی لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں دو وقت کی روٹی مُیَسَّر نہیں، ہمارے لیے میٹھے مَشرُوبات موجود ہیں مگر کئی لوگوں کو تو پینے کا صاف پانی تک مُیَسَّر نہیں، آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں۔اُمید ہے اس طرح ربّ تعالٰی کی عطا کردہ نعمتوں پر شکر کرنے کا مدنی ذہن بنے گا۔

---

[1] ......عیون الحکایات، حصہ اول، ص۱۴۶۔



www.dawateislami.net

**(3) ربّ تعالیٰ کی نعمتوں پر غور کیجئے:** کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بے شمار مخلوقات کو پیدا فرمایا لیکن ہمیں اَشْرَفُ الْمَخْلُوقَات پیدا فرمایا، پھر مسلمان پیدا فرمایا، نَبِیِّ آخِرُالزَّماں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت میں پیدا فرمایا، ہَوا کی نعمت عطا فرمائی، پانی کی نعمت عطا فرمائی، دُھوپ کی نعمت عطا فرمائی، اپنے جسم میں غور کیجئے کہ دیکھنے کے لیے دو آنکھیں عطا فرمائیں، سننے کے لیے دو کان عطا فرمائے، پکڑنے اور چُھونے کے لیے دو ہاتھ عطا فرمائے، سُونگھنے کے لیے ناک عطا فرمائی، چلنے کے لیے پاؤں عطا فرمائے، کھانے کے لیے منہ عطا فرمایا، پھر سخت چیزیں چبانے کے لیے دانت عطا فرمائے، اَلْغَرَض ربّ تعالیٰ کی نعمتوں کا شُمار نہیں مگر جتنی بھی نعمتوں میں غور کریں گے اتنا ہی بارگاہِ الٰہی میں شکر بجالانے کا مدنی ذہن بنتا ہی جائے گا۔ نعمتوں کی مختلف اَقسام اور ان کے تفصیلی بیان کے لیے احیاء العلوم، جلد۴ سے شکر کے باب کا مُطَالَعَہ کیجئے۔

**(4) نعمتوں کے زَوال کا خوف کیجئے:** کیونکہ نعمتوں پر شکر ادا کیا جائے تو ان میں اضافہ ہوتا ہے اور اگر ان کی ناشکری کی جائے تو وہ نعمتیں چھینی جاسکتی ہیں، جب بندے کو نعمتوں کے زوال کا خوف ہوگا تو خود بخود اس کا ذہن نعمتوں کے شکر کی طرف مائل ہوگا کہ کہیں میری پاس موجود نعمت زائِل نہ ہوجائے۔ ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''نعمتیں وَحشی جانوروں کی طرح ہیں، انہیں شکر کے ذریعے قید میں رکھو۔''(1)

**(5) شکر گزاروں کی صُحبت اِختیار کیجیے:** کہ صُحبت اَثَر رکھتی ہے، جو بندہ جیسی صُحبت اختیار کرتا ہے وہ ویسا ہی بَن جاتا ہے، ناشکروں کی صُحبت اختیار کریں گے تو ناشکری کی

(1)......احیاء العلوم، ۴/ ۳۰۷۔



www.dawateislami.net

عادت پڑ جائے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے شکر گُزار بندوں کی صُحبت اختیار کریں گے تو شکر ادا کرنے والے بَن جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

**(6) مختلف اَعضاء سے شکرادا کیجئے:** دل کے ساتھ اس طرح کہ بھلائی کا ارادہ کیجئے، زبان کے ساتھ اس طرح کہ شکر کا اظہار کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کیجئے اور اعضاء کے ساتھ اس طرح کہ اس نعمت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت وفرمانبرداری کے لیے استعمال میں لائیے اور اس کی نافرمانی والے کاموں میں اس سے مدد نہ لیجئے۔ آنکھوں کے شکر میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان کا جو بھی عیب دیکھیں اسے چُھپائیں، کانوں کا شکر یہ ہے کہ کسی کا عیب سُن لیں تو اُسے چُھپائیں، اپنی زبان کو بھی ہر وقت شکرِ الٰہی سے تر رکھیں۔ اعضاء کے شکر میں صرف مثالیں ذِکر کی ہیں ورنہ شکر کی مُتَعَدَّد صُورتیں ہوسکتی ہیں۔

**(7) مصیبتوں پر بھی شکر کیجئے:** کہ بندہ جب مصیبتوں پر شکر کی عادت بنالے گا تو خود بخود نعمتوں پر بھی شکر بجالائے گا، مصیبتوں پر شکر کے امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے پانچ پہلو بیان فرمائے ہیں: ❁ ہر مصیبت اور بیماری کے بارے میں یہ تَصَوُّر کرے کہ اس سے بھی بڑھ کر بیماری اور مصیبت موجود ہے اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں اضافہ فرمادے تو کیا میں روک سکتا ہوں، اسے دُور کرسکتا ہوں؟ ہرگز نہیں! پس اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ اس نے بڑی مصیبت و بیماری نہیں بھیجی۔ ❁ یہ تَصَوُّر کرکے شکر ادا کرے کہ ہوسکتا ہے اس مصیبت کے بدلے کوئی دِینی مصیبت دور کردی گئی ہو۔ ایک شخص نے سَیِّدُنا سَہل بِن عبد اللہ تُستَری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے کہا: ''چور میرے گھر میں داخِل ہوا اور سامان لے کر چلا گیا۔'' فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرو اگر شیطان تمہارے دل میں داخِل ہو کر ایمان لوٹ لیتا تو کیا کرتے؟'' ❁ یہ



www.dawateislami.net

تَصَوُّر کرے کہ ہوسکتا ہے کوئی اُخْرَوِی سزا دنیا میں ہی دے دی گئی ہو اور یہ بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ جسے کسی عمل کی دنیا میں سزا دے دی گئی تو اب اسے اس عمل کی آخرت میں سزا نہیں ملے گی، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''بندہ اگر کوئی گناہ کرے پھر اسے دنیا میں کوئی تکلیف یا مصیبت پہنچ جائے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے دوبارہ سزا نہیں دے گا۔''[1] ۞ یہ مصیبت و تکلیف تو بندے کے لیے لَوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی تھی جو لازماً اس کو پہنچنی تھی، جب دنیا میں پہنچ چکی اور اس کے بعض یا کُل سے فَراغت اور راحت حاصل کر لی تو یہ بھی اس کے حق میں نعمت ہے لہٰذا اس پر شکر ادا کرے۔ ۞ جس طرح دوا مریض کے لیے ناپسندیدہ ہوتی ہے مگر اس کے حق میں مُفید ہوتی ہے اسی طرح مؤمن کو پہنچنے والی تکلیف بھی ناپسندیدہ ہوتی ہے لیکن اس کے حق میں بہتر ہوتی ہے لہٰذا اس پر شکر ادا کرے، مُہلِک (ہَلاک کرنے والے) گناہوں کی بنیاد دنیا کی محبت ہے اور دنیا سے دل کا اُچاٹ ہوجانا اُخروی نجات کا باعث ہے، تکلیفوں مُصیبتوں کی وجہ سے بندے کا دل دنیا سے اُچاٹ ہوجاتا ہے تو یہ بذاتِ خود ایک نعمت ہے لہٰذا اِس پر شکر ادا کرنا چاہیے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (4)...صبر

### صبر کی تعریف:

''صبر'' کے لغوی معنی رُکنے، ٹھہرنے یا باز رہنے کے ہیں اور نفس کو اس چیز پر روکنا (یعنی

1 ......ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء لا یزنی الزانی وھو مؤمن، ۴/ ۲۸۴، حدیث: ۲۶۳۵۔

2 ......احیاء العلوم، ۴/ ۳۷۷ تا ۳۸۲ ملخصاً۔



www.dawateislami.net

ڈَٹ جانا) جس پر رُکنے (ڈَٹے رہنے کا) کا عقل اور شریعت تقاضا کررہی ہو یا نفس کو اس چیز سے باز رکھنا جس سے رُکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو صبر کہلاتا ہے۔ بُنیادی طور پر صبر کی دو قسمیں ہیں: (١) بدنی صبر جیسے بدنی مَشَقَّتیں برداشت کرنا اور اُن پر ثابِت قدم رہنا۔ (٢) طَبْعِی خواہِشات اور خواہش کے تقاضوں سے صبر کرنا۔ پہلی قسم کا صبر جب شریعت کے مُوافِق ہو تو قابِلِ تعریف ہوتا ہے لیکن مکمل طور پر تعریف کے قابل صبر کی دوسری قسم ہے۔[1]

## آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۚ﴾ (پ١٠، الانفال: ٤٦) ترجمۂ کنز الایمان: ''اور صبر کرو بیشک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔''

## (حدیثِ مبارکہ) صابِر کے لیے اُخروِی اِنعام:

حضور نبی رحمت شفیع اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''جب میں اپنے کسی بندے کو اُس کے جسم، مال یا اولاد کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کروں، پھر وہ صبرِ جمیل کے ساتھ اُس کا استقبال کرے تو قیامت کے دن مجھے حیا آئے گی کہ اس کے لیے میزان قائم کروں یا اس کا نامۂ اعمال کھولوں۔''[2]

## صبر کرنے کے مختلف اَحکام:

❁ شریعت نے جن کاموں سے منع کیا ہے اُن سے صبر (یعنی رکنا) فرض ہے۔ ❁

---

1 ......صراط الجنان، پ ٢، البقرہ، تحت الآیۃ: ١٥٣، ١/ ٢٤٦۔

2 ......نوادر الاصول، الاصل الخامس والثمانون والمائۃ، ج ٢، ص ٧٠٠، حدیث: ٩٦٣۔



www.dawateislami.net

ناپسندیدہ کام (جو شرعاً گناہ نہ ہو اس) سے صبر **مُستَحَب** ہے۔ ❁ تکلیف دِہ فِعل جو شَرعاً مَمنُوع ہے اس پر صبر (یعنی خاموشی) **مَمنُوع** ہے۔ مثلاً کسی شخص یا اس کے بیٹے کا ہاتھ ناحق کاٹا جائے تو اس شخص کا خاموش رہنا اور صبر کرنا مَمنوع ہے، ایسے ہی جب کوئی شخص شہوت کے ساتھ بُرے اِرادے سے اس کے گھر والوں کی طرف بڑھے تو اس کی غیرت بھڑک اٹھے لیکن غیرت کا اِظہار نہ کرے اور گھر والوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس پر صبر کرے اور قدرت کے باوجود نہ روکے تو شریعت نے اس صبر کو **حرام** قرار دیا ہے۔[1]

❁ **صبرِ جمیل** یعنی سب سے بہترین صبر یہ ہے کہ مصیبت میں مبتلا شخص کو کوئی نہ پہچان سکے، اس کی پریشانی کسی پر ظاہر نہ ہو۔[2]

❁ **صبر کا اعلیٰ ترین درجہ** یہ ہے کہ لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کیا جائے۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''جو تم سے قَطعِ تَعلُّق کرے اس سے صِلَہ رَحمی سے پیش آؤ، جو تمہیں مَحروم کرے اسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو۔'' اور حضرت سَیِّدُنا عیسٰی **رُوحُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ''میں تم سے کہتا ہوں کہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہ دو بلکہ جو تمہارے ایک گال پر مارے اپنا دوسرا گال اس کے آگے کر دو، جو تمہاری چادر چھینے تم کمر بند بھی اسے پیش کر دو اور جو تمہیں ایک مِیل ساتھ چلنے پر مَجبور کرے تم اس کے ساتھ دو مِیل تک چلو۔'' اِن تمام اِرشادات میں تکالیف پر صبر کرنے کا فرمایا گیا ہے اور یہی صبر کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔[3]

---

1 ......احیاء العلوم، ۴/ ۲۰۶۔

2 ......احیاء العلوم، ۴/ ۲۲۱۔

3 ......اِحیاء العلوم، ۴/ ۲۱۵۔



www.dawateislami.net

## حکایت 4 بچھو کے کاٹنے پر صبر:

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطبوعہ ٦٥٦ صفحات پر مشتمل کتاب ''فیضانِ رِیاض الصالحین'' جلد اول، صفحہ ٣١٦ پر ہے: حضرت سَیِّدُنا سَرِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے صبر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے صبر سے مُتَعلِّق بیان شروع کر دیا۔ اسی دوران ایک بچھو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ٹانگ پر مُسلسَل ڈنک مارتا رہا لیکن آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پُرسُکُون رہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ اس مُوذِی (یعنی تکلیف دینے والے) کو ہٹایا کیوں نہیں؟ فرمایا: ''مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حَیا آ رہی تھی کہ میں صبر کا بیان کروں لیکن خود صبر نہ کروں۔''(1)

## صبر کی عادت بنانے کے سات (7) طریقے:

**(1) صبر کے فضائل کا مطالعہ کیجئے:** کیونکہ کسی بھی نیک کام یا اچھے عمل کے فضائل پیش نظر ہوں تو اس پر عمل کرنے کا جلدی ذہن بن جاتا ہے، صبر تو وہ باطنی خوبی ہے کہ جس کے فضائل قرآن وحدیث میں بکثرت بیان فرمائے گئے ہیں۔ صبر کی مَعلومات، اَقسام، آیات، فضائل و تفصیلی روایات کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعَہ کُتُب **اِحیاء العلوم** (جلد چہارم)، **فیضانِ ریاض الصالحین** (جلد اول)، **مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب**، **مِنْہاجُ الْعَابِدِین**، **جنّت میں لے جانے والے اَعمال** وغیرہ کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

**(2) بارگاہِ اِلٰہی میں صبر کی دعا کیجئے:** دعا مؤمن کا ہتھیار ہے، جب مؤمن اپنا ہتھیار ہی استعمال نہیں کرے گا تو یقیناً اس کے خطرناک دشمن نفس وشیطان اس پر حملہ آور ہوتے

1 ......الرسالۃ القشیریۃ، باب الصبر، ص ٢٢٣۔



www.dawateislami.net

رہیں گے اور مصیبتوں پر صبر وشکر کی بجائے ناشکری و بے صبری جیسے مَذمُوم اَفعال صادر ہوتے رہیں گے۔

**(3) اپنی ذات میں عاجزی پیدا کیجئے:** کہ کسی کی طرف سے ملنے والی تکلیف پر بے صبری اور انتقامی کاروائی کا ایک سبب تکبر بھی ہے، جب بندہ اپنی ذات میں عاجزی وانکساری پیدا کرے گا تو اِنتقامی کاروائی کا ذِہن ختم ہوجائے گا اور لوگوں سے ملنے والی تکالیف پر صبر نصیب ہوگا اور رحمتِ اِلٰہی سے اس صبر پر اجر ملے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

**(4) جلد بازی نہ کیجئے:** ہماری زندگی میں کئی کام ایسے ہیں جن میں جلد بازی کی وجہ سے صبر رخصت ہوجاتا ہے، بلکہ اس جلد بازی کی وجہ سے بسا اوقات شدید نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے، لہٰذا جلد بازی کی عادت کو دُور کیجئے، صبر سے کام لیجئے۔

**(5) معاف کرنے کی عادت اپنایئے:** جب کسی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو نفس اس سے بدلہ لینے پر اُبھارتا ہے جس کی ضِد عَفْوودَرگُزَر یعنی مُعاف کردینا ہے، جب بندہ معاف کردینے کی عادت اپنائے گا تو تکالیف پہنچنے پر اسے خودبخود صبر بھی نصیب ہوجائے گا۔

**(6) مصیبت میں نعمتوں کو تلاش کیجئے:** یہ بُزُرگانِ دِین کا طریقہ ہے اور اس سے صبر کرنے میں مُعَاوَنَت مِلتی ہے، ہر مصیبت میں کوئی نہ کوئی نِعمت مَخْفِی (چُھپی) ہوتی ہے، مثلاً بَسا اَوقات ایک چھوٹی مصیبت کسی بڑی مصیبت کو ٹالتی ہے، کوئی مصیبت کسی گناہ کے لیے کَفَّارہ بَن جاتی ہے، مُصِیبَتیں دَرجات میں بُلَنْدِی کا باعِث بھی ہوتی ہے، دُنیَوِی مُصِیبَتیں اُخْرَوِی مُصِیبَتوں سے نَجات بھی دلاتی ہیں، یقیناً یہ تمام صورتیں ربّ تعالیٰ کی بڑی نعمتیں ہیں جو مُصِیبَت میں پوشیدہ ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی



www.dawateislami.net

عَنْہ فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے جس مصیبت میں بھی مبتلا کیا اس میں مجھ پر چار نعمتیں تھیں: (۱) وہ آزمائش میرے دِین میں نہ تھی۔ (۲) اس سے بڑھ کر مصیبت نہ آئی۔ (۳) میں اس پر راضی ہونے کی دولت سے محروم نہ ہوا۔ (۴) مجھے اس پر ثواب کی اُمید رہی۔''(1)

**(7) اپنے سے بڑی مصیبت والے کو دیکھیے:** کیونکہ جسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ یہی سمجھتا ہے شاید مجھے سب سے زیادہ یا بڑی مصیبت پہنچی ہے اور یہی بات بسا اَوقات اسے بے صبری میں مُبتلا کر دیتی ہے، جب وہ اپنے سے بڑی مصیبت والے کو دیکھے گا تو شکر کرے گا اور اسے صبر کی نعمت نصیب ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (5)... حُسنِ اَخلاق

### حُسنِ اَخلاق کی ایک پہلو کے اِعتبار سے تعریف:

''حُسن'' اچھائی اور خوبصورتی کو کہتے ہیں، ''اَخلاق'' جمع ہے ''خُلق'' کی جس کا معنی ہے ''رویہ، برتاؤ، عادت''۔ یعنی لوگوں کے ساتھ اچھے رویے یا اچھے برتاؤ یا اچھی عادات کو حسنِ اَخلاق کہا جاتا ہے۔ امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''اگر نفس میں موجود کیفیت ایسی ہو کہ اس کے باعِث عقلی اور شرعی طور پر پسندیدہ اچھے اَفعال ادا ہوں تو اسے حسنِ اَخلاق کہتے ہیں اور اگر عقلی اور شرعی طور پر ناپسندیدہ بُرے اَفعال ادا ہوں تو اسے بداَخلاقی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔''(2)

1 ......احیاء العلوم، ۴/ ۳۷۸۔
2 ......احیاء العلوم، ۳/ ۱۶۵۔



www.dawateislami.net

## حُسنِ اَخلاق میں شامل نیک اَعمال:

حقیقت میں حسنِ اَخلاق کا مَفہوم بہت وسیع ہے، اس میں کئی نیک اَعمال شامل ہیں چند اَعمال یہ ہیں: مُعافی کو اختیار کرنا، بھلائی کا حکم دینا، بُرائی سے منع کرنا، جاہلوں سے اِعراض کرنا، قَطعِ تعَلُّق کرنے والے سے صِلَہ رَحمی کرنا،محروم کرنے والے کو عطا کرنا،ظلم کرنے والے کو معاف کردینا،خَندَہ پیشانی سے ملاقات کرنا،کسی کو تکلیف نہ دینا،نَرم مِزاجی، بُردباری، غصے کے وقت خود پر قابو پالینا،غصہ پی جانا،عَفو ودَرگُزَر سے کام لینا، لوگوں سے خَندہ پیشانی سے ملنا،مسلمان بھائی کے لیے مُسکرانا،مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا، لوگوں میں صُلح کروانا،حُقُوقُ العِباد کی ادائیگی کرنا،مَظلوم کی مدد کرنا،ظالِم کواس کے ظلم سے روکنا، دعائے مَغفِرت کرنا،کسی کی پریشانی دور کرنا، کمزوروں کی کَفالَت کرنا، لاوارِث بچوں کی تربیت کرنا، چھوٹوں پر شفقت کرنا، بڑوں کا اِحترام کرنا، عُلَماء کا ادب کرنا، مسلمانوں کو کھانا کھلانا،مسلمانوں کو لباس پہنانا، پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنا،مَشَقَّتوں کو برداشت کرنا،حرام سے بچنا،حَلال حاصِل کرنا،اَہل وعِیال پر خرچ میں کُشادگی کرنا۔وغیرہ وغیرہ۔مزید تفصیل کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مَطبُوعَہ رسالہ ''حُسنِ اَخلاق'' اور ''احیاء العلوم'' جلد سوم، صفحہ ۱۵۳ تا ۱۶۴ کا مطالعہ کیجئے۔

## آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝۴﴾ (پ ۲۹، القلم: ۴) ترجمۂ کنز الایمان: ''اور بے شک تمہاری خُوبُو بڑی شان کی ہے۔'' اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ خزائن العرفان میں ہے: حضرت اُمُّ المومنین عائشہ



www.dawateislami.net

صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خُلُق قرآن ہے۔ حدیث شریف میں ہے سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالٰی نے مجھے مَکارِمِ اَخلاق ومَحاسِنِ اَفعال کی تَکْمِیل وتَتْمِیم (مکمل و پورا کرنے) کے لئے مَبْعُوث فرمایا۔(1)

تِرے خُلْق کو حق نے عظیم کہا ...... تِری خِلْق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تُجھ سا ہُوا ہے نہ ہوگا شَہا! ...... تیرے خالِقِ حُسن و اَدا کی قَسَم

## (حدیثِ مبارکہ) میزانِ عَمَل میں سب سے وزنی شے:

حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''قیامت کے دن مؤمن کے میزان میں حُسنِ اَخلاق سے زیادہ وَزنی کوئی شے نہیں ہوگی۔''(2)

## حُسنِ اَخلاق کا حکم:

حُسنِ اَخلاق کے مختلف پہلو ہیں اسی وجہ سے بعض صورتوں میں حُسنِ اَخلاق واجِب، بعض میں سُنَّت اور بعض صورتوں میں مُستَحَب ہے۔

## حکایت 5 نَواسۂ رسول کا کمالِ حُسنِ اَخلاق:

ایک شامی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا حاضر ہوا تو میں نے خچر پر سوار ایک ایسے شخص کو دیکھا کہ اس جیسا خوبصورت، پُروَقار اور خوش لباس شخص

---

1 ......خزائن العرفان، پ۲۹، القلم، تحت الآیۃ: ۴۔

2 ......ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۳، حدیث: ۲۰۰۹۔



www.dawateislami.net

میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی اس کی سواری سے عُمدہ سواری کبھی دیکھی تھی، میرا دل اس شخص کی جانب کِھنچا جارہا تھا۔ جب میں نے ان کے مُتعلِّق دریافت کیا تو پتہ چلا کہ یہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بڑے فرزند حضرت سیدنا امامِ حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ میرا دل آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بُغض و عَداوت سے بھر گیا، مجھے مولا علی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے حسد ہو گیا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیٹا بھی (شان وشوکت کے لحاظ سے) آپ ہی کی مِثل ہے۔ میں نے آگے بڑھ کر پوچھا: ''کیا تم فرزندِ علی ہو؟'' امامِ حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دیا: ''جی ہاں! میں سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا بیٹا ہوں۔'' یہ سنتے ہی میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور آپ کے والد ماجد حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو سَبّ وشَتْم کرنے (یعنی بُرا بھلا کہنے) لگا۔

جب میں خاموش ہوا تو سَیِّدُنا اِمامِ حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے کچھ کہنے یا میری سرزَنِش کرنے کی بجائے حُسنِ اَخلاق کا بہترین مُظاہرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''لگتا ہے تم حاجَت مَند ہو؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں! میں حاجَت مَند ہوں۔'' فرمایا: ''ہمارے پاس آجاؤ، اگر تمہیں رہائش کی حاجَت ہوئی تو ہم تمہارے قیام کا انتظام کر دیں گے، اگر مال کی حاجَت ہوئی تو مالی اعتبار سے خیر خواہی میں ذرہ برابر کمی نہیں چھوڑیں گے، اس کے علاوہ بھی تمہیں کسی چیز کی ضرورت پڑی تو تمہارے ساتھ ضرور تعاوُن کریں گے۔'' حضرت سَیِّدُنا امامِ حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اس کمالِ حُسنِ اَخلاق کو دیکھ کر اس شامی کے دل میں آپ کی محبت گھر کر گئی۔ وہ شامی شخص کہتا ہے: ''جب میں حضرت سَیِّدُنا امامِ حَسَن



www.dawateislami.net

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جُدا ہوا تو رُوئے زمین پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بڑھ کر مجھے کوئی محبوب نہ تھا۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حُسنِ اَخلاق نے مجھے بہت مُتَاَثِّر کیا، آپ کا شکریہ ادا کرنے کے سوا میرے لیے کوئی چارہ نہ رہا اور مجھے اپنے بُرے رَوَیے پر انتہائی شرمندگی ہوئی۔ (1)

## حُسنِ اَخلاق اَپنانے کے دس (10) طریقے:

**(1) اچھی صحبت اِختیار کیجئے:** کہ صحبت اثر رکھتی ہے، جو بندہ جیسی صحبت اختیار کرتا ہے ویسا ہی بَن جاتا ہے، اچھوں کی صحبت اچھا اور بروں کی صحبت برا بنا دیتی ہے، بداَخلاقوں کی صحبت بَدخُلق اور حُسنِ اَخلاق والوں کی صُحبَت حُسنِ اَخلاق والا بنا دیتی ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی بھی اچھا ماحول فراہم کرتی ہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں حُسنِ اَخلاق سکھایا جاتا ہے، بداَخلاقی سے بَچایا جاتا ہے، ہزاروں ایسے لوگ جو اپنی بداَخلاقی کی وجہ سے معاشرے میں بدنام تھے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے، حُسنِ اَخلاق کا تاج سر پر سجایا اور آج وہی لوگ دوسروں کو حُسنِ اَخلاق کا درس دیتے نظر آتے ہیں، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے، حُسنِ اَخلاق کو اپنائیے، بداَخلاقی کو دُور بھگائیے اور رحمتِ الٰہی سے اَجرِ کثیر پائیے۔

**(2) حُسنِ اَخلاق کے فَضائل کا مُطَالَعہ کیجئے:** جب کسی چیز کے فضائل پیشِ نظر ہوں تو اسے اپنانا آسان ہوجاتا ہے، حُسنِ اَخلاق کی معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ کُتُب عَلَّامہ طَبَرانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی کتاب مَکَارِمُ الْاَخلَاق ترجمہ بنام حُسنِ اَخلاق، حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی مایہ ناز تصانیف اِحیاءُ العلوم، جلد سوم

(1) ......وفیات الاعیان، حسن بن علي بن ابي طالب، ۲/ ۵۵۔



www.dawateislami.net

اور مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب کا مُطَالَعَہ بہت مُفِید ہے۔

**(3) بداَخلاقی کی دُنیَوِی واُخرَوِی برائیوں پر غور کیجئے:** کہ بداَخلاق شخص سے لوگ نفرت کرتے ہیں، اُس سے دُور بھاگتے ہیں، اُسے دُنیوی مُعاملات میں ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وہ خود بھی پریشان رہتا ہے اور لوگوں کو بھی پریشان کرتا ہے، بداَخلاق شخص کے دُشمن بھی زیادہ ہوتے ہیں، بندہ بُرے اَخلاق کے سبب جہنم کے نچلے طَبَقے میں پہنچ سکتا ہے، بداَخلاق شخص اپنے آپ کو دُنیاوی مُصیبت میں بھی مبتلا کرلیتا ہے، بداَخلاق شخص ٹوٹے ہوئے گھڑے کی طرح ہے جو قابلِ استعمال نہیں ہوتا۔[1]

**(4) حُسنِ اَخلاق میں شامل نیک اَعمال کی معلومات حاصل کیجئے:** جب تک بندے کو ایسے نیک اَعمال کی معلومات نہیں ہوگی جو حُسنِ اَخلاق میں شامل ہیں تو اس وقت تک حُسنِ اَخلاق کو اختیار کرنا دُشوار ہوگا۔ اوپر حُسنِ اَخلاق کی تعریف کے بعد تقریباً تیس (۳۰) سے زائد ایسے نیک اَعمال بیان کیے گئے ہیں جو حُسنِ اَخلاق میں شامل ہیں۔

**(5) دِل میں اِحترامِ مُسلِم پیدا کیجئے:** جب بندے کے دل میں مسلمانوں کا احترام پیدا ہوگا تو خود بخود اُن کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آئے گا، اِحترامِ مُسلِم پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے بندہ خود سے تمام لوگوں کو اچھا جانے، اپنے آپ کو بڑا گنہگار سمجھے، عاجزی واِنکساری اختیار کرے، یوں احترامِ مُسلِم پیدا ہوگا اور حُسنِ اَخلاق کی دولت نصیب ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

**(6) نفسانی خواہشات سے پرہیز کیجیے:** بسا اوقات ذاتی رَنجش، ناپسندیدگی اور

---

1 ......احیاء العلوم، ۳/ ۱۶۰ ماخوذاً۔



www.dawateislami.net

ناراضی کی بناء پر نفس اپنے غصے کا اِظہار غیبت، گالی گلوچ، چُغلی وغیرہ جیسی بداَخلاقی کی بدترین قسموں سے کرواتا ہے جو حُسنِ اَخلاق کی بدترین دشمن ہیں، لہٰذا نفسانی خواہشات سے پرہیز کیجئے تاکہ حُسنِ اَخلاق کی دولت نصیب ہو۔

**(7) حُسنِ اَخلاق کی بارگاہِ اِلٰہی میں دعا کیجئے:** کہ دعا مؤمن کا ہتھیار ہے، حضور نبی رحمت شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو دعائیں پیش خدمت ہیں: ❁ ''اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے پس میرے اخلاق کو بھی اچھا کردے۔''[1] ❁ ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الصِّحَّۃَ وَالْعَافِیَۃَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے صحت، عافیت اور اچھے اخلاق کا سوال کرتا ہوں۔''[2]

**(8) بُرائی کا جواب اچھائی سے دیجیے:** بُرائی کا جواب بھلائی سے دینے کو افضل اَخلاق میں شُمار کیا گیا ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''دنیا و آخرت کے افضل اَخلاق میں سے یہ ہے کہ تم قَطعِ تَعَلُّق کرنے والے سے صِلہ رحمی کرو، جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے مُعاف کردو۔''[3]

**(9) بداَخلاقی کے اَسباب کو دُور کیجئے:** بداَخلاقی حُسنِ اَخلاق کی ضِد ہے، جب بداَخلاقی دُور ہوجائے گی تو حُسنِ اَخلاق خود ہی پیدا ہوجائے گا۔ ❁ بداَخلاقی کا ایک سبب گھر کا ماحول اچھا نہ ہونا ہے اس کا عِلاج یہ ہے کہ دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہوجایئے، حِکمَتِ عَمَلی کے ساتھ گھر میں مدنی ماحول بنایئے، فَحاشی وعُریانی والے چینلز کو بند کرکے مدنی

---

1 ......شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۳۶۴، حدیث: ۸۵۴۲۔

2 ......مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب الاجتہاد فی الدعا، ۱۰/۲۷۴، حدیث: ۱۷۳۶۷۔

3 ......شعب الایمان، باب فی صلۃ الارحام، ۶/۲۲۲، حدیث: ۷۹۵۹۔



www.dawateislami.net

چینل کو بسائیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مدنی چینل آپ کے گھر والوں کی، بچوں کی، والدین اور دیگر رشتہ داروں کی ایسی مدنی تربیت کرے گا، جس سے حُسنِ اَخلاق پیدا کرنے میں آسانی ہوگی۔ ❁ بداَخلاقی کا ایک سبب مَنصَب یا عُہدے کا چِھن جانا بھی ہے کہ جب بندے سے کوئی مَنصَب یا عُہدہ چھین لیا جائے تو بَسا اَوقات وہ بداَخلاق ہوجاتا ہے، اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ کسی بھی مَنصَب کو مُستَقِل اور دائمی نہ سمجھے، بلکہ اپنا یوں مدنی ذہن بنائے کہ مجھے تو دنیا میں بھی مخصوص مُدّت تک رہنا ہے تو یہ مَنصَب ہمیشہ کیسے رہے گا، جب پہلے سے ہی مَنصَب کے ہمیشہ نہ رہنے کا ذہن ہوگا تو اس کے چِھن جانے پر افسوس بھی نہ ہوگا اور بداَخلاقی بھی پیدا نہ ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ❁ بَسا اَوقات ضرورت سے زائد مالداری بھی بداَخلاقی کا سبب بن جاتی ہے، لہٰذا بندے کو چاہیے کہ جتنا دنیا میں رہنا ہے اُتنا دنیا کے لیے کمائے اور جتنا آخرت میں رہنا ہے اُتنا آخرت کی تیاری کرے، اَعمالِ صالحہ بَجالائے، رضائے الٰہی والے کام کرے۔

**(10) بِلا وَجہ غُصّہ چھوڑ دیجیے:** بِلا وجہ غصہ بہت ساری بُرائیوں کی جَڑ اور کئی خامیوں کی بنیاد ہے، جب بندہ بلا وجہ غصہ کرتا ہے تو بداَخلاقی کا شِکار ہوجاتا ہے، بِلا وجہ غصے کو چھوڑ دینا ہی اچھے اَخلاق کی علامت ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا **عبد اللہ** بِن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی گئی کہ ''ایک جملے میں بتائیے کہ اچھے اَخلاق کیا ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''(بلا وجہ) غصے کو چھوڑ دینا۔''[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ......احیاء العلوم، ۳/ ۵۰۸۔



www.dawateislami.net

# (6)...مُحَاسَبۂ نفس (فِکرِ مدینہ)

## مُحَاسَبہ نَفْس کی تعریف:

مُحَاسَبہ کا لُغوی معنی حِساب لینا، حِساب کرنا ہے اور مختلف اَعمال کرنے سے پہلے یا کرنے کے بعد ان میں نیکی و بدی اور کمی بیشی کے بارے میں اپنی ذات میں غور و فکر کرنا اور پھر بہتری کے لیے تدابیر اختیار کرنا مُحَاسَبہ نَفْس کہلاتا ہے۔ حُجَّۃُ الْاِسْلَام امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''اَعمال کی کثرت اور مِقدار میں زیادتی اور نقصان کی مَعرِفت کے لیے جو غور کیا جاتا ہے اسے مُحَاسَبہ کہتے ہیں، لہٰذا اگر بندہ اپنے دن بھر کے اَعمال کو سامنے رکھے تاکہ اسے (نیک اَعمال کی) کمی بیشی (کم یا زیادہ ہونے) کا علم ہو تو یہ بھی مُحَاسَبہ ہے۔''(1)

## اَعمال سے قبل اور بعد مُحَاسَبہ کی نفیس وضاحت:

حضرت سَیِّدُنَا حَسَن بَصرِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ مؤمن کے دل میں اَچانک کوئی پسندیدہ خیال پیدا ہوتا ہے تو مؤمن کہتا ہے: ''خدا کی قسم! تو مجھے بہت پسند ہے، تو میری ضرورت بھی ہے، لیکن افسوس! تیرے اور میرے درمیان ایک رُکاوٹ ہے۔'' یہ کہہ کر مؤمن اس پسندیدہ خیال کو ترک کر دیتا ہے، اسی کا نام عمل سے پہلے مُحَاسَبہ ہے۔ پھر فرمایا کہ بعض اوقات مؤمن سے کوئی خطا ہو جاتی ہے تو وہ نفس کو مخاطب کر کے کہتا ہے: ''تو نے کیا سوچ کر ایسا کیا؟'' خدا کی قسم! ایسی خطا میں میرا کوئی عُذر قبول نہیں کیا جائے گا۔ خدا کی قسم! آئندہ میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی ایسی خطا نہیں کروں گا۔''(2)

---

1 ......احیاء العلوم، ۵/ ۳۱۹۔

2 ......احیاء العلوم، ۵/ ۳۴۹۔



www.dawateislami.net

## مُحاسَبۂ نَفْس، فکرِ مدینہ، دعوتِ اسلامی:

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** نیک اعمال میں کمی بیشی کے اعتبار سے مُحاسَبۂ نَفْس کرنے کو تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی اِصطِلاح میں ''فکرِ مدینہ کرنا'' کہتے ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی** دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے اپنے مُریدین، طالبین، متعلقین، بلکہ دعوتِ اسلامی سے محبت کرنے والے تمام مسلمانوں کو مُحاسَبۂ نَفْس یعنی فکرِ مدینہ کرنے کے لیے **''مدنی انعامات''** کا تحفہ عطا فرمایا ہے۔ **''مدنی انعامات''** دراصل مختلف سوالات پر مشتمل نیک اعمال کی معلومات وترغیبات کا ایسا مجموعہ ہے جس پر عمل کرکے دنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کی جاسکتی ہیں، آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، مدنی مُنّوں، خُصُوصی اسلامی بھائیوں، مدارِسُ المدینہ اور جامعاتُ المدینہ کے طلبا، اِن تمام کے لیے علیحدہ **مدنی انعامات** رسائل کی صورت میں مُرتَّب فرمائے ہیں، آپ بھی نیک اَعمال کو بجالانے، اُن پر اِستقامت اِختیار کرنے، اپنی اور اپنے گھر والوں کی دِینی وشرعی واَخلاقی تربیت کرنے کے لیے **مدنی اِنعامات** کے رسائل حاصل کیجئے، اِن پر عمل کیجئے اور ڈھیروں ثواب کمایئے۔

## آیتِ مبارکہ:

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝۲﴾ (پ ۲۹، القیامۃ: ۲)

ترجمۂ کنز الایمان: ''اور اس جان کی قسم جو اپنے اوپر بہت مَلامت کرے۔'' اس آیت مبارکہ کے تحت حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''مؤمن ہمیشہ


www.dawateislami.net

نفس کو جِھڑکتا رہتا ہے کہ تو نے فُلاں بات کیا سوچ کر کہی؟ فُلاں کھانا تو نے کس لیے کھایا؟ فُلاں مَشروب تو نے کس لیے نوش کیا؟ جبکہ کافر زندگی بَسَر کرتا رہتا ہے لیکن کبھی اپنے نفس کو نہیں جِھڑکتا (یعنی اس کا مُحَاسَبہ نہیں کرتا)۔"[1]

## (حدیثِ مبارکہ) سمجھدار کون؟

سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سمجھدار وہ شخص ہے جو اپنا مُحَاسَبہ کرے اور آخرت کی بہتری کے لئے نیکیاں کرے اور عاجِز وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہِشات کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ سے آخرت کے اِنعام کی اُمّید رکھے۔"[2]

## مُحَاسَبۂ نَفْس کا حکم:

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنَا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نقل فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہر عقل مند شخص پر لازم ہے کہ وہ نفس کے مُحَاسَبہ سے غافل نہ ہو اور نفس کی حَرَکات وسَکَنات اور لَذَّات وخیالات پر سختی کرے کیونکہ زندگی کا ہر سانس اَنمول ہیرا ہے جس سے ہمیشہ باقی رہنے والی نعمت (یعنی جنت) خریدی جاسکتی ہے تو اِن سانسوں کو ضائع کرنا یا ہلاکت والے کاموں میں صَرف کرنا بہت سنگین اور بڑا نقصان ہے جو سمجھدار شخص کا شیوہ نہیں۔"[3]

## حکایت 6 مُحَاسَبۂ نَفْس کرنے والا خوش نصیب:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۶۴۹ صفحات پر مشتمل

---

1 ......احیاء العلوم، ۵/ ۳۵۰۔

2 ......ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب: ۲۵، ۴/ ۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۷۔

3 ......احیاء العلوم، ۵/ ۳۱۵۔



www.dawateislami.net

کتاب ''حکایتیں اور نصیحتیں'' ص ۵۲ پر ہے: حضرتِ سَیِّدُ نا ابوبکر کَتَّانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی فرماتے ہیں: ایک شخص بُرائیوں اور خَطاؤں پر اپنے نفس کا مُحاسبہ کیا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے اپنی زندگی کے سالوں کا حساب لگایا تو ساٹھ (60) سال بنے، پھر دنوں کا حساب کیا تو اکیس ہزار پانچ سو (21500) دن بنے تو اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا: ''ہائے افسوس! اگر روزانہ ایک گناہ بھی کیا ہو تو اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حضور اِکیس ہزار پانچ سو (21500) گناہ لے کر حاضر ہوں گا تو ان گناہوں کا کیا حال ہوگا جن کا شمار ہی نہیں؟ ہائے افسوس! میں نے اپنی دنیا آباد کی اور آخرت برباد کی اور اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا رہا، میں دنیا میں تو آبادی سے بربادی کی طرف منتقل ہونا پسند نہیں کرتا تو بروزِ قیامت بغیر ثواب وعمل کے حساب وکتاب کیسے دوں گا؟ اور عذاب کا سامنا کیسے کروں گا؟'' پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور زمین پر گر گیا، جب حرکت دی گئی تو اس کی جان جانِ آفریں کے سپرد ہو چکی تھی۔

## مُحَاسَبہ کرنے اور اس کا ذہن بنانے کے بارہ (12) طریقے:

**(1) مُحَاسَبۂ نَفس کی مَعرِفت حاصِل کیجئے:** کہ جب تک کسی چیز کی معلومات نہ ہوں اس چیز تک پہنچنا مشکل ہوتا ہے، جب مُحَاسَبۂ نَفس کی مَعرِفت ومعلومات حاصل ہوں گی تو مُحَاسَبۂ نَفس کرنا بہت آسان ہو جائے گا، اس کے لیے حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی کی مایہ ناز تصنیف ''احیاء العلوم'' جلد ۵، صفحہ ۳۱۱ سے مُطَالَعہ بہت مُفید ہے۔

**(2) خوفِ خدا کے واقعات ملاحظہ کیجئے:** کہ بندہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے خوفِ خدا سے بھرپور واقعات کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کا یہ مدنی ذہن بنتا ہے کہ وہ لوگ نیک



www.dawateislami.net

پرہیزگار ہونے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اتنا ڈرتے تھے، میں تو بہت ہی گنہگار ہوں مجھے تو ربّ تعالیٰ سے بہت زیادہ ڈرنا چاہیے یوں رحمتِ الٰہی سے اسے مُحاسَبۂ نَفْس نصیب ہو جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے خوفِ خدا سے متعلق واقعات کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ ١٦٠ صفحات پر مشتمل کتاب ''خوفِ خدا'' کا مطالعہ کیجئے۔

**(3) بُزُرگانِ دِین کے مُحاسَبہ کے واقعات کا مطالعہ کیجئے:** ❁ حضرت سَیِّدُنا اَبُوطَلْحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں مَروی ہے کہ کسی پرندے نے ان کی توجہ نماز سے ہٹا کر باغ کی جانب مَبْذُول کروادی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے غور وفکر کیا اور اپنے فعل پر نَدامت کا اِظہار کرتے ہوئے بَطَورِ کَفَّارہ اپنا باغ راہِ خدا میں صدقہ کردیا۔ ❁ حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بِن سَلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لکڑیوں کا ایک گٹھا اٹھایا تو کسی نے کہا: ''اے ابُویُوسُف! آپ کے بیٹے اور غلام اس کام کے لیے کافی تھے۔'' فرمایا: ''میں نفس کا امتحان لینا چاہتا تھا کہ کہیں وہ انکار تو نہیں کرتا۔'' ❁ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رات کے وقت پاؤں پر درہ مار کر نفس سے پوچھتے: ''آج تو نے کیا عمل کیا؟''[1]

**(4) اپنے آپ کو بے باک اور جَری ہونے سے بچایئے:** کہ یہ چیز بندے کو تکبُّر وسَرکَشی پر مَجبور کردیتی ہے اور بندہ کبھی بھی اپنا مُحاسَبہ نہیں کر پاتا۔ عُمُوماً دِین کا علم نہ ہونا بے باک اور جری ہونے پر اُبھارتا ہے لٰہذا بندے کو چاہیے کہ عُلَمائے اَہلسُنَّت ومُفتیانِ عُظَّام سے رابطے میں رہے، ہر معاملے میں ان سے شَرعی رَہنمائی حاصل کرے، دِینی عُلوم حاصل کرنے کے لیے دِینی کُتُب ورَسائل کا مُطَالَعہ کرے، اِسلامی عقائِد، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وروزمَرَّہ کے

1 ......احیاء العلوم، ۵/ ۳۴۸، ۳۴۹۔



www.dawateislami.net

کثیر مُعامَلات کے مُختلف مَسائل جاننے کے لیے ''بہارِشریعت'' کا مُطالَعہ بہت مُفید ہے۔

**(5) حسابِ قیامت کو یاد کیجئے:** کہ آج اگر میں نے دنیا میں اپنا مُحاسبہ کرکے نیک اَعمال کرنے اور بُرے اَعمال سے بچنے کی کوشش نہ کی تو کل بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں کیسے حِساب دوں گا؟ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے نفس کا مُحاسَبہ کرو اس سے پہلے کہ تمہارا حِساب لیا جائے اور وزن کیے جانے سے پہلے اپنے عمل کا خود وزن کرو اور بہت بڑی پیشی کے لیے تیار ہوجاؤ۔''[1] حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''دنیا میں نفس کا مُحاسَبہ کرنے والوں کا حساب آخرت میں آسان ہوگا جبکہ مُحاسَبہ نہ کرنے والوں کا حساب بروزِ قیامت سخت ہوگا۔''[2]

**(6) ہر کام کے کرنے سے قبل غور کیجئے:** کہ یہ اچھے اور بُرے عمل کو پرکھنے کے لیے ایک بہترین مُحاسبہ ہے، ایک شخص نے رسولِ اَکرم شاہِ بَنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے نصیحت فرمائیے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جب کسی کام کا اِرادہ کرو تو اس کے اَنجام میں غور و فکر کرلو، اگر اَنجام اچھا ہو تو اسے کرلو اور اگر بُرا ہو تو نہ کرو۔''[3]

**(7) مُحاسَبۂ نفس کے لیے وقت مُقرَّر کرلیجئے:** مُحاسَبۂ نفس کی عادت بنانے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ اس کے لیے وقت مُقرَّر کرلیا جائے، کیونکہ جس کام کے لیے کوئی وقت مُقرَّر کرلیا جائے تو اسے کرنے میں آسانی ہوجاتی ہے۔

---

1 ......احیاء العلوم، ۵/ ۳۲۱۔

2 ......احیاء العلوم، ۵/ ۳۴۹۔

3 ......الزھد لابن المبارک، باب التخصیص علی طاعۃ اللہ، ص ۱۴، حدیث: ۴۱۔



www.dawateislami.net

**(8) ہر صُبح اور رات مُحَاسَبۂ نَفْس کیجئے:** صبح اس طرح مُحاسَبہ کیجئے: ''اے نفس! یاد رکھ میری تمام جمع پُونجی یہی زندگی ہے اگر یہ ضائع ہوگئی تو میرا تمام مال ضائع ہو جائے گا اور مجھے اُخْرَوِی تجارت اور اس کے نَفْع سے مَحروم ہونا پڑے گا، اے نفس! تو یہ سمجھ کہ تجھے موت آ گئی تھی لیکن تجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دیا گیا ہے لہٰذا اسے غنیمت جان اور آج کسی گناہ میں مَشْغُول نہ ہونا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت میں گزارنا۔'' رات کو سونے سے قبل دن بَھر کیے جانے والے تمام اَعمال پر غور و فکر کیجئے کہ آج میں نے کون کون سے نیک اعمال کیے؟ نیز نفس و شیطان کے بہکاوے میں آ کر کون کون سے گناہ کیے؟ پھر نیک اعمال میں کمی ہو تو نفس سے اِس بات کا عَہد لیجئے کہ اب اِن نیک اَعمال میں اِضافہ کروں گا، اسی طرح اگر گناہ کیے ہیں تو اُن سے سچی پکی توبہ کیجئے، ہو سکے تو صَلَاۃُ التَّوبَہ بھی ادا کیجئے، پھر نفس سے اِس بات کا عَہد لیجئے کہ آئندہ اِن گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔

**(9) مُحَاسَبہ کرنے کے فَوائِد، نہ کرنے کے نقصانات پر نظر رکھیے:** اپنا یوں مدنی ذہن بنائیے کہ میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے کچھ پوشیدہ نہیں، عنقریب مجھ سے حساب ہوگا، مجھے تمام خیالات و لمحات کا بھی حساب دینا ہے، بہتر یہی ہے کہ میں اپنی ہر سانس و حرکت اور ہر لَحْظَہ و لَمحہ نفس پر کَڑی نظر رکھوں کیونکہ جس نے حساب و کتاب سے پہلے خود اپنا مُحَاسَبہ کر لیا بروزِ قیامت اس کا حساب آسان ہوگا اور سوال کے وقت وہ جواب دے سکے گا نیز اس کا اَنجام و ٹھکانہ بھی اچھا ہوگا اور جو آدمی اپنا مُحَاسَبہ نہیں کرتا اسے حَشْر کے میدان میں زیادہ دیر رُکنا پڑ سکتا ہے نیز اس کی بُرائیاں اسے غضب و رُسوائی میں مُبتلا کر دیں گی۔


www.dawateislami.net

**(10) اچھی باتوں کی سوچ اور بُری باتوں پر ندامت اِختیار کریں:** کہ اس طرح اچھی باتوں پر عمل کی ترغیب اور بری باتوں کو چھوڑنے کی توفیق ملتی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا اِبنِ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: ''بھلائی میں غور وفکر کرنا اس پر عمل کرنے کی دعوت دیتا ہے اور بُرائی پر نادِم ہونا بُرائی چھوڑنے پر اُبھارتا ہے۔''(1)

**(11) مُشَاہَدات سے عِبرت حاصل کیجئے:** دن بھر ہماری نظروں سے کئی مَناظِر گزرتے ہیں، ہم کئی مُشَاہَدات کرتے ہیں، اگر اِن مُشَاہَدات سے عِبرت حاصل کرنے کا ذہن بن جائے تو مُحَاسَبہ کرنے میں کافی آسانی ہوجائے گی۔ مثلاً کوئی حادثہ دیکھ کر یہ سوچیں کہ خُدانخواستہ اگر حادثہ میرے ساتھ پیش آجاتا تو میرا کیا بنتا؟ کیا میں نے قبر میں جانے کی تیاری کرلی تھی؟ کیا میں نے اپنے آپ کو حِساب وکِتاب کے لیے تیار کرلیا تھا؟ حضرت سَیِّدُنا سُفْیَان بِن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه اپنی گفتگو میں اکثر ایک شِعر سے مِثال دیا کرتے تھے جس کا ترجمہ یوں ہے کہ ''جب اِنسان غور وفکر کرتا ہے تو اسے ہر شے سے عِبرت حاصل ہوتی ہے۔''(2)

**(12) مُحَاسَبہ کی عادَت بنانے کے لیے مَشق کیجیے:** مَشق کا مطلب ہے ایک کام کو بار بار کرنا اور جب کسی کام کو بار بار کیا جاتا ہے تو وہ قرار پکڑ جاتا ہے، اس پر استقامت نصیب ہوجاتی ہے۔ کبھی کبھار علیحدگی میں آنکھیں بند کرکے اپنے روزمَرَّہ کے مَعْمُولات کے مُحَاسَبہ کی یوں مَشق کیجیے: ''بُھولے سے یا جان بوجھ کر صادر ہونے والے گناہوں کو یاد کیجئے کہ کل صبح سے لے کر اب تک جس اَنداز سے میں اپنا وَقت گزار چکا ہوں، کیا یہ

1 ......احیاء العلوم، ۵ / ۴۱۲۔

2 ......احیاء العلوم، ۵ / ۴۱۰۔



www.dawateislami.net

انداز ایک مسلمان کو زیب دیتا ہے؟ افسوس! ❁ نمازِ فجر باجماعت ادا کرنے میں سُستی کی ❁ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی سنت داڑھی بھی مُنڈائی ❁ والدین کی بے ادبی کی، ان کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آیا ❁ دن بھر بدنگاہی کی ❁ جھوٹ، دھوکہ دہی اور خیانت کرکے مال کمایا ❁ مال کمانے میں اتنا مصروف رہا کہ دیگر نمازوں کا بھی خیال نہ رہا ❁ آوارہ دوستوں کی مجلس میں بیٹھ کر غیبت، چُغلی، حَسَد، تکبر، بدگمانی جیسے باطنی اَمراض کا شکار ہوا ❁ فلمیں ڈرامے، گانے باجے بھی سنے ❁ الغرض یوں سارا وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی میں گزار دیا۔اے نادان! تُو کب تک اسی مَنحُوس طرزِ زندگی کو اپنائے رکھے گا؟ کیا روزانہ یُونہی تیرے نامۂ اَعمال میں گُناہوں کی تعداد بڑھتی رہے گی؟ کیا تجھے نیکیوں کی بالکل حاجَت نہیں؟ کیا تجھ میں دَوزَخ کے شدید ترین عذابات برداشت کرنے کی ہِمَّت و طاقت ہے؟ کیا تُو جنت سے محرومی کا دُکھ برداشت کر پائے گا؟ یاد رکھ! اگر اب بھی تُو خوابِ غفلت سے بیدار نہ ہوا تو اچانک موت کی سختیاں تجھے جھنجھوڑ کر رکھ دیں گی، لیکن اَفسوس! اس وقت بہت دیر ہوچکی ہوگی، پچھتانے کے سِوا کچھ حاصل نہ ہوگا، لہٰذا اپنی اس قیمتی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے خُدائے اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْن عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت اور مُومنین پر رحم و کرم فرمانے والے رسولِ کریم رءوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کی اِتِّبَاع میں لگ جا، تجھے دنیا و آخرت کی بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

دِل میں ہو یاد تِری گوشۂ تنہائی ہو …… پھر تو خَلوت میں عَجَب اَنجُمن آرائی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



www.dawateislami.net

# (7)...مُرَاقَبَہ کرنا

## مُراقبَہ کی تعریف:

مُرَاقَبَہ کے لُغوی معنی نگرانی کرنا، نظر رکھنا، دیکھ بھال کرنا کے ہیں،اس کا حقیقی معنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا لحاظ کرنا اور اس کی طرف پوری طرح مُتوَجِّہ ہونا ہے اور جب بندے کو اس بات کا علم (معرفت) ہوجائے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ دل کی باتوں پر مُطَّلِع ہے، پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے، بندوں کے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور ہر جان کے عمل سے واقِف ہے، اس پر دل کا راز اس طرح عیاں ہے جیسے مخلوق کے لیے جسم کا ظاہری حصہ عَیاں ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ عَیاں ہے، جب اس طرح کی مَعرِفت حاصل ہوجائے اور شک یقین میں بدل جائے تو اس سے پیدا ہونے والی کیفیت کو مُراقَبہ کہتے ہیں۔[1]

واضح رہے کہ عُرفِ عام میں خلوت (علیحدگی) میں، یا جلوت (بھیڑ) میں، یا کسی بزرگ کے مزار پر سر جُھکا کر دل میں خوفِ خدا کا تصور جمانا، یا فکرِ آخرت کرنا، یا ذِکرُ اللہ کرنا، یا اَوراد و وظائف پڑھنا، یا محبتِ الٰہی میں گُم ہوجانا، یا اپنے شیخ کی باطنی توجہ کے ذریعے قلب کو زندہ کرنا، یا دِل کی صفائی کرنا، یا بذریعہ استخارہ ربّ تعالیٰ سے کسی مُعَاملے میں مُعاوَنت چاہنا وغیرہ۔ اِن تمام صورتوں کو بھی مُراقبہ سے ہی تعبیر کیا جاتا ہے لیکن یہاں یہ مُراقبہ مراد نہیں ہے۔

## آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا۠﴿۵۲﴾﴾ (پ۲۲،

1 ......احیاء العلوم، ۵/ ۳۲۸۔



www.dawateislami.net

الاحزاب: ۵۲) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور اللّٰہ ہر چیز پر نگہبان ہے۔''

## (حدیثِ مبارکہ) مُراقبہ کی مُبارک تعلیم:

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ایک طویل حدیثِ پاک مروی ہے کہ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے اور چند سوالات کیے، اُن میں سے ایک سوال یہ تھا کہ ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اِحسان کیا ہے؟'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اس طرح عبادت کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں ضرور دیکھ رہا ہے۔''(1) عَلَّامہ اَبُوالقاسِم عبدُ الکریم ھَوازِن قُشَیْرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''حضور نبی کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا یہ فرمانا کہ اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں ضرور دیکھ رہا ہے۔ مراقبہ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مُراقبہ بندے کے اس بات کو جاننے (اور یقین رکھنے) کا نام ہے کہ ربّ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔''(2)

## مُراقبہ کا حکم:

''مراقبہ'' یعنی اس بات کا عِلم اور یقین رکھنا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے ہر مسلمان پر ضروری ہے اور یہ تمام نیکیوں کی اصل ہے، مُراقبہ کے بغیر کسی عمل میں اخلاص نہیں ہوسکتا، حضرت سَیِّدُنا اِبنِ عَطَا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ افضل عبادت کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: ''مُرَاقَبَۃُ الْحَقِّ عَلٰی دَوَامِ الْاَوْقَات یعنی ہر وقت مُراقبہ یعنی اس بات کا علم اور یقین

---

1 ...... بخاری، کتاب الایمان، باب سوال جبریل۔۔۔الخ، ۱ / ۳۱، حدیث: ۵۰ ملتقطاً۔

2 ...... الرسالۃ القشیریۃ، باب المراقبۃ، ۲۲۵۔



www.dawateislami.net

رکھنا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے۔''(1)

## حکایت 7 مُراقبہ کرنے والا شاگرد:

ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بہت سے شاگرد تھے، وہ ان تمام شاگردوں میں سے ایک شاگرد کے ساتھ بہت امتیازی سلوک کرتے اور اس پر زیادہ توجہ دیا کرتے تھے۔ جب ان سے ایک ہی شاگرد کے ساتھ اس امتیازی سلوک کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ میں ابھی تم لوگوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ میں اس شاگرد پر زیادہ توجہ اور اس کے ساتھ امتیازی سلوک کیوں کرتا ہوں۔ پھر انہوں نے اس شاگرد سمیت دیگر تمام شاگردوں کو بلایا اور سب کو ایک ایک پرندہ دے کر حکم دیا کہ اس پرندے کو لے جا کر ایسی جگہ ذبح کر کے لاؤ جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھ رہا ہو۔ تمام شاگرد چلے گئے اور جب واپس آئے تو اس ایک شاگرد کے علاوہ سب نے اپنے پرندے ذبح کیے ہوئے تھے۔ ان بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس شاگرد سے پوچھا کہ ''تم نے اپنا پرندہ کیوں ذبح نہ کیا؟'' تو اس نے عرض کی: ''عالی جاہ! آپ نے فرمایا تھا کہ یہ پرندہ ایسی جگہ ذبح کرنا جہاں کوئی نہ دیکھ رہا ہو، مجھے کوئی بھی ایسی جگہ نہیں ملی جہاں کوئی نہ دیکھ رہا ہو۔'' (کیونکہ میں جہاں بھی گیا وہاں میرا رب مجھے دیکھ رہا تھا۔) اِس مُراقبہ کرنے والے شاگرد کا یہ عالیشان جواب سن کر اُن بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِمتیازی سلوک اور زیادہ توجہ کے بارے میں پوچھنے والوں سے ارشاد فرمایا: ''یہ وجہ ہے جس کے سبب میں اس پر زیادہ توجہ کرتا اور اس کے ساتھ امیتازی سلوک کرتا ہوں۔''(2)

---

1 ......الرسالۃ القشیریۃ، باب المراقبۃ، ص٢٢٦۔

2 ......الرسالۃ القشیریۃ، باب المراقبۃ، ص٢٢٦۔



www.dawateislami.net

## مُراقَبہ کرنے کے پانچ (5) طریقے:

**(1) مُراقَبہ کی معلومات حاصل کیجئے:** اس سلسلے میں عَلّامہ اَبُوالقاسم عبدُالکریم ھَوازِن قُشَیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی کتاب ''رِسالہ قُشَیرِیَّہ'' اور حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی مایہ ناز کتاب ''احیاء العلوم'' جلد پنجم کا مُطالَعہ بہت مُفید ہے۔

**(2) مُراقَبہ کے فَوائِد پر غور کیجئے:** کہ مُراقبہ تمام نیکیوں کی اصل ہے، مُراقبہ کے بغیر کسی عمل میں اخلاص پیدا نہیں ہوسکتا، مُراقبہ تمام بُرائیوں سے بچانے میں مُعاوِن ہے، مُراقبہ نیک اعمال میں رغبت کو بڑھاتا ہے، مُراقَبہ دل میں خوفِ خدا کو پیدا کرتا ہے، مُراقَبہ ظلم سے بچاتا ہے، مُراقَبہ کی تعلیم خود **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عطا فرمائی ہے، مُراقَبہ کرنا بُزُرگانِ دِین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کا مُبارک طریقہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ

**(3) ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے'' نُمایاں جگہ پر لکھ کر لگا دیجئے:** گھر، دکان، آفس وغیرہ میں ایسی جگہ جہاں ہر وقت یا اکثر نظر پڑتی ہے وہاں یہ جملہ لکھ کر لگا دینے سے مُراقَبہ کرنے میں آسانی پیدا ہوگی۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دیکھا گیا ہے کہ آپ بسا اوقات اپنے سینے پر ایسا کارڈ آویزاں فرماتے ہیں جس پر واضِح اور جَلی (یعنی بڑے) حروف میں لکھا ہوا تا ہے: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے۔''

**(4) اپنے بچوں کو مُراقَبہ کی تربیت دیجئے:** انہیں یہ سکھائیے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے۔ بچپن کی تربیت پوری زندگی اثر کرے گی اور جب وہ بچہ اَحکامِ شَرعِیَّہ کا مُکَلَّف ہوگا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُراقَبہ کی یہ تربیت اسے نیک اعمال کے بجالانے اور گناہوں سے بچنے میں بہت مُعاوِن ثابت ہوگی۔


www.dawateislami.net

**(5) کوئی بھی کام کرنے سے پہلے ایک مِنٹ مُراقَبہ کیجئے:** کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے، اگراس میں اُخْرَوِی فائدہ ہوتو بَجالائے ورنہ ترک کردے، یوں مُراقَبہ کی عادت بھی بنے گی اورنیک اَعمال بَجالانے، گناہوں سے بچنے میں آسانی بھی ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (8)...مُجَاھَدہ کرنا

### مُجَاہَدہ کی تعریف:

**مُجَاہَدہ** جَہْد سے نکلا ہے جس کا معنی ہے کوشش کرنا، مُجاہدے کا لغوی معنی دشمن سے لڑنا، پوری طاقت لگادینا، پوری کوشش کرنا اور جہاد کرنا ہے۔ جبکہ نفس کو ان غلط کاموں سے چُھڑانا جن کا وہ عادی ہوچکا ہے اور عام طور پر اسے خواہشات کے خلاف کاموں کی ترغیب دینا یا جب مُحاسَبۂ نَفس سے یہ معلوم ہوجائے اس نے گناہ کا اِرتکاب کیا ہے تو اسے اس گناہ پر کوئی سزا دینا **مُجَاہَدہ** کہلاتا ہے۔[1]

### آیتِ مبارکہ:

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ۠ ﴿۶۹﴾﴾ (پ ۲۱، العنکبوت: ۶۹) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے اور بیشک **اللہ** نیکوں کے ساتھ ہے۔'' حضرت سَیِّدُنا اُستاذ اَبُوعلی دَقَّاق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب اِس آیتِ مُبارکہ کے ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں: ''جس شخص نے اپنے ظاہِر کو مُجاہَدہ

1 ......احیاء العلوم، ۵/ ۳۵۹۔



www.dawateislami.net

کے ساتھ مُزَیَّن کیا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے باطِن کو مُشاہَدہ کے ساتھ حَسین بنا دیتا ہے۔"(1)

## (حدیثِ مبارکہ) مُجاہَدۂ نَفس کرنے والے صحابی:

حضرت سَیِّدُ نا طَلْحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک شخص زائد کپڑے اتار کر باہر نکلا اور گرم ریت پر خوب لوٹ کر خود کو مُخاطَب کر کے کہنے لگا: "اے رات کے مردار اور دن کے بیکار! یہ ذائقہ چکھ، کیونکہ جہنم کی آگ اس سے بھی زیادہ گرم ہے۔" اس دوران اچانک اس کی نگاہ حضورِ اکرم نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جانب گئی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک درخت کے سائے میں تشریف فرما ہیں۔ وہ خدمتِ اَقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: "میرا نفس مجھ پر غالِب ہو گیا ہے۔" رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سنو! تمہارے لئے آسمانی دروازے کھول دیئے گئے ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرما رہا ہے۔" پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: "اپنے بھائی سے توشۂ آخرت لو۔" ایک شخص نے کہا: "اے فلاں! میرے لئے دعا کرو۔" رَسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ان سب کے لئے دعا کرو۔" چنانچہ اُس نے یوں دعا مانگی: "**اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ التَّقْوٰی زَادَھُمْ وَاجْمَعْ عَلَی الْھُدٰی اَمْرَھُمْ** یعنی اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ان سب کا زادِ راہ تقویٰ بنا دے اور ان سب کے معاملے کو ہدایت پر جمع فرما۔" پھر رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس شخص کے لئے دعا فرمائی: "اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اس کو راہِ راست پر ثابت رکھ۔" اس شخص نے کہا: "اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارا ٹھکانا جنت بنا دے۔"(2)

---

1 ......احیاء العلوم، ۵/ ۳۵۹، الرسالۃ القشیریۃ، باب المجاھدہ، ص ۱۳۵۔

2 ......جامع الاحادیث، مسند طلحہ بن عبید اللہ، ۹/ ۹، حدیث: ۸۹۱۷۔



www.dawateislami.net

## مُجَاہَدَہ کا حکم:

ہر مسلمان کو چاہیے کہ مُجَاہَدَۂ نفس کرے کہ یہ عمل نَجات کا باعث ہے، اگر نفس مُحَاسَبَہ کے باوجود حقوق اللّٰہ میں کوتاہی اور گناہ کرنے سے باز نہ آئے تو اسے کُھلی چُھٹی نہیں دینی چاہیے کیونکہ اس طرح اس کے لیے گناہ کرنا آسان ہوجاتا ہے اور نفس کو گناہوں کی لَت پڑ جاتی ہے، پھر گناہوں سے بچنا مشکل ہوجاتا ہے اور یہ چیز ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے لہٰذا نفس کو خبردار کرتے رہنا چاہیے۔ مثلاً آدمی جب نفسانی خواہش کے سبب کوئی مُشْتَبَہ لُقْمَہ کھالے تو نفس کو بھوکا رکھ کر سزا دے اور اگر کسی غیر مَحرم کو دیکھ لے تو آنکھ کو یہ سزا دے کہ کسی چیز کی طرف نہ دیکھے۔ اسی طرح جسم کے ہر عُضو کو کوتاہی کرنے پر خواہشات کی تکمیل سے روک کر سزا دے، راہِ آخرت کے مسافروں کی یہی عادت ہے۔(1)

## 8 حکایت: سُستی دِلانے پر نفس کو انوکھی سَزا:

سَیِّدُ الطَّائِفَہ حضرت سَیِّدُنَا جُنَیْد بَغْدَادِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار شَیْخ اِبنِ کُرَیْبِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا کہ رات کا وقت تھا، مجھے غسل کی ضرورت پیش آئی تو میں نے ارادہ کیا کہ اسی وقت غسل کرلوں مگر سخت سردی کے سبب نفس نے سُستی دلائی اور مَشورہ دیا کہ ''صبح تک غسل مُؤَخَّر کردو، بعد میں پانی گرم کرکے غسل کرلینا یا حَمَّام چلے جانا، خواہ مخواہ خود کو کیوں مَشَقَّت میں ڈال رہے ہو؟'' میں نے کہا: ''بڑی عجیب بات ہے جو حقوق مجھ پر واجِب تھے اس کی ادائیگی میں پوری زندگی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری کرتا رہا تو آج عمل کرنے میں جلدی کی بجائے سُستی اور تاخیر کیسے کرسکتا ہوں؟'' لہٰذا میں نے

1 ......احیاء العلوم، ۵ / ۳۵۳۔



www.dawateislami.net

نفس کو انوکھی سزا دینے کے لیے قسم کھائی کہ میں اسی لباس میں غسل کروں گا نیز اسے اتار کر نچوڑوں گا بھی نہیں بلکہ بدن ہی پر خُشک کروں گا۔ (1)

## مُجاہَدہ کرنے اور اس کا عادِی بننے کے چھ (6) طریقے:

**(1) مُجاہَدہ کرنے کے فوائد پر غور کیجئے:** کہ مُجاہَدہ یعنی غلطی کرنے پر نفس کو سزا دینا گناہوں سے بچنے میں مُعاوِن ہے کہ ایک بار نفس کو سزا ملے گی تو دوبارہ گناہ میں مبتلا ہونے سے پہلے وہ ضرور سوچے گا، مُجاہَدہ کرنے سے بندہ اپنے آپ کو چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے بچا سکتا ہے، ظلم وستم سے بَچ سکتا ہے، دل آزاری سے بَچ سکتا ہے، مسلمانوں کی حق تلفی سے بچ سکتا ہے، مُجاہَدہ کرنے سے نفس بے باک اور جری ہونے سے بچ جاتا ہے، مُجاہَدہ کرنے سے نفس کنٹرول میں رہتا ہے، مُجاہَدہ کرنے سے نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے، کئی ایسے بڑے بڑے نیک کام جو پہلے بندہ نہیں کرسکتا تھا مُجاہَدہ کرنے کے بعد ان نیک کاموں کو بَجالانا بہت آسان ہوجاتا ہے، مُجاہَدہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا سبب ہے، مُجاہَدہ آخرت کی منزلوں کو آسان کرتا ہے، مُجاہَدہ مَغْفِرت کا سبب اور جنت میں لے جانے والا کام ہے۔ وغیرہ وغیرہ

**(2) مُجاہَدہ کرنے والے بُزُرگوں کے واقعات کا مُطَالَعَہ کیجئے:** اس سلسلے میں حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنَا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی مایہ ناز تصنیف ''احیاء العلوم'' جلد ۵، صفحہ ۳۵۴ تا ۳۶۳ تک مُطالَعَہ بہت مُفِید ہے۔

**(3) ظاہری اور باطِنی گناہوں کی معلومات حاصل کیجئے:** کیونکہ گناہوں کی معلومات

---

1 ...... احیاء العلوم، ۵ / ۳۵۴۔



www.dawateislami.net

نہ ہونے کی صورت میں نفس کو کسی گناہ پر سزا دینا بہت دُشوار ہے، اس سلسلے میں مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعَہ اِن کُتُب کا مُطَالَعہ بہت مُفِید ہے: احیاء العلوم، ج ۳، باطنی بیماریوں کی معلومات، جہنم میں لے جانے والے اعمال۔ وغیرہ

**(4) روزانہ فکرِ مدینہ کیجئے، مدنی اِنعامات پر عمل کیجئے:** کہ اس سے یہ ظاہر ہوگا کہ آج کون کون سے نیک اعمال کیے ہیں، کن میں سُستی ہوئی اور نفس وشیطان نے کون کون سے گناہوں میں مبتلا کیا، پھر ان گناہوں پر نفس کو سزا دے اور آئندہ نہ کرنے کا عہد لے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح نیکیوں پر مُعَاوَنَت میں خوب مدد ملے گی۔

**(5) مدنی قافلوں میں سفر کیجئے:** تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت مدنی قافلوں میں عملی طور پر مُجَاہَدَہ کروایا جاتا ہے کہ وہ نفس جو پہلے فرائض وواجبات کی کوتاہی میں مبتلا تھا مدنی قافلوں میں اس نفس کو فرائض وواجبات کے ساتھ سُنَن ونوافل بھی ادا کرنے کا عملی طور پر جَذبہ ملتا ہے، نمازِ تہجد، اِشراق، چاشت، اَوَّابِین اور صَلَاۃُ التَّوبہ کی سَعادت نصیب ہوتی ہے، وہ نفس جو پہلے مسجد جانے سے کتراتا تھا اب اسے دن رات مسجد میں ہی گزارنے ہوتے ہیں، جو نفس علمِ دِین سے گھبراتا تھا اب اُسے مختلف اَوقات میں علمِ دِین حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

**(6) مدنی مذاکروں میں شرکت کیجئے:** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی شیخِ طریقت امیرِ اَہلسنت ابو بلال محمد الیاس عَطَّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وقتاً فوقتاً مدنی مذاکرے فرماتے ہی رہتے ہیں جن میں آپ لوگوں کے مختلف سوالات کے عِلمی و اِصلاحی جوابات عطا فرماتے ہیں، نفس وشیطان



www.dawateislami.net

کی حیلہ بازیوں سے آگاہ فرماتے اور ان سے بچنے کے طریقے ارشاد فرماتے ہیں، مُجَاہَدَۂ نفس کرواتے ہیں، مدنی ذہن بناتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہزاروں ایسے نوجوان جو پہلے نفس وشیطان کے چُنگل میں پھنسے ہوئے تھے، طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا تھے، مدنی مذاکروں میں شرکت کی برکت سے مُجَاہَدَۂ نفس کرکے کثیر گناہوں سے بچنے میں کامیاب ہوگئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی مذاکرے تحریری طور پر رسائل کی صورت میں، آڈیو ویڈیو سی ڈیز کی صورت میں مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً بھی طلب کیے جاسکتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (9)...قناعت

### قَنَاعَت کی تعریف:

❁ قَنَاعَت کا لغوی معنی قسمت پر راضی رہنا ہے اور صُوفیاء کی اصطلاح میں روز مَرَّہ استعمال ہونے والی چیزوں کے نہ ہونے پر بھی راضی رہنا قناعت ہے۔[1] ❁ حضرت محمد بن علی تِرمِذِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ''قناعت یہ ہے کہ انسان کی قسمت میں جو رِزق لکھا ہے اس پر اس کا نفس راضی رہے۔''[2] ❁ اگر تنگدستی ہونے اور حاجت سے کم ہونے کے باوجود صبر کیا جائے تو اسے بھی قناعت کہتے ہیں۔[3] ❁ قناعت کی تفصیلی تعریف یوں ہے: ''ہر وہ شخص جس کے پاس مال نہ ہو اور اسے مال کی ضرورت ہو اور اس کی حالت یہ ہو کہ مال میں رَغبت کی وجہ سے اس کی نزدیک مال کا ہونا نہ ہونے کی نِسبت

1 ......التعریفات للجرجانی، ص۱۲٦۔

2 ......الرسالۃ القشیریۃ، باب القناعۃ، ص۱۹۷۔

3 ......احیاء العلوم، ۴/ ۲۰۰۔



www.dawateislami.net

زیادہ پسندیدہ ہو لیکن یہ رغبت اس حد تک نہ پہنچی ہو کہ حُصُولِ مال کے لیے بھاگ دوڑ کرے بلکہ اگر بآسانی حاصل ہو تو خوشی سے لے لے اور اگر حاصل کرنے کے لیے محنت کرنی پڑے تو چھوڑ دے اِس حالت کو قناعت اور ایسے شخص کو قانع یعنی قناعت کرنے والے کے نام سے مَوسوم کیا جاتا ہے۔[1]

## آیتِ مبارکہ:

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿**وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَ اَقْنٰى ﴿۴۸﴾**﴾ (پ۲۷، النجم: ۴۸) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور یہ کہ اسی نے غنٰی دی اور قناعت دی۔''

**مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الاُمَّت** مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ''یعنی امیروں کو غنا، فقیروں کو صبر وقناعت بخشی یا اپنے مَحبوبوں کا دل غنی بنایا اور ظاہری قناعت عطا فرمائی، بعض امیروں کو غنا کے ساتھ قناعت بھی دی، ہَوَس سے بچایا۔''[2]

## (حدیثِ مبارکہ) قناعت پسند رب کا مَحبُوب ہے:

حضرتِ سَیِّدُنا سَعد بن اَبِی وَقّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ پرہیزگار، قناعت پسند اور گُمنام بندے کو پسند فرماتا ہے۔''[3]

## قناعت کا حکم:

**قناعت** حضور نبیِ رحمت شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ

1 ...... احیاء العلوم، ۴/ ۵۶۳ ماخوذاً۔

2 ...... نور العرفان، پارہ ۲۷، النجم، تحت الآیۃ: ۴۸۔

3 ...... مسلم، کتاب الزھد والرقائق، ص ۱۵۸۵، حدیث: ۲۹۶۵۔



www.dawateislami.net

الرِّضْوَان اور اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی مُبارک سَوغات ہے، ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس سوغات کو حاصل کرے، قناعت اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بننے، اس کی رِضا پانے، قبر وحَشر میں آسانی فراہم کرنے اور جنت میں لے جانے والا کام ہے۔

## حکایت 9 روٹی کے ٹکڑے کے سبب قناعت اختیار کرلی:

مَنقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بِن اَدہم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَکْرَم خُراسان کے مال دار لوگوں میں سے تھے۔ایک دن آپ اپنے مَحَل سے باہر دیکھ رہے تھے کہ ایک شخص پر نظر پڑی جس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا جسے وہ کھا رہا تھا، کھانے کے بعد وہ سو گیا۔آپ نے ایک غلام سے فرمایا: ''جب یہ شخص بیدار ہو تو اسے میرے پاس لانا۔'' چنانچہ اس کے بیدار ہونے پر غلام اسے آپ کے پاس لے آیا۔آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اس سے فرمایا: ''اے شخص! کیا روٹی کھاتے وقت تم بھوکے تھے؟'' اس نے عرض کی: ''جی ہاں!'' پوچھا: ''کیا اس روٹی سے تم سَیر ہو گئے؟'' عرض کی: ''جی ہاں!'' آپ نے پھر سوال کیا: ''روٹی کھانے کے بعد تمہیں اچھی طرح نیند آئی؟'' عرض کی: ''جی ہاں!'' اس کی یہ باتیں سن کر حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بِن اَدہم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَکْرَم نے دل میں سوچا: ''جب ایک روٹی سے بھی گزارہ ہو سکتا ہے تو پھر میں اتنی دنیا لے کر کیا کروں؟''[1]

## قناعت کا ذہن بنانے اور اسے اختیار کرنے کے آٹھ (8) طریقے:

(1) **قناعت کے فضائل کا مُطالَعہ کیجئے:** قناعت کے فضائل پر مُشْتَمِل چھ روایات ملاحظہ کیجئے: ❁ اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جسے اِسلام کی طرف ہدایت حاصل ہوئی

1 ......احیاء العلوم، ۴/ ۵۹۱۔



www.dawateislami.net

اس کی روزی بَقَدْرِ کِفایَت ہے اور وہ اس پر **قناعت** کرتا ہے۔ ❁ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پسندیدہ بندہ وہ فقیر ہے جو اپنی روزی پر **قناعت** اختیار کرتے ہوئے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے راضی رہے۔ ❁ قیامت کے دن ہر شخص چاہے امیر ہو یا غریب اس بات کی تمنّا کرے گا کہ اسے دنیا میں صرف بَقَدْرِ کِفایت روزی دی جاتی۔ ❁ کل بروزِ قیامت **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ منتخب اور چنے ہوئے لوگوں کو طلب فرمائے گا اور وہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ رِزق پر **قناعت** کرنے اور اُس کی تقدیر پر راضی رہنے والے ہوں گے۔ ❁ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آلِ محمد کے لیے بَقَدْرِ کِفایَت رِزق (یعنی قناعت) کی دعا فرمائی۔[1] ❁ **قناعت** ایسا خزانہ ہے جو فَنا نہیں ہوتا۔[2]

**(2) قناعت سے متعلق اَقوالِ بُزُرگانِ دِین کا مُطَالَعہ کیجئے:** ❁ علامہ ابوالقاسم عبدالکریم بن ھَوازِن قُشَیرِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نَقْل فرماتے ہیں کہ مُحتاج لوگ مُردہ ہیں سوائے اس شخص کے جسے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **قناعت** کی عزت سے زندہ رکھے۔ ❁ حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں کہ **قناعت** ایک فرشتہ ہے جو صرف مؤمن کے دل میں رہتا ہے۔ ❁ حضرت سَیِّدُنا اَبُوبَکر مَراغِی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عقل مند وہ ہے جو دُنیوی اُمور کی تدبیر **قناعت** اور لَیت ولَعَل سے کرے اور آخرت کی تدبیر حرص اور جلدی سے کرے اور دِینی مُعامَلات کی تدبیر علم اور کوشش سے کرے۔ ❁ حضرت سَیِّدُنا **ابو عبد اللّٰہ** بِن خَفِیف رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مَفقُود چیز کی اُمّید کو ترک کرنا اور موجود چیز کے

---

1 ......احیاء العلوم، ۴/ ۵۸۸۔

2 ......الزھد الکبیر للبیھقی، فصل فی بیان الزھد وانواعہ، ص ۸۸۔



www.dawateislami.net

ساتھ مال داری اختیار کرنا **قناعت** ہے۔ ❁ حضرت سَیِّدُنا وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عزت اور مالداری دونوں دوست کی تلاش میں نکلیں تو دونوں کی **قناعت** سے ملاقات ہوگئی تو وہ ٹھہر گئیں۔ ❁ حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا کہ جو شخص **قناعت** اختیار کرتا ہے وہ اَہلِ زمانہ سے آرام پاتا ہے اور تمام لوگوں سے سبقت لے جاتا ہے۔ ❁ حضرت سَیِّدُنا کَتَّانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ جو شخص حِرص کو **قناعت** کے بدلے میں فروخت کردے وہ عِزَّت اور مُرُوَّت کے ساتھ کامیابی حاصل کرتا ہے۔[1]

**(3) ربّ تعالٰی پر کامل یقین رکھیے:** دنیا وآخرت میں کامیابی کا بنیادی اُصول ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل یقین'' ہے، کیوں کہ بے یقینی کا ایک لمحہ کامیابی کے حصول کے لیے سالہا سال کی جانے والی محنت پر پانی پھیر دیتا ہے جبکہ بسا اوقات ساری زندگی ناکام ہونے والے شخص کو لمحہ بھر کا یقین کامیابی سے ہمکنار کروا دیتا ہے لہٰذا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر یقین رکھیے کیوں کہ آپ کے یقین کی قوت **قناعت** کا جذبہ بیدار کرنے میں بے حد معاوِن ثابت ہوگی۔

**(4) حسابِ قیامت سے خود کو ڈرایئے:** اگرچہ ضرورت وحاجت سے زائد مال کمانا مُباح ہے لیکن یاد رکھیے جس کا مال جتنا زیادہ ہوگا بروزِ قیامت اس کا حساب کتاب بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا، زیادہ مال ودولت والے کو کل بروزِ قیامت دشواری کا سامنا ہوگا، جبکہ قلیل مال والے لوگ جلدی جلدی حساب کتاب سے فارغ ہوجائیں گے، لہٰذا حسابِ قیامت سے خود کو ڈرایئے، اس سے بھی **قناعت** اختیار کرنے میں بھرپور مدد ملے گی۔

**(5) قناعت کی دعا کیجئے:** کہ دعا مؤمن کا ہتھیار ہے، دعا عِبادت کا مَغز ہے، یوں دعا

[1] ......الرسالۃ القشیریۃ، باب القناعۃ، ص ۱۹۶ تا ۱۹۸ ملتقطا۔



www.dawateislami.net

کیجئے: یااللہ عَزَّوَجَلَّ حضور نبی پاک صاحِبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک قناعت کے صدقے مجھے بھی قناعت کی دولت سے مالا مال فرما۔آمین

**(6) قناعت پسندوں کی صحبت اختیار کیجیے:** کہ صُحبت اثر رکھتی ہے، عموماً دیکھا گیا ہے جب بندہ فُضُول خرچ اور عیاش لوگوں کی صُحبت اختیار کرتا ہے تو وہ بھی فُضُول خرچی جیسی بیماری میں مبتلا ہوجاتا ہے اور پھر اپنی عیاشیاں پوری کرنے کے لیے حرام وناجائز طریقے سے مال کمانے لگ جاتا ہے، جس سے **قناعت** رُخصت ہوجاتی ہے، لہٰذا **قناعت** پسند لوگوں کی صُحبت اِختیار کیجئے کہ اس سے آپ کو بھی **قناعت** کی دولت نصیب ہوگی۔**قناعت** پسند اِنسان مُتَّقِی ہوتا ہے اور مُتَّقِی کی صُحبت نعمتِ اِلٰہی ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنَا اَحمد بن رَفاعِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''صاحِبِ تقویٰ کی ہم نشینی بندے پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت ہے۔''(1)

**(7) مال ودولت کی حرص کا خاتمہ کیجیے:** دُنیَوِی مال ودولت کی حِرص مُؤمن کے لیے نہایت خطرناک ہے، اگر اس کی روک تھام نہ کی جائے تو بَسا اَوقات یہ دُنیَوِی بربادیوں کے ساتھ ساتھ اُخرَوِی ہلاکتوں کی طرف بھی لے جاتی ہے، لہٰذا اسے ختم کرنے کے لیے قناعت اختیار کیجئے۔حضرت سَیِّدُنَا اِبراہیم مارِستانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا فرمان ہے: ''جس طرح قصاص کے ذریعے اپنے دُشمن سے انتقام لیا جاتا ہے اسی طرح **قناعت** اِختیار کرکے اپنی حرص سے انتقام لو۔''(2)

---

(1)......الانوار القدسیۃ فی آداب الصحبۃ، ص ۱۹۹۔

(2)......نتائج الافکار القدسیۃ، باب القناعۃ، جزء: ۳، ۲/ ۷۷۔



www.dawateislami.net

**(8) قناعت کے اَجزاء کو حاصل کیجئے:** جب اس کے اَجزاء حاصل ہوجائیں گے تو قناعت بھی خود بخود حاصل ہوجائے گی۔قناعت تین چیزوں سے مُرَکَّب ہے: عمل، صبر، عِلم۔(۱) پہلی چیز عمل ہے یعنی مَعِیشَت میں اِعتدال اور خرچ میں کِفایت اِختیار کرنا۔جو شخص قناعت میں بُزُرگی چاہتا ہے اُسے چاہیئے کہ کم خرچ کرے۔حدیثِ پاک میں ارشاد ہے: ''اَلتَّدْبِیْرُ نِصْفُ الْمَعِیْشَۃِ یعنی تدبیر سے کام لینا نصف مَعِیشَت ہے۔''[1] **(۲)** دوسری چیز صبر ہے کہ بندہ اپنے نفس پر صبر کرے اور خواہشات کو کم کرے تاکہ وہ کسی دوسرے حال میں بھی حاجت کی وجہ سے پریشان نہ ہو۔**(۳)** تیسری چیز علم ہے یہ کہ وہ اِس بات کو جان لے کہ قناعت میں عزّت اور سوال کرنے سے بچت ہے جبکہ طَمع میں ذِلّت ہی ذِلّت ہے، پس یوں حرص سے جان چُھڑالے اور قناعت کو پالے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (10)...عاجزی واِنکساری

### عاجِزی واِنکِساری کی تعریف:

لوگوں کی طبیعتوں اور اُن کے مقام ومَرتبے کے اعتبار سے ان کے لیے نرمی کا پہلو اختیار کرنا اور اپنے آپ کو حقیر وکمتر اور چھوٹا خیال کرنا عاجزی وانکساری کہلاتا ہے۔[3]

### آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ

1 ......فردوس الاخبار، ۱/ ۳۰۷، حدیث: ۲۲۴۰۔

2 ......لباب الاحیاء، ص۲۳۸ ماخوذا۔

3 ......فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۱/ ۵۹۹، تحت الحدیث: ۹۲۵ ماخوذا۔



www.dawateislami.net

وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآىِٕمِيْنَ وَالصّٰٓىِٕمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾

(پ ۲۲، الاحزاب: ۳۵) ترجمۂ کنز الایمان: بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرمانبردار اور فرمانبرداریں اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

## (حدیثِ مبارکہ) عاجزی کرنے والے کے لیے بلندی:

حضرت سَیِّدُنَا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔''(1)

## عاجزی وانکساری کا حکم:

اپنے آپ کو تکبر سے بچانا اور عاجزی وانکساری اِختیار کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے، البتہ دیگر اَخلاق کی طرح عاجزی کے بھی تین درجے ہیں: (۱) اگر عاجزی ایسی ہو جس میں

(1) ......مسلم، کتاب البر والصلۃ۔۔۔الخ، باب استحباب العفو والتواضع، ص۱۳۹۷، حدیث: ۲۵۸۸۔



www.dawateislami.net

زیادتی کی طرف مَیلان ہوتو اسے تکبر کہتے ہیں اور یہ ناجائز وحرام وجہنم میں لے جانے والا مذموم کام ہے۔ (۲) اگر عاجزی ایسی ہو جس میں کمی کی طرف مَیلان ہوتو اسے کمینگی وذِلَّت کہتے ہیں مثلاً کسی عالِمِ دِین کے پاس کوئی مُوچی آئے اور وہ اس کے لیے اپنی جگہ چھوڑ دے اور اسے اپنی جگہ بٹھائے، پھر آگے بڑھ کر اس کے جوتے سیدھے کرے اور پیچھے پیچھے دروازے تک جائے تو اس عالِم نے ذلت ورسوائی کو گلے لگایا۔ یہ ناپسندیدہ بات ہے بلکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اعتدال پسندیدہ ہے یعنی ہر حقدار کو اس کا حق دیا جائے۔ اس طرح کی عاجزی اپنے ساتھیوں اور ہم پلہ لوگوں کے ساتھ بہتر ہے۔ عام آدمی کے لیے عالِم کی طرف سے تَوَاضُع اسی قدر ہے کہ جب وہ آجائے تو کھڑے ہوکر اس کا اِستقبال کرے، خندہ پیشانی سے گفتگو کرے، اس کے سوال کا جواب دینے میں نرمی بَرتے، اس کی دعوت قبول کرے، اس کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرے اور خود کو اس سے بہتر نہ سمجھے، بلکہ دوسروں کی نسبت اپنے بارے میں زیادہ خوف رکھے نیز اسے حَقارت کی نظر سے دیکھے نہ ہی چھوٹا سمجھے، کیونکہ اسے اپنے اَنجام کی خبر نہیں۔ (۳) اگر عاجزی ایسی ہو کہ جس میں مِیانہ رَوِی ہو یعنی اپنے ہم پلہ اور کم مَرتبہ لوگوں کے ساتھ برابر کی عاجزی کرے، نہ تو خود کو ذِلَّت وکمینگی والی جگہ پر پیش کرے، نہ ہی بلندی کی طرف مِیلان ہو تو ایسی عاجزی شَرعاً مَحمُود یعنی قابلِ تعریف، باعِثِ اَجر وثواب اور جنت میں لے جانے والا کام ہے۔[1]

## حکایت 10 سَیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعَزِیز کی عاجزی واِنکِساری:

حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعَزِیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْحَسِیْب رات کے وقت کچھ لکھ رہے تھے

1 ......احیاء العلوم، ۳/ ۱۰۸۹ ماخوذا۔



www.dawateislami.net

اور آپ کے پاس ایک مہمان بھی موجود تھا۔ جب چراغ بُجھنے لگا تو مہمان نے کہا: ''میں اٹھ کر چراغ درست کر دیتا ہوں۔'' تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ''مہمان سے خدمت لینا شَرافت نہیں۔'' اس نے عرض کی: ''تو پھر خادم کو بیدار کر دیں۔'' ارشاد فرمایا: ''نہیں کیونکہ وہ ابھی ابھی تو سویا ہے۔'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خود صُراحی سے تیل نکال کر چراغ میں ڈالا۔ مہمان نے بڑے تَعَجُّب سے عرض کی: ''اے امیر المؤمنین! آپ بذاتِ خود کیوں اٹھے؟'' ارشاد فرمایا: ''میں اُٹھا تب بھی عمر تھا اور واپس آیا ہوں تب بھی عمر ہی ہوں۔''[1]

## عاجزی کا ذہن بنانے اور اپنانے کے گیارہ (11) طریقے:

**(1) عاجزی کے فضائل کا مطالعہ کیجئے:** ❁ عاجزی کرنے والے کے لیے فرشتے بلندی کی دعا کرتے ہیں۔ ❁ عاجزی کرنے والے کے لیے خوشخبری ہے۔ ❁ عاجزی کرنے والے بروزِ قیامت مِنبروں پر بیٹھے ہوں گے۔ ❁ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جسے محبوب رکھتا ہے اسے عاجزی بھی عطا فرماتا ہے۔ ❁ عاجزی کرنے والے کو ساتویں آسمان تک بلندی عطا کی جاتی ہے۔ ❁ عاجزی کرنے والے پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ رحم فرماتا ہے۔[2] مزید فضائل کے لیے حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنَا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کی مایہ ناز تصنیف ''اِحیاء العلوم'' جلد سوم، ص۹۹۹ سے مطالعہ کیجئے۔

**(2) عاجِزی سے مُتَعَلِّق بُزُرگانِ دِین کے فرامین کا مطالعہ کیجئے:** ❁ امیر المؤمنین

1 ...... الرسالۃ القشیریۃ، باب الخشوع والتواضع، ص۱۸۳۔
2 ...... احیاء العلوم، ۳/ ۱۰۰۱ ماخوذاً۔



www.dawateislami.net

سَیِّدُنا فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''بندہ جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے عاجزی اِختیار کرتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی لگام بلند کرتا ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مُقَرَّر فرشتہ کہتا ہے: اٹھ کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے بلندی عطا فرمائے۔'' ❁ اُمُّ المُؤمنین سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ''تم لوگ افضل عبادت یعنی عاجزی سے غافِل ہو۔'' ❁ سَیِّدُنا یُوسُف بِن اَسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''زیادہ کوشش اور مُجاہدے کی بَنِسبَت تھوڑی عاجزی کافی ہے۔'' ❁ سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''عاجزی یہ ہے کہ تم حق کے سامنے جُھک جاؤ اور اس کی پیروی کرو اور اگر بچے یا کسی بڑے جاہِل سے بھی حق بات سنو تو اسے قبول کرو۔'' ❁ سَیِّدُنا عبد اللّٰہ بِن مُبارَک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اصل عاجزی یہ ہے کہ تم دُنیوی نعمتوں میں اپنے سے کمتر کے سامنے بھی عاجزی کا اظہار کرو حتی کہ تم یقین کرلو کہ تمہیں دُنیوی اِعتبار سے اس پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔''(1) مزید فرامین کے لیے ''احیاء العلوم'' جلد سوم، ص ۱۰۰۲ سے مُطَالَعہ کیجئے۔

**(3) عاجزی نہ کرنے کے نقصانات پر غور کیجئے:** ❁ حضرت سَیِّدُنا قَتادہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''جس شخص کو مال، جَمال، لِباس یا علم دیا گیا پھر اس نے اس میں عاجزی اختیار نہ کی تو یہ نعمتیں قیامت کے دن اس کے لیے وَبال ہوں گی۔ ❁ حضرت سَیِّدُنا کَعْبُ الْاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ''جو بندہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت پر شکر ادا نہ کرے اور نہ ہی عاجزی کرے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس بندے سے اس کا دُنیوی نفع بھی روک دیتا ہے اور اس کے لیے جہنم کا ایک طبقہ کھول دیتا ہے، اب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے

(1) ......احیاء العلوم، ۳/ ۱۰۰۲ ملتقطاً۔



www.dawateislami.net

تو معاف کردے۔ ❁ حضرت سَیِّدُنا زِیاد نُمیرِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: ''زُہد و تقویٰ اپنانے والا عاجزی کے بغیر بے پھل درخت کی طرح ہے۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا اَبُوعلی جُوزَجانِی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ جس شخص کی ہلاکت کا ارادہ فرماتا ہے اس سے تَوَاضُع، خیرخواہی اور قناعت کو روک دیتا ہے۔''(1)

**(4) تکبر کے اَسباب وعلاج کی مَعْرِفَت حاصل کیجئے:** کیونکہ تکبر عاجزی کی ضد ہے، جب تک آپ تکبر کے اسباب کی معلومات حاصل کرکے ان کا علاج نہیں کریں گے تب تک آپ کی ذات میں عاجزی پیدا نہیں ہوگی۔تکبر کی تعریف، اَسباب اور علاج جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۳۵۲ صفحات پر مشتمل کتاب ''باطنی بیماریوں کی معلومات'' صفحہ ۲۷۵ اور ۹۷ صفحات پر مشتمل کتاب ''تکبر'' کا مطالعہ کیجئے۔

**(5) تکبر کی علامات سے خود کو بچائیے:** کہ اس طرح خود بخود عاجزی پیدا ہو جائے گی۔تکبر کی چند علامات یہ ہیں: ❁ مُنہ پُھلا لینا، تِرچھی نظروں سے دیکھنا، سر کو ایک طرف جھکانا، ❁ جب تک اس کے پیچھے چلنے والا کوئی نہ ہو وہ نہ چلے۔ ❁ متکبر دوسروں کی ملاقات کے لیے نہیں جاتا۔ ❁ متکبر اپنے قریب بیٹھنے والے سے نفرت کرتا ہے۔ ❁ متکبر مریضوں اور بیماروں کے پاس بیٹھنے سے بھاگتا ہے۔ ❁ متکبر گھر میں اپنے ہاتھ سے کوئی کام نہیں کرتا۔ ❁ متکبر گھر کا سودا خود نہیں اٹھاتا۔ ❁ متکبر ادنیٰ لباس نہیں پہنتا۔ ❁ متکبر اپنے حُسن و جمال اور طاقت وقوت پر فخر کرتا ہے۔ ❁ متکبر اپنے عِلم پر بھی تکبر کرتا ہے۔(2) واضح

---

1 ......احیاء العلوم، ۳/ ۱۰۰۴تا۱۰۰۸ملتقطا۔

2 ......احیاء العلوم، ۳/ ۱۰۴۶، ۱۰۴۷ملتقطا۔



www.dawateislami.net

رہے کہ یہ تکبر کی علامات ہیں لیکن جس میں یہ علامات پائی جائیں ضروری نہیں کہ وہ متکبر بھی ہو، اِس لیے کسی بھی مسلمان کی ذات میں اِن علامات کے ہوتے ہوئے اسے متکبر سمجھنا یا اسے متکبر کہنا شرعاً ناجائز وحرام ہے۔

**(6) اپنے صلاحیتوں کے قصیدے پڑھنے سے بچیے:** یہ خود پسندی ہے جو باطنی بیماری ہے، یہ ناجائز وممنوع وگناہ ہے، جب بندہ خود پسندی میں مبتلا ہوجاتا ہے تو پھر عاجزی واِنکساری اس سے رخصت ہوجاتی ہے، لہٰذا خود پسندی سے اپنے آپ کو بچایئے تاکہ عاجزی وانکساری پیدا ہوا۔ خود پسندی کی معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۳۵۲ صفحات پر مشتمل کتاب **''باطنی بیماریوں کی معلومات''** صفحہ ۴۲ کا مُطَالَعہ کیجئے۔

**(7) مُحَاسَبۂ نَفْس کیجئے:** عموماً بندے کے سامنے جب اس کی خوبیاں ہی بیان ہوں تو وہ تکبر میں مبتلا ہوجاتا ہے اور عاجزی نہیں کرتا کیونکہ عاجزی تو اپنی خوبیوں کو کم جاننے اور خامیوں کو زیادہ جاننے کا نام ہے۔ لہٰذا مُحَاسَبۂ نَفْس کرے کہ اِس طرح اس کی خامیاں سامنے آجائیں گی اور اس کے لیے عاجزی کرنا آسان ہوجائے گا۔ حضرت سَیِّدُنا اَبُو سُلَیمان دَارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''بندہ اس وقت تک عاجزی نہیں کرسکتا جب تک اپنے آپ کو پہچان نہ لے۔''(1)

**(8) ہر مسلمان کو اپنے سے اعلیٰ وبَرتَر جانیے:** جب بندہ اپنے آپ کو کسی سے اعلیٰ وبَرتَر جانتا ہے تو تکبر میں مبتلا ہوجاتا ہے، عاجزی اختیار نہیں کرسکتا، لہٰذا ہر مسلمان کو اپنے سے اعلیٰ وبَرتَر جانیے کہ اس طرح دل میں عاجزی وانکساری پیدا ہوگی۔ حضرت سَیِّدُنا حَسَن

(1) ......احیاء العلوم، ۳/ ۱۰۰۷۔



www.dawateislami.net

بَصْرِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو عاجزی کیا ہے؟ عاجزی یہ ہے کہ تم اپنے گھر سے نکلو تو جس مسلمان کو دیکھو اسے اپنے سے اَفضل گمان کرو۔''(1)

**(9) زبان کا قفلِ مدینہ لگائیے:** دِل کے جذبات کا اِظہار زبان سے ہوتا ہے اسی لیے زبان کو دِل کا تَرجُمان کہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جن اَفراد کے دِل عاجزی سے بَھرپور ہوتے ہیں وہ زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہیں یعنی فُضُول گفتگو سے بچتے ہوئے فقط کام کی گفتگو ہی کرتے ہیں، جبکہ عاجزی سے خالی دل رکھنے والا شخص سننے سے زیادہ دوسروں کو سنانے کی کوشش کرتا ہے دراصل یہ رویہ اپنی برتری ظاہر کرنے کے لیے اختیار کیا جاتا ہے لہٰذا اگر آپ اپنے اندر عاجزی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو زبان کا قفلِ مدینہ لگائیے۔

**(10) شکریہ کے ساتھ غلطی قبول کیجیے:** عاجزی وانکساری پیدا کرنے میں یہ بات نہایت ہی مددگار رہے، بندہ جب اپنی غلطی کو شکریہ کے ساتھ تسلیم کرتا اور اس کی اِصلاح کی کوشش کرتا ہے تو اُس کا نفس خود بخود عاجزی کرنے پر مَجبور ہو جاتا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے کبھی بھی اپنی خامیوں کا دفاع نہیں کرتے بلکہ اپنی غلطی کو قبول کر کے اس کی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں، شَیخِ طریقت اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بھی دیکھا گیا ہے کہ آپ عاجزی وانکساری کے پیکر ہیں، ہر مدنی مذاکرہ کے شروع میں خود اعلان فرماتے ہیں کہ ''**اگر بھول کرتا پائیں تو میری اِصلاح فرمائیں، مجھے آئیں بائیں شائیں کرتا، اپنے مَوقِف پر بلا وجہ اَڑتا نہیں بلکہ شکریہ کے ساتھ اپنی غلطی کو قبول کرتا پائیں گے۔**'' ہمیں بھی چاہیے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے غلطی قبول کرنے کی

---

1 ......احیاء العلوم، ۳/ ۱۰۰۵۔



www.dawateislami.net

عادت بنائیں اِس کی برکت سے ہمارے لیے عاجزی کرنا آسان ہوجائے گا۔

**(11) دوسروں میں اچھائیاں ڈھونڈ کر عاجزی کیجئے:** تکبر سے بچنے اور عاجزی اختیار کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ دوسروں کی ذات میں اچھائیاں ڈھونڈ کر دل میں عاجزی پیدا کیجئے، مثلاً: ❁ کسی جاہل کو دیکھے تو دل میں کہے: اس نے جہالت کی وجہ سے **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی ہے اور میں نے علم ہونے کے باوجود **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی ہے لٰہذا میرے مقابلے میں اس کا عُذر زیادہ قابِلِ قبول ہے۔ ❁ جب کسی عالِم کو دیکھے تو یوں کہے: ''یہ اُن باتوں کا علم رکھتا ہے جن کا مجھے علم نہیں لٰہذا میں کس طرح اِس کی برابری کرسکتا ہوں۔'' جب آدمی اپنے خاتمے کو پیشِ نظر رکھے گا تو اپنے آپ سے تکبر دُور کرنے اور عاجزی پیدا کرنے پر قادر ہوسکے گا۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (11)...تَذْکِرَۂ مَوت

### تَذْکِرَۂ مَوت کی تعریف:

خوفِ خدا پیدا کرنے، سچی توبہ کرنے، ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کرنے، دُنیا سے جان چھوٹنے، قُربِ اِلٰہی کے مَراتِب پانے، اپنے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت حاصِل کرنے کے لیے موت کو یاد کرنا تذکرۂ موت کہلاتا ہے۔

### آیتِ مبارکہ:

**اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ﴾ (پ۱۷،

1 ......احیاء العلوم، ۳/۱۰۷٦۔



www.dawateislami.net

الانبیاء:۳۵) ترجمۂ کنز الایمان: ''ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔''

## (حدیثِ مبارکہ) لذتوں کو ختم کرنے والی موت کی یاد:

حضرت سَیِّدُنا ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''لذتوں کوختم کرنی والی (موت) کوزیادہ یادکیا کرو۔''(1) یعنی موت کو یاد کرکے لذتوں کو بدمزہ کردو تاکہ ان کی طرف طبیعت مائل نہ ہواورتم یکسوئی کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف مُتَوَجِّہ ہوجاؤ۔(2)

## تذکرۂ موت کا حکم:

موت کو یادکرنے کی چارصورتیں ہیں: (1) اگرکوئی شخص دُنیوی مال ودولت میں مگن ہوکراس کے چھوٹ جانے کی وجہ سے موت کو یاد کرتا ہے جس کی وجہ سے وہ موت کی مَذَمَّت میں مشغول ہوجاتا ہےاور اِس طرح موت کو یاد کرنا اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مزید دُور کردیتا ہےتو یہ تذکرۂ موت ناجائز اور مَمنُوع ہے۔البتہ اگر وہ اس لیے موت کو یاد کرتا ہے تاکہ دنیوی نعمتوں میں اس کی دلچسپی نہ رہے اور لذتیں بدمزہ ہوجائیں تو یہ تذکرۂ موت شرعاًمذموم نہیں بلکہ باعث اجروثواب ہے۔(2) اگرکوئی شخص موت کواس لیے یادکرتا ہے تاکہ دل میں خوفِ خدا پیدا ہواور یوں اسے سچی توبہ نصیب ہوجائے تو یہ تذکرۂ موت شرعاًجائز اور باعِثِ اَجروثواب ہےاوراگر یہ شخص موت کواس خوف کی وجہ سے ناپسند کرتا ہے کہ کہیں سچی توبہ سے پہلے یا سامانِ آخرت کی تیاری سے پہلے موت نہ آجائے تو ایسا

1 ......ابن ماجۃ، کتاب الزھد، باب ذکر الموت والاستعداد، ۴/۴۹۵، حدیث: ۴۲۵۸۔

2 ......احیاء العلوم، ۵/ ۴۷۷۔



www.dawateislami.net

کرنا قابلِ گرفت نہیں۔ (3) اگر کوئی شخص موت کو اس لیے یاد کرتا ہے کیونکہ موت اپنے محبوب ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کا وعدہ ہے اور محبت کرنے والا محبوب سے ملنے کا وعدہ کبھی نہیں بُھولتا اور عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ موت دیر سے آتی ہے لہٰذا یہ شخص موت کی آمد کو پسند کرتا ہے تا کہ نافرمانی کے اس گھر سے جان چھوٹے اور قُربِ الٰہی کے مَرتبہ پر فائز ہو سکے تو یہ تذکرۂ موت بھی جائز، شرعاً مَحمود یعنی قابلِ تعریف اور باعِثِ اجر و ثواب ہے۔[1] (4) اگر اَحکامِ شَرعِیّہ کے مُوافِق زندگی گزارنے والا، فرائِض و واجِبات و سُنَن کا پابند کوئی شخص اس لیے موت کو یاد کرتا اور اس کی تمنا کرتا ہے کہ موت کے وقت یا قبر میں میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نصیب ہوگی تو یہ تذکرۂ موت بھی شرعاً مَحمود یعنی قابلِ تعریف اور باعِثِ اَجر و ثواب ہے۔

سکرات میں گر روئے محمد پہ نظر ہو ...... ہر موت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مزہ دے

نبی کے عاشقوں کو موت تو انمول تحفہ ہے ...... کہ اُن کو قبر میں دیدارِ شاہِ انبیاء ہوگا

ہے تمنائے عطار یا ربّ ان کے جلوؤں میں یوں موت آئے

جھوم کر جب گرے میرا لاشہ تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

(5) حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''ہر حال میں موت کو یاد کرنے میں ثواب اور فضیلت ہے اور یہ ثواب اور فضیلت دنیا میں مگن شخص بھی موت کو یاد کرکے پا سکتا ہے اس طرح کہ دنیا سے اَلگ تھَلگ رہے تا کہ دنیاوی نعمتوں میں دلچسپی نہ رہے اور لذتیں بدمزہ ہو جائیں کیونکہ ہر وہ لذت و خواہش جو انسان کے لیے

1 ......احیاء العلوم، ۵/ ۵۷ ملخصاً۔



www.dawateislami.net

بدمزہ ہو وہ اَسبابِ نَجات میں سے ہے۔‘‘[1]

## حکایت 11 موت کی یاد:

حضرتِ سَیِّدُنا سالِم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْحَاکِم فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مُلکِ روم سے کچھ قاصِد حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عبدالعَزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْحَسِیْب کے پاس آئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ’’جب تم لوگ کسی کو اپنا بادشاہ بناتے ہو تو اس کا کیا حال ہوتا ہے؟‘‘ کہا: جب ہم کسی کو اپنا بادشاہ بناتے ہیں تو اس کے پاس ایک گورکن (یعنی قبر کھودنے والا) آکر کہتا ہے: ’’اے بادشاہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ تیری اِصلاح فرمائے! جب تجھ سے پہلا بادشاہ تخت نشین ہوا تو اس نے مجھے حکم دیا: میری قبر اس اس طرح بنانا اور مجھے اس طرح دفن کرنا۔‘‘ چنانچہ قبر تیار کرلی گئی۔ پھر اس کے پاس کفن فروش آکر کہتا ہے: اے بادشاہ! اللہ تیری اِصلاح فرمائے! جب تجھ سے پہلا بادشاہ تخت نشین ہوا تو اس نے مرنے سے قبل ہی اپنا کفن، خوشبو اور کافور وغیرہ خرید لیا پھر کفن کو ایسی جگہ لٹکا دیا گیا جہاں ہر وقت نظر پڑتی رہے اور موت کی یاد آتی رہے۔‘‘ اے مسلمانوں کے امیر! ہمارے بادشاہ تو اس طرح موت کو یاد کرتے ہیں۔ رومی قاصد کی یہ بات سن کر حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر نے فرمایا: ’’دیکھو! جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملنے کی امید بھی نہیں رکھتا وہ موت کو کس طرح یاد کرتا ہے، اسے بھی موت کی کتنی فکر ہے؟‘‘ اس واقعہ کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت زیادہ بیمار ہوگئے اور اسی بیماری کی حالت میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوگیا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین[2]

---

1 ……اِحیاء العلوم، ۵/ ۷۷۴۔

2 ……عیون الحکایات، حصہ دوم، ص ۳۸۰۔



www.dawateislami.net

## تذکرۂ موت کا ذہن بنانے اور کرنے کے گیارہ (11) طریقے:

**(1) موت سے متعلق روایات کا مطالعہ کیجئے:** چند روایات یہ ہیں: ❁ اگر جانور موت کے بارے میں وہ کچھ جان لیتے جو انسان جانتا ہے تو تمہیں کھانے کے لیے کوئی موٹا جانور نہ مل پاتا۔ ❁ جو دن رات میں بیس مرتبہ موت کو یاد کرے اسے شہیدوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ ❁ موت مؤمن کے لیے تحفہ ہے۔ ❁ موت ہر مسلمان کے لیے کفارہ ہے۔ ❁ موت کو زیادہ یاد کرو کہ یہ گناہوں کو مٹاتی اور دنیا سے بے رغبت کرتی ہے۔ ❁ جُدائی ڈالنے کے لیے موت ہی کافی ہے۔ ❁ نصیحت کے لیے موت ہی کافی ہے۔ ❁ موت کو زیادہ یاد کرنے اور اس کی زیادہ تیاری کرنے والے لوگ عقل مند ہیں۔[1]

**(2) موت سے مُتَعَلِّق اَقوالِ بُزُرگانِ دِین کا مُطَالَعہ کیجئے:** چند اقوال یہ ہیں: ❁ حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصْرِی عَلَیْهِ رَحمَةُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''موت نے دنیا کو رُسوا کر کے کسی عقل مند کے لیے کوئی خوشی نہ چھوڑی۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا رَبِیع بِن خُثَیم رَحمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ''مؤمن موت سے بہتر کسی غائب چیز کا انتظار نہیں کرتا، نیز فرمایا کرتے کہ میری موت کی خبر کسی کو مت دینا اور مجھے تیز تیز میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لے چلنا۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا محمد بن سِیرِین عَلَیْهِ رَحمَةُ اللهِ الْمُبِیْن کے سامنے جب موت کا ذکر کیا جاتا تو آپ کے جسم کا ہر حصہ سُن ہو جاتا۔ ❁ حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن عبد العَزِیز عَلَیْهِ رَحمَةُ اللهِ الْحَسِیْب روزانہ رات کے وقت عُلَماء کو جمع کرتے پھر آپس میں مل کر قبر و آخرت اور موت کے بارے میں گفتگو کرتے پھر سب یوں روتے گویا ان کے سامنے جنازہ موجود ہے۔

---

1 ...... احیاء العلوم، ۵/ ۷۷ ملخصا۔



www.dawateislami.net

۞ حضرت سیِّدُنا اِبراہیم تَیمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''دو چیزوں نے مجھ سے دنیا کی لذتیں چُھڑا دیں، ایک موت کی یاد نے اور دوسرا بارگاہِ الٰہی میں کھڑے ہونے نے۔''

۞ حضرت سیِّدُنا کَعبُ الْاَحْبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ''جو شخص موت کو پہچان لیتا ہے اس پر دنیا کی مُصیبتیں اور غَم ہلکے ہو جاتے ہیں۔''(1)

**(3) موت کو اپنے سامنے سمجھتے ہوئے یاد کیجئے:** امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''موت کو یاد کرنے کا فائدہ اس طریقے سے پہنچ سکتا ہے کہ موت کو اپنے سامنے سمجھتے ہوئے یاد کرے اور اس کے علاوہ ہر چیز کو اپنے دل سے نکال دے جیسے کوئی شخص خطرناک جنگل میں سفر کا ارادہ کرے یا سمندری سفر کا ارادہ کرے تو بس اسی کے بارے میں غور وفکر کرتا رہتا ہے، لہٰذا جب موت کی یاد کا تعلق دل سے براہِ راست ہوگا تو اس کا اثر بھی ہوگا اور علامت یہ ہوگی کہ دنیا سے دل اتنا ٹوٹ چکا ہوگا کہ دنیا کی ہر خوشی بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔''(2)

**(4) موت کی یاد پختہ کرنے والے اَقوال کا مطالعہ کیجئے:** تین اقوال یہ ہیں: ۞ حضرت سیِّدُنا اَبُو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''جب تم مُردوں کو یاد کرو تو اپنے آپ کو بھی انہی میں شمار کرو۔'' ۞ حضرت سیِّدُنا **عبداللہ** بِن مَسعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''خوش قسمت ہے وہ شخص جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔'' ۞ حضرت سیِّدُنا عُمَر بِن عبد العَزِیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: ''تم اس بات میں غور وفکر کیوں نہیں کرتے کہ روزانہ صبح شام کسی نہ کسی کو بارگاہِ الٰہی کے لیے تیار کرتے رہو اور اسے گڑھے

---

1 ......احیاء العلوم، ۵ / ۴۷۹، ۴۸۰ ملتقطا۔

2 ......احیاء العلوم، ۵ / ۴۸۲۔



www.dawateislami.net

میں ڈال دیتے ہو حالانکہ مٹی اس کا تکیہ بن جاتی ہے، دوست اَحباب پیچھے رہ جاتے ہیں اور اَسباب ختم ہوجاتے ہیں۔‘‘(1)

**(5) جنازوں میں شرکت کیجئے:** یہ بھی موت کو یاد کرنے اور اس کی یاد کو پختہ کرنے نیز آخرت کی تیاری کرنے میں بہت مُعاوِن ہے، جب کوئی جنازوں میں شرکت کرتا ہے تو اسے اپنی موت یاد آجاتی ہے، اس کا دل نرم ہوجاتا ہے، دل کی سختی دور ہوجاتی ہے، اسے نیکیوں سے محبت اور گناہوں سے نفرت ہونے لگتی ہے، وہ یہ تصور کرتا ہے کہ آج اس شخص کا جنازہ میں پڑھ رہا ہوں کل میرا جنازہ میرے دوست پڑھ رہے ہوں گے، یوں وہ توفیق الٰہی سے اپنی آخرت کی تیاری میں لگ جاتا ہے۔

جنازہ آگے بڑھ کر کہہ رہا ہے اے جہاں والو!
مرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

**(6) قبرستان جانے کی عادت بنائیے:** یہ عمل بھی موت کی یاد کو پختہ کرنے میں بہت مفید ہے، خود **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی زیارتِ قبور کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے، زیارتِ قبور سے یہ مدنی ذہن بنتا ہے کہ آج ان لوگوں کا یہ ٹھکانہ ہے، کل میرا بھی یہی ٹھکانہ ہوگا، ان قبروں میں سے کئی ایسی قبریں ہوں گی جو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوں گی اور کئی جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا، نجانے میری قبر جنت کا باغ ہوگی یا جہنم کا گڑھا؟ یوں وہ موت کی یاد اور آخرت کی تیاری کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔

**(7) موت سے متعلق کتب ورسائل کا مطالعہ کیجئے:** موت اور اس کی یاد کو پختہ کرنے،

1 ......احیاء العلوم، ۵ / ۲۸۳۔



www.dawateislami.net

فکرِ آخرت پیدا کرنے، دُنیوی لذتوں کو ختم یا کم کرنے، آخرت کی تیاری کا مدنی ذہن دینے والی مکتبۃ المدینہ کی چند مطبُوعہ کُتُب ورَسائل کے نام یہ ہیں: ❁ نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں ❁ جہنم میں لے جانے والے اعمال ❁ دنیا سے بے رغبتی اور اُمیدوں کی کمی ❁ احیاءالعلوم، جلد پنجم ❁ جہنم کے خطرات ❁ آئینہ عبرت ❁ قبر میں آنے والا دوست ❁ توبہ کی روایات وحکایات ❁ خوفِ خدا ❁ قبر کھل گئی ❁ مُردہ بول اٹھا ❁ بدنصیب دولہا ❁ بُرے خاتمے کے اسباب ❁ چار سنسنی خیز خواب ❁ قبر کی پہلی رات ❁ قبر والوں کی 25 حکایات ❁ قیامت کے امتحان ❁ قبر کے امتحان ❁ مُردے کے صدمے۔

**(8) عبرت ناک واقعات کا مُطَالَعہ یا مُشَاہَدہ کیجئے:** اگر ہم معاشرے، شہر، ملک یا دیگر مَمَالِک پر غور کریں یا ان کے متعلق خبریں پڑھیں تو ہم پر ظاہر ہوگا کہ آئے دن کوئی نہ کوئی ایسا واقعہ پیش آتا ہی رہتا ہے جو ہمیں موت کی یاد دلاتا ہے، روزانہ بیسیوں ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں، کئی لوگوں کی اَموات ہوجاتی ہیں، کئی لوگ مَعذور ہوجاتے ہیں، قدرتی آفات جیسے طوفان، زَلزلے اور سیلاب وغیرہ کے واقعات بھی پیش آتے ہی رہتے ہیں جن میں بَسا اَوقات ہزاروں لاکھوں لوگوں کی جانیں چلی جاتی ہیں، یہ سب واقعات ہمیں موت کی یاد دلاتے ہیں۔ موت کی یاد اور فکرِ آخرت پیدا کرنے کے لیے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطاری مدَّظِلُّہُ العَالِی کے مدنی چینل پر نشر کیے گئے سلسلے ''عبرت ناک خبریں'' کی ویڈیوز دیکھنا بھی بہت مفید ہے۔

**(9) موت کے بعد پیش آنے والے حالات پر مُشْتَمِل کُتُب کا مُطَالَعہ کیجئے:** اس کے



www.dawateislami.net

لیے مکتبۃ المدینہ کی مَطبوعہ ۳۲۴ صفحات پر مشتمل کتاب ''152 رحمت بھری حکایات'' کا مُطَالَعہ بہت مُفید ہے، جس میں تقریباً ۹۲ بزرگوں کے موت کے بعد پیش آنے والے حالات کو بیان کیا گیا ہے۔

**(10) موت کے موضوع پر ہونے والے بیانات سنیے:** شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے درج ذیل آڈیو، ویڈیو بیانات کو سننا بہت مفید ہے:

❁ موت کی سختیاں ❁ بیکسی کی موت ❁ جوان موت ❁ اچھی بُری موت ❁ موت کی منظر کشی ❁ موت کی سختی ❁ موت کا انتظار ہے دنیا ❁ اموات سے عبرت حاصل کیجئے ❁ موت آ کر رہے گی ❁ موت سے فرار کہاں؟ ❁ عبرتناک موتیں ❁ بادشاہوں کی موت ❁ قبر کی پہلی رات ❁ قبر کی تباہ کاریاں ❁ قبر کی پکار ❁ زمین کھا گئی نوجواں کیسے کیسے؟ ❁ ڈھل جائے گی یہ جوانی ❁ شِکَستہ کھوپڑی ❁ قبر کا سلوک ❁ مُردے کی پکار ❁ اہلِ قبر کی سرگزشت ❁ قبر کا اندرونی مَنظَر ❁ قبر کے شُعلے ❁ قبروں کے مَناظِر ❁ بُرے خاتمے کے اسباب ❁ مَلَکُ الْمَوْت کے نُمائندے ❁ بادشاہوں کی ہڈیاں ❁ مُردے کے صَدمے۔

**(11) دنیا سے چلے جانے والے لوگوں کے احوال کو یاد کیجئے:** موت کو یاد کرنے کا سب سے مفید طریقہ یہ ہے کہ بندہ اس دنیا سے چلے جانے والے چہروں، صورتوں اور ان کے مرنے اور مٹی کے نیچے دفنائے جانے کو یاد کرے نیز ان کے حالات اور عُہدوں کو یاد کرے اور غور کرے کہ کس طرح مٹی میں ان کی حسین صورتیں ملیا میٹ ہو چکی ہیں، کس



www.dawateislami.net

طرح قبروں میں اُن کے اَجزا بِکھر چکے ہیں، کس طرح ان کی عورتیں بیوہ اور بچے یتیم ہوگئے، کس طرح ان کا مال خرچ کیا گیا اور ان کی بنائی ہوئی عمارتیں اور بَسائی ہوئی محفلیں بے رونق ہوگئیں، کس طرح وہ اپنی جوانی پر بھروسا اور لَہْوو لَعِب میں مبتلا ہوکر جلد آنے والی موت سے غافِل تھے، وہ جن ہاتھوں اور پاؤں سے دنیا جمع کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے تھے اب ان کے وہی ہاتھ پاؤں اور جوڑ علیحدہ علیحدہ چکے ہیں، جس زبان کے ذریعے وہ گفتگو کیا کرتے تھے اب اس زبان کو کیڑے کھا چکے ہیں، جن دانتوں سے وہ ہنسا کرتے تھے اب مٹی اُن کے دانتوں کو کھا چکی ہے، وہ اپنی موت سے غافل مَرنے سے پہلے سالہا سال کی جمع پُونجی میں لگے ہوئے تھے کہ خبر ہی نہ ہوئی اور موت آ گئی، مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کی صورت ظاہر ہوئی اور بغیر مُہلَت دیے اُن کی رُوح قبض کر لی گئی۔ یہ سب تَصَوُّر کرنے کے بعد وہ سوچے گا کہ میں بھی تو ان کے جیسا ہوں اور میری غفلت بھی ان کی غفلت جیسی ہے اور عنقریب میرا بھی وہی انجام ہوگا جو اِن سب کا ہوا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (12)... حُسْنِ ظَنّ

### حُسْنِ ظَنّ کی تعریف:

کسی مسلمان کے بارے میں اچھا گمان رکھنا ''حُسْنِ ظَنّ'' کہلاتا ہے۔

### آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًاۙ-وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ(۱۲)﴾ (پ۱۸، النور: ۱۲) ترجمۂ کنزالایمان:



www.dawateislami.net

''کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گُمان کیا ہوتا اور کہتے یہ کُھلا بُہتان ہے۔'' اس آیت کے تحت تفسیرِ خزائن العرفان میں ہے: ''مسلمان کو یہی حکم ہے کہ مسلمان کے ساتھ نیک گُمان کرے اور بدگُمانی ممنوع ہے۔''(1)

## (حدیثِ مبارکہ) مسلمان کے ساتھ حسن ظن رکھنے کی حرمت:

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بِن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی رحمت شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو طواف کرتے ہوئے یہ فرماتے سنا: ''(اے کعبہ!) تو کتنا پاکیزہ ہے، تیری خوشبو کتنی پاکیزہ ہے، تو کتنا مُعَظَّم ہے، تیری حُرمت کتنی زیادہ ہے، لیکن اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ایک مؤمن، اس کے مال، اس کے خون، اس کے ساتھ حُسنِ ظَنّ رکھنے کی حُرمَت تیری حُرمَت سے بھی زیادہ ہے۔''(2)

## حُسنِ ظَنّ کا حکم:

مُفَسِّرِ قرآن صَدرُ الاَفاضِل مَولانا مُفتی نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ''حُسنِ ظَن کبھی تو وَاجِب ہوتا ہے جیسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا اور کبھی مُستَحَب جیسے کسی نیک مؤمن کے ساتھ نیک گمان کرنا۔''(3) عَلَّامَہ عَبدُ الغَنِی نَابُلُسی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''جب کسی مسلمان کا حال پوشیدہ ہو (یعنی اس کے نیک وبد ہونے کا علم نہ ہو تو) تو اُس سے حُسنِ ظَنّ رکھنا مُستَحَب اور اُس کے بارے میں بدگمانی کرنا حرام ہے۔''(4)

---

1 ...... خزائن العرفان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۱۲۔

2 ...... ابن ماجه، کتاب الفتن، باب حرمة دم المؤمن وماله، ۲/ ۳۱۹، حدیث: ۳۹۳۲۔

3 ...... خزائن العرفان، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ ۱۲۔

4 ...... الحدیقة الندیة، ۲/ ۱۰ ملخصا۔



www.dawateislami.net

## حکایت 12 حُسنِ ظَن کی بَرَکت سے شِفا مِل گئی:

منقول ہے کہ ایک بار ڈاکوؤں کی ایک جماعت لوٹ مار کے لیے نکلی، اسی دوران اُنہوں نے رات ایک مسافر خانے میں قیام کِیا اور وہاں یہ ظاہر کیا کہ ہم لوگ راہِ خدا کے مسافر ہیں۔ مسافر خانے کا مالِک نیک آدمی تھا اُس نے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کی نیت سے ان کی خوب خدمت کی، صبح وہ ڈاکو کسی طرف روانہ ہوگئے اور لوٹ مار کر کے شام کو واپَس وَہیں آ گئے۔ گزشتہ شب مسافر خانے والے کے جس لڑکے کو (اُنہوں نے) چلنے پھرنے سے معذور دیکھا تھا وہ آج بِلاتَکَلُّف یعنی بغیر کسی تکلیف کے چَل پھر رہا تھا! اُنہوں نے تَعَجُّب کے ساتھ مسافر خانے والے سے پوچھا: ''کیا یہ وہی کل والا معذور لڑکا نہیں؟'' اُس نے بڑے احترام سے جواب دیا: ''جی ہاں! یہ وہی ہے۔'' پوچھا: ''یہ کیسے صحت یاب ہوگیا؟'' جواب دیا: ''یہ سب آپ جیسے راہِ خدا کے مسافِروں کی بَرَکت ہے، بات یہ ہے کہ آپ لوگوں نے جو کھایا تھا اُس میں سے کچھ بچ گیا تھا، ہم نے آپ حضرات کا جُوٹھا کھانا بہ نیت شِفا اپنے معذور بچے کو کِھلایا اور جھوٹے پانی سے اس کے بدن پر مالش کی، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ جیسے نیک بندوں کے جھوٹے کھانے اور پانی کی برکت سے ہمارے معذور بچے کو شِفاء عطا فرمادی۔'' جب ڈاکوؤں نے یہ سُنا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، روتے ہوئے کہنے لگے: ''یہ سب آپ کے حسنِ ظن کا نتیجہ ہے ورنہ ہم تو سخت گنہگار لوگ ہیں، سنو ہم راہِ خدا کے مسافر نہیں ڈاکو ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اِس کرم نوازی نے ہمارے دلوں کی دُنیا زِیر و زَبَر کردی، ہم آپ کو گواہ بنا کر توبہ کرتے ہیں۔'' چنانچہ اُن ڈاکوؤں نے تائِب ہوکر نیکی کا راستہ اپنالیا اور مرتے دم تک توبہ پر ثابت قدم رہے۔[1]

1 ...... کتاب القلیوبی، ص ۲۰۔



www.dawateislami.net

## حُسنِ ظَن کا ذِہن بنانے اور حُسنِ ظَن قائم کرنے کے نو(9) طریقے:

**(1) حُسنِ ظَن کے فوائِد پیشِ نظر رکھیے:** ❁ حُسنِ ظَن ایک جائز وحلال، باعِثِ اجر وثواب وجنت میں لے جانے والا کام ہے۔ ❁ حُسنِ ظَن سے اِحترامِ مُسلِم پیدا ہوتا ہے۔ ❁ حُسنِ ظَن سے بدگمانی دُور ہوجاتی ہے۔ ❁ حُسنِ ظَن سے دِلی کینہ دُور ہوجاتا ہے۔ ❁ حُسنِ ظَن سے بُغض اور حَسَد دُور ہوتا ہے۔ ❁ حُسنِ ظَن سے دل میں مسلمانوں کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ ❁ حُسنِ ظَن سے ناجائز دشمنی ختم ہوجاتی ہے۔ ❁ حُسنِ ظَن سے بدلہ لینے کی چاہَت ختم ہوتی ہے۔ ❁ حُسنِ ظَن سے عَفْوو دَرگُزر کی سَعادَت نصیب ہوتی ہے۔ ❁ حُسنِ ظَن سے سُکُونِ قلب نصیب ہوتا ہے۔ ❁ حُسنِ ظَن کرنے سے بندہ غیبت سے بچ جاتا ہے۔ ❁ حُسنِ ظَن کرنے سے آپس میں محبت بڑھتی اور نَفرت ختم ہوتی ہے۔ ❁ حُسنِ ظَن کرنے میں مسلمانوں کی عِزَّت کا تَحَفُّظ ہے۔ ❁ حُسنِ ظَن کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس میں کوئی نقصان نہیں۔ چنانچہ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه فرماتے ہیں: ”حُسنِ ظَن میں کوئی نقصان نہیں اور بدگُمانی میں کوئی فائدہ نہیں۔“(1)

**(2) بدگمانی کی ہلاکتوں ونقصانات پر غور کیجیے:** ❁ بدگمانی ایک ناجائز وحرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ❁ بدگمانی سے اِحترامِ مُسلِم ختم ہوجاتا ہے۔ ❁ بدگمانی حُسنِ ظَن کی دشمن ہے۔ ❁ بدگمانی بدترین جُھوٹ ہے۔ ❁ بدگمانی سے دِلی کینہ پیدا ہوجاتا ہے۔ ❁ بدگمانی سے بُغض اور حَسَد پیدا ہوتا ہے۔ ❁ بدگمانی سے دل میں مسلمانوں کی

(1)...... بدگمانی، ص ۴۲۔



www.dawateislami.net

نفرت پیدا ہوتی ہے۔ ❁ بدگمانی سے ناجائز دشمنی پیدا ہوجاتی ہے۔ ❁ بدگمانی سے بدلہ لینے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ ❁ بدگمانی عَفْوو دَرگُزَر کی سعادت سے محروم کردیتی ہے۔ ❁ جس نے اپنے مسلمان بھائی سے بُرا گُمان رکھا اس نے اپنے ربّ سے بُرا گمان رکھا۔ ❁ بدگمانی سے سُکُونِ قَلْب رَفْع یعنی ختم ہوجاتا ہے۔ ❁ بدگمانی کرنے سے بندہ غیبت میں بھی مُبتلا ہوجاتا ہے۔ ❁ بدگمانی کرنے سے آپس میں نفرت بڑھتی اور محبت ختم ہوتی ہے۔ ❁ بدگمانی کرنے میں مسلمانوں کی عِزّت کی پامالی بھی ہے۔ ❁ بدگمانی کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں۔ چنانچہ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانی دعوتِ اسلامی حضرت عَلاَّمہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ''حُسنِ ظَن میں کوئی نقصان نہیں اور بدگُمانی میں کوئی فائدہ نہیں۔''(1)

**(3) مسلمان بھائیوں کی خوبیوں پر نظر رکھیے:** اس سے حُسنِ ظَن کی دولت نصیب ہوگی کیونکہ جو بندہ اپنے مسلمان بھائیوں کی خامیوں پر نظر رکھتا ہے وہ عموماً بدگمانی میں مبتلا ہوجاتا ہے، ویسے بھی ایک حقیقی مسلمان کے لیے خوش نظر ہونا سَعَادَت مَندی کی بات ہے کہ وہ حَتَّی الْمَقْدُور مسلمان بھائیوں کی اچھائیوں پر ہی نظر رکھتا ہے۔

عیبوں کو ڈھونڈتی ہے عیب جو کی نظر
جو خوش نظر ہیں وہ ہنر و کمال دیکھتے ہیں

**(4) دِل کو وَسوَسوں سے پاک کیجیے:** وسوسے شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں اور شیطان کبھی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ کوئی مسلمان اپنے دوسرے مسلمان کے بارے میں حُسنِ

---

(1) ......بدگمانی، ص ۴۲۔



www.dawateislami.net

ظَن کرے بلکہ اس کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ میں کسی طرح اس کے دل میں اس کے بھائی کے مُتَعلِّق گندے خیالات اور وسوسے پیدا کرکے اسے بدگمانی میں مبتلا کردوں جس کے سبب یہ دیگر باطنی بیماریوں میں مبتلا ہوکر اپنی دنیا وآخرت کو تباہ وبرباد کردے، جب بھی کسی مسلمان کی بدگمانی کا وسوسہ پیدا ہو تو ''لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم'' پڑھیے۔

**(5) اپنی اِصلاح کی کوشش جاری رکھیے:** جو شخص اپنی اِصلاح کی کوشش جاری رکھتا ہے وہ دیگر مسلمانوں کے بارے میں بدگمانی سے کام نہیں لیتا بلکہ اچھا گمان رکھتا ہے۔ عربی مَقُولہ ہے: اِذَا سَاءَ فِعْلُ الْمَرْءِ سَاءَتْ ظُنُوْنُہٗ یعنی جب کسی کے کام بُرے ہوجائیں تو اس کے گمان بھی بُرے ہوجاتے ہیں۔''[1]

**(6) اپنے آپ کو تَجَسُّس سے بچائیے:** تَجَسُّس یعنی مسلمانوں کی ٹوہ میں لگے رہنا بھی بدگمانی کی طرف لے جانے والی ایک سیڑھی ہے، جب بندہ ہر وقت اس چکر میں رہے کہ کون کیا کررہا ہے تو پھر شیطان بھی اس کے دل میں طرح طرح کے بُرے خیالات پیدا کرتا رہتا ہے اور وہ بدگمانی کا شکار ہوکر حُسنِ ظَن سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

**(7) بدگمانوں کی صحبت سے دُور رہیے:** جب بندہ ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرتا ہے جو دیگر مسلمانوں کے بارے میں بدگمانی سے بھرپور کچھ نہ کچھ اظہارِ خیال کرتے ہی رہتے ہیں تو اُن کا اَثر اِس پر بھی ہوجاتا ہے اور پھر یہ بھی بدگمانی میں مبتلا ہوجاتا ہے، اس سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی سے گفتگو کرتے ہوئے تیسرے شخص کے بارے میں کلام ہی نہ کیا جائے یا کیا بھی جائے تو اچھا کلام کیا جائے، اسی طرح بے فائدہ کلام یا کام کو ترک کردیا

---

[1] ...... بدگمانی، ص ۳۳۔



www.dawateislami.net

جائے۔فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے:''اِنسان کے اسلام کی خوبیوں میں سے ہے کہ جو نَفع نہ دے اسے چھوڑ دے۔''(1)

**(8) بدگمانی سے بچتے ہوئے حُسنِ ظَن کے مواقع تلاش کیجئے:** چند مَواقع یہ ہیں: ❁ آپ کی دعوت میں نہ پہنچنے والے اسلامی بھائی نے ملاقات ہونے پر اپنا کوئی عُذر پیش کیا تو حُسنِ ظَن سے کام لیتے ہوئے اس کے عُذر کو قبول کر لیجئے۔ ❁ آپ نے اپنی اولاد کو کوئی کام بولا وہ نہ کرسکی تو حُسنِ ظَن سے کام لیجئے کہ ہوسکتا ہے اُن کے ذہن سے نکل گیا ہو۔ ❁ کسی کو فون کیا اور وہ نہ اٹھائے تو حُسنِ ظَن سے کام لیجئے کہ ہوسکتا ہے وہ کہیں مَصرُوف ہو۔ ❁ اسی طرح آپ کے میسیج کا جواب نہ آئے تو یوں حُسنِ ظَن کیجئے کہ ہوسکتا ہے ابھی تک انہوں نے میسیج ہی نہ پڑھا ہو، یا پڑھنے کے بعد ان کے ذہن سے نکل گیا ہو۔ ❁ آپ نگران ہیں، ماتحت نہ آیا یا لیٹ ہوگیا تو حُسنِ ظَن سے کام لیجئے کہ بس لیٹ ہوگئی ہوگی، یا ہوسکتا ہے اس کے ساتھ کوئی مسئلہ پیش آ گیا ہو، یا ہوسکتا ہے اس کی طبیعت ناساز ہو۔ ❁ آپ نے کسی کو بلایا اس نے توجہ نہ دی تو حُسنِ ظَن کر لیجئے کہ ہوسکتا ہے اس تک آپ کی آواز پہنچی ہی نہ ہو۔ ❁ آپ نے کسی کو کھانے کی دعوت دی، اس نے قبول نہ کی تو حُسنِ ظَن سے کام لیجئے کہ ہوسکتا ہے اس نے پہلے ہی کھانا کھا لیا ہو، یا ہوسکتا ہے اس کا نفلی روزہ ہو۔ ❁ دو افراد سرگوشی کر رہے ہوں تو حُسنِ ظَن سے کام لیجئے کہ ہوسکتا ہے کوئی ضروری گفتگو کر رہے ہوں۔ ❁ کسی نے قرض لیا اور رابطے میں نہیں آ رہا تو حُسنِ ظَن سے کام لیجئے کہ ہو سکتا ہے کہیں مَصروف ہوگا۔ اَلْغَرَض والدین و اولاد، بھائی و بہن، زوج و زَوجہ، ساس و بہو،

(1)......ترمذی، کتاب الزھد، باب: ۱۱، ۴/۱۴۲، حدیث: ۲۳۲۴۔



www.dawateislami.net

سُسَر و داماد، نند و بھاوج بلکہ تمام اہلِ خانہ و خاندان نیز اُستاد و شاگرد، سیٹھ و نوکر، تاجر و گاہک، اَفسر و مزدور، حاکِم و محکُوم یہ تمام لوگ اپنے اپنے مختلف معاملات میں حُسنِ ظَن قائم کرنے کی ترکیب بنا سکتے ہیں، واضح رہے کہ بدگمانی کے مَواقع تو بہت ہوتے ہیں کیونکہ ان میں شیطان کی مُعاوَنت ہوتی ہے لیکن عموماً حُسنِ ظَن کے مواقع بہت کم نظر آتے ہیں، حالانکہ بندہ تھوڑا سا غور کرے تو وہ تمام مَواقع جہاں شیطان ہم سے بدگمانی کرواتا ہے حُسنِ ظَن سے کام لیا جا سکتا ہے، بس کوشش کرنا شرط ہے۔

**(9) حُسنِ ظَن کی دعا کیجیے:** حُسنِ ظَن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے، حُسنِ ظَن کے سبب رحمتِ الٰہی بندے کی طرف مُتَوَجِّہ ہوجاتی ہے، لہٰذا بارگاہِ الٰہی میں حُسنِ ظَن کی دعا یوں کیجیے: ''یَا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری سوچ کو پاکیزہ فرما کر مجھے حُسنِ ظَن کی دولت عطا فرما، بدگمانی کو مجھ سے دُور فرما دے۔'' آمین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (13)...توبہ

### توبہ کی تعریف:

جب بندے کو اس بات کی مَعْرِفَت حاصل ہوجائے کہ گناہ کا نقصان بہت بڑا ہے، گناہ بندے اور اس کے محبوب کے درمیان رُکاوٹ ہے تو وہ اس گناہ کے اِرتِکاب پر نَدامت اختیار کرتا ہے اور اس بات کا قصد و اِرادہ کرتا ہے میں گناہ کو چھوڑ دوں گا، آئندہ نہ کروں گا اور جو پہلے کیے ان کی وجہ سے میرے اعمال میں جو کمی واقع ہوئی اسے پورا کرنے کی کوشش کروں گا تو بندے کی اس مجموعی کیفیت کو توبہ کہتے ہیں۔ علم ندامت اور



www.dawateislami.net

اِرادے ان تینوں کے مجموعے کا نام توبہ ہے لیکن بسا اوقات ان تینوں میں سے ہر ایک پر بھی توبہ کا اِطلاق کر دیا جاتا ہے۔[1]

## آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًاؕ﴾ (پ۲۸، التحریم: ۸) ترجمۂ کنز الایمان: ''اے ایمان والو اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔'' صدرُ الاَفاضِل حضرتِ عَلّامہ مَولانا سیِّد محمد نَعِیمُ الدِّین مرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ''توبہ صادِقہ جس کا اَثر توبہ کرنے والے کے اَعمال میں ظاہر ہو، اُس کی زندگی طاعَتوں اور عِبادتوں سے مَعْمُور ہو جائے اور وہ گناہوں سے مُجْتَنِب (یعنی بچتا) رہے۔ امیر المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور دوسرے اَصحاب نے فرمایا کہ توبۂ نَصُوح وہ ہے کہ توبہ کے بعد آدمی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے جیسا کہ نکلا ہوا دودھ پھر تھن میں واپس نہیں ہوتا۔''[2]

## (حدیثِ مبارکہ) توبہ کرنے والا ربّ تعالیٰ کو پسند ہے:

سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والے، آزمائش میں مبتلا مؤمن بندے کو پسند فرماتا ہے۔''[3]

## توبہ کا حکم:

ہر مسلمان پر ہر حال میں ہر گناہ سے فوراً توبہ کرنا واجب ہے، یعنی گناہ کی معرفت

1 ......اِحیاء العلوم، ۴/ ۱۱ ملخصا۔
2 ......خزائن العرفان، پ ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ: ۸۔
3 ......مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/ ۱۷۴، حدیث: ۶۰۵۔



www.dawateislami.net

ہونے کے بعد اس پر نَدامت اختیار کرنا اور آئندہ نہ کرنے کا عہد کرنا اور گزرے ہوئے گناہوں پر نَدامت وشرمِندگی اور افسوس کرنا بھی واجِب ہے اور وجوبِ توبہ پر اِجماعِ اُمَّت ہے۔(1)

## گناہوں سے توبہ کرنے کا طریقہ:

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''سچی توبہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے وہ نفیس شے بنائی ہے کہ ہر گناہ کے اِزالے کو کافی ووافی ہے، کوئی گناہ ایسا نہیں کہ سچی توبہ کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ شرک وکُفر۔ سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گناہ پر اس لیے کہ وہ اس کے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی تھی، نادِم وپریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گُناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دِل سے پُورا عَزم کرے، جو چارۂ کار اس کی تَلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بَجالائے۔ مثلاً نماز روزے کے ترک یا غصب (ناجائز قبضہ)، سَرقہ (چوری)، رِشوت، رِبا (سُود) سے توبہ کی تو صرف آئندہ کے لیے ان جرائم کا چھوڑ دینا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ضرور ہے جو نماز روزے ناغہ کیے ان کی قضا کرے، جو مال جس جس سے چھینا، چُرایا، رشوت، سُود میں لیا انہیں اور وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو واپس کر دے یا معاف کرائے، پتا نہ چلے تو اتنا مال تَصَدُّق (یعنی صدقہ) کر دے اور دل میں یہ نیت رکھے کہ وہ لوگ جب ملے اگر تَصَدُّق پر راضی نہ ہوئے اپنے پاس سے انہیں پھیر دوں گا۔''(2)

---

(1) ......احیاء العلوم، ۴/ ۱۷ ماخوذا۔

(2) ......فتاوی رضویہ، ۲۱/ ۱۲۱۔



www.dawateislami.net

## 13 حکایت توبہ واِستغفار ومُجاہدہ کے سبب رُوح پرواز کرگئی:

ایک دن حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور بن عَمَّار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار لوگوں کو وَعظ ونصیحت کرنے کے لئے منبر پر تشریف لائے اور اُنہیں عذابِ الٰہی سے ڈرانے اور گناہوں پر ڈانٹنے لگے۔ قریب تھا کہ لوگ شدتِ اِضْطِراب سے تڑپ تڑپ کر مَرجاتے۔اس مَحفِل میں ایک گنہگار نوجوان بھی موجُود تھا جو اپنے گناہوں کی وَجہ سے قبر میں اُترنے کے متعلق کافی پریشان تھا۔ جب وہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اِجتماع سے واپس گیا تو یوں لگتا تھا جیسے بیان اس کے دل پر بہت زیادہ اَثر اَنداز ہو چکا ہے۔وہ اپنے گناہوں پر نادِم ہو کر اپنی ماں کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''اے میری ماں! آپ چاہتی تھیں کہ میں شیطانی لَہو ولَعِب اور خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی چھوڑ دوں لہٰذا آج سے میں اسے تَرک کرتا ہوں۔'' اور اس نے اپنی ماں کو یہ بھی بتایا کہ میں حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور بن عَمَّار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے اِجتماعِ پاک میں حاضر ہوا اور اپنے گناہوں پر بہت نادِم ہوا۔ چُنانچہ ماں نے کہا: ''اے میرے بیٹے! تمام خُوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے تجھے بڑے اچھے اَنداز سے اپنی بارگاہ کی طرف لوٹایا اور گُناہوں کی بیماری سے شِفا عطا فرمائی اور مجھے قوی اُمید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے تجھ پر رونے کے سبب تجھ پر ضرور رَحم فرمائے گا اور تجھے قبول فرما کر تجھ پر اِحسان فرمائے گا۔'' پھر اس نے پوچھا: ''اے بیٹے! نصیحت بھرا بیان سنتے وَقت تیرا کیا حال تھا؟ تو اس نے جواب میں چند اَشعار پڑھے، جن کا مَفْہُوم یہ ہے: ''میں نے توبہ کے لئے اپنا دامَن پھیلا دیا ہے اور اپنے آپ کو مَلامت کرتے ہوئے مُطِیع وفرمانبردار بن گیا ہوں۔ جب بیان کرنے والے نے میرے دِل کو اِطاعت خداوَندی کی طرف بُلایا تو


www.dawateislami.net

میرے دل کے تمام قُفُل (یعنی تالے) کھل گئے۔اے میری ماں! کیا میرا مالک ومولیٰ عَزَّوَجَلَّ میری گناہوں بھری زندگی کے باوجُود مجھے قبول فرمالے گا۔ہائے اَفسوس! اگر میرا مالِک مجھے ناکام ونامُراد واپس لوٹا دے یا اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے سے روک دے تو میں ہلاک ہوجاؤں گا۔'' پھر وہ نوجوان دن کو روزے رکھتا اور راتوں کو قیام کرتا یہاں تک کہ اس کا جسم لاغرو کمزور ہوگیا، گوشت جَھڑ گیا، ہڈیاں خُشک ہوگئیں اور رَنگ زَرد ہوگیا۔ایک دن اس کی ماں اس کے لئے پیالے میں ستو لے کرآئی اور اِصرار کرتے ہوئے کہنے لگی: ''میں تجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر کہتی ہوں کہ یہ پی لو،تمہارا جسم بہت مَشَقَّت اُٹھا چکا ہے۔'' چنانچہ ماں کی بات مانتے ہوئے جب اس نے پیالہ ہاتھ میں لیا تو بے چینی و پریشانی سے رونے لگا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان کو یاد کرنے لگا: ﴿**یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ**﴾ (پ۱۳، ابراھیم:۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: ''بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اُتارنے کی اُمّید نہ ہوگی۔'' پھر اس نے زور زور سے رونا شروع کردیا اور زمین پر گر گیا۔دیکھتے ہی دیکھتے اس کی رُوح قَفَسِ عُنصُرِی سے پرواز کرگئی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین (1)

## توبہ میں تاخیر کی سات (7) وُجُوہات اور اُن کا حَل:

**(1) گناہوں کے انجام سے غافل رہنا:** اس کا حل یہ ہے کہ بندہ اپنا یوں ذہن بنائے کہ مَحض ایک ڈاکٹر کی بات پر اعتبار کرکے آئندہ نقصان سے بچنے کے لئے کئی اشیاء کو ان کی تمام تر لَذّت کے باوجود چھوڑ دیتا ہوں تو کیا یہ نادانی نہیں ہے کہ میں نے ایک

(1)......حکایتیں اور نصیحتیں،ص ۶۳ ۳۔



www.dawateislami.net

بندے کے ڈرانے پر اپنی لذتوں کو چھوڑ دیا لیکن تمام کائنات کے خالق عَزَّوَجَلَّ کے وعدۂ عذاب کوسچا جانتے ہوئے اپنے نفس کی ناجائز خواہشات کوترک نہیں کرتا۔

**(2) دل پر گناہوں کی لَذَّت کا غَلَبہ ہونا:** اس کا حل یہ ہے کہ بندہ اس طرح سوچ وبچار کرے کہ جب میں زندگی کے مختصر ایام میں ان لذتوں کونہیں چھوڑ سکتا تو مرنے کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لذتوں (یعنی جنت کی نعمتوں) سے محرومی کیسے گوارہ کروں گا؟ جب میں صبر کی آزمائش برداشت نہیں کرسکتا تو نارِ جہنم کی تکلیف کس طرح برداشت کروں گا؟

**(3) طویل عرصہ زندہ رہنے کی امید ہونا:** اس کا حل یہ ہے کہ بندہ اس طرح غور کرے کہ جب موت کا آنا یقینی ہے اور مجھے اپنی موت کے آنے کا وقت بھی معلوم نہیں تو توبہ جیسی سَعادت کوکل پر مَوقوف کرنا نادانی نہیں تو اور کیا ہے؟ جس گناہ کو چھوڑنے پر آج میرا نفس تیار نہیں ہو رہا کل اس کی عادت پُختہ ہو جانے پر میں اس سے اپنا دامَن کس طرح بچاؤں گا؟ اور اس بات کی بھی کیا ضَمانت ہے کہ میں بُڑھاپے میں پہنچ پاؤں گا یا نوکری سے ریٹائر ہونے تک میں زندہ رہوں گا؟

**(4) رحمتِ الٰہی کے بارے میں دھوکے کا شکار ہونا: اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بڑا غفور رحیم ہے، ہمیں **اللّٰہ** کی رحمت پر بھروسہ ہے وہ ہمیں عذاب نہیں دے گا۔ اس کا حل یہ ہے کہ بندہ اس بات پرغور کرے کہ **اللّٰہ** تعالٰی کے رحیم وکریم ہونے میں کسی مسلمان کوشک وشبہ نہیں ہوسکتا لیکن جس طرح یہ دونوں اس کی صفات ہیں اسی طرح قَہّار اور جَبّار ہونا بھی ربّ عَزَّوَجَلَّ کی صفات ہیں اور یہ بات بھی قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ کچھ نہ کچھ مسلمان جہنم میں بھی جائیں گے تو اس بات کی کیا ضَمانت ہے کہ وہ مسلمان تو غضبِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا شکار ہوں اور


www.dawateislami.net

جہنم میں جائیں لیکن مجھ پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم برسات ہو اور مجھے داخلِ جنت کیا جائے؟[1]

**(5) بعدِ توبہ استقامت نہ ملنے کا خوف ہونا:** اس کا حل یہ ہے کہ یہ سَراسَر شیطانی وسوسہ ہے کیونکہ آپ کو کیا معلوم کہ توبہ کرنے کے بعد آپ زندہ رہیں گے یا نہیں؟ ہوسکتا ہے کہ توبہ کرتے ہی موت آجائے اور گناہ کرنے کا موقع ہی نہ ملے۔ وقتِ توبہ آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا پُختہ ارادہ ہونا ضروری ہے، گناہوں سے بچنے پر استقامت دینے والی ذات تو رَبُّ العَالَمِین کی ہے۔ اگر اِرتکابِ گناہ سے محفوظ رہنا نہ بھی نصیب ہوا تو بھی کم از کم گذشتہ گناہوں سے تو جان چُھوٹ جائے گی اور سابقہ گناہوں کا معاف ہوجانا معمولی بات نہیں۔ اگر بعد توبہ گناہ ہو بھی جائے تو دوبارہ پُرخُلُوص توبہ کرلینی چاہیے کہ ہوسکتا ہے یہی آخری توبہ ہو اور اسی پر دنیا سے جانا نصیب ہو۔

**(6) کثرتِ گناہ کی وجہ سے مایوسی کا شکار ہوجانا:** اس کا حل یہ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے، رَحْمتِ خُدَاوَنْدی کس طرح اپنے اُمیدوار کو آغوش میں لیتی ہے، اس کا اندازہ اس روایت سے لگایا جاسکتا ہے کہ مکی مدنی سرکار، جَنابِ اَحْمدِ مُختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حق تعالٰی اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے، جتنا کہ ایک ماں اپنے بچے پر شَفقت کرتی ہے۔''[2]

**(7) توبہ کرنے میں شَرم و جِھجک محسوس کرنا:** توبہ کرنے کے بعد جب میرا اندازِ زندگی تبدیل ہوگا مثلاً پہلے میں نمازیں قضا کردیا کرتا تھا مگر بعدِ توبہ پانچ وقت مسجد کا رُخ کرتے

[1] ......توبہ کی روایات وحکایات، ص ۲۱ ماخوذاً۔

[2] ......مسلم، کتاب التوبة، باب فی سعة رحمة اللہ تعالی، ص ۱۴۷۲، حدیث: ۲۷۵۴۔



www.dawateislami.net

دکھائی دوں گا، پہلے میں شیوڈ تھا بعدِ توبہ میرے چہرے پر سُنّتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یعنی داڑھی شریف سجی ہوئی نظر آئے گی تو لوگ مجھے عجیب نگاہوں سے دیکھیں گے اور مجھے شرم مَحسوس ہوگی۔ یاد رکھیے! یہ بھی شیطانی وَسْوَسہ ہے، ذرا سوچئے تو سہی کہ آج ان لوگوں کی پرواہ کرتے ہوئے اگر آپ نیکی کے راستے پر چلنے سے کتراتے رہے اور سنتوں سے منہ موڑتے رہے لیکن کل جب قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے اپنا نامۂ اعمال پڑھ کر سنانا پڑے گا اور اگر اس میں گناہ ہی گناہ ہوئے تو کِس قدر شرم آئے گی۔ لہٰذا آخرت میں شرمِندہ ہونے سے بچنے کے لئے دنیا کی عارضی شرم وجھجک کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فوراً توبہ کی سعادت حاصل کر لینی چاہیے۔

## توبہ کرنے کا ذہن بنانے کے چھ (6) طریقے:

**(1) توبہ نہ کرنے کے نقصانات پر غور کیجئے:** جو بندہ ٹال مٹول سے کام لیتے ہوئے توبہ کی طرف نہیں بڑھتا تو اسے پہلا نقصان یہ ہوتا ہے کہ اس کے دل پر گناہوں کی سیاہی تہہ در تہہ جَمتی رہتی ہے حتی کہ زنگ سارے دل کو گھیر لیتا ہے اور گناہ عادت وطبیعت بن کر رہ جاتا ہے اور پھر وہ صفائی کو قبول نہیں کرتا۔ دوسرا نقصان یہ ہے کہ اُسے بیماری یا موت آگھیرتی ہے اور اُسے گناہ کے اِزالے کی مُہلَت نہیں مل پاتی۔ اسی لیے روایت میں آیا ہے:

''دوزخیوں کی زیادہ چیخ وپکار توبہ میں ٹال مٹول کے سبب ہوگی۔''[1]

**(2) اَچانک آنے والی موت کو یاد رکھیے:** کئی ہنستے بولتے انسان اچانک موت کا شکار ہوکر اندھیری قبر میں پہنچ جاتے ہیں، انہیں توبہ کا موقع ہی نہیں ملتا، جب بندہ اچانک آنے

1 ......احیاء العلوم، ۴/ ۳۸۔



www.dawateislami.net

والی موت کو یاد رکھے گا تو امید ہے اسے توبہ کا مدنی ذہن نصیب ہوگا۔ اسی لیے حکمت ودانائی کے پیکر حضرت سَیِّدُنَا حَکِیْم لُقْمَان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیٹے کو یہ نصیحت فرمائی: ''بیٹا! توبہ میں تاخیر نہ کرنا کیونکہ موت اچانک آتی ہے۔''(1)

**(3) خود کو عذابِ جہنم سے ڈرائیے:** خدانخواستہ بغیر توبہ کے انتقال ہوگیا اور ربّ تعالٰی ناراض ہوگیا تو جہنم کا سخت عذاب میرا مُقَدَّر ہوگا، جہنم کا عذاب سہنے کی کس میں طاقت ہے، جہنم کا سب سے ہلکا عذاب یہ ہوگا کہ جہنمی کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی اور سب سے ہلکے عذاب میں مبتلا شخص یہ تصور کرے گا کہ شاید جہنم میں سب سے زیادہ اور شدید عذاب مجھے ہی ہو رہا ہے۔ امید ہے کہ بندہ جب خود کو جہنم کے عذاب سے ڈرائے گا تو اس کا گناہوں سے توبہ کرنے کا مدنی ذہن بنے گا۔

**(4) توبہ کرنے والے کو رحمتِ الٰہی سے جو دُنیوی واُخروی فوائد ملنے کی امید ہے اُن کو پیشِ نظر رکھیے۔** مثلاً: ❁ گناہ سے توبہ کرنے والے کا ایسا ہونا جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں ❁ ربّ عَزَّوَجَلَّ کا پسندیدہ بندہ ہونا ❁ رحمتِ الٰہی کا مُتَوَجِّہ ہونا ❁ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا وخوشنودی حاصل ہونا ❁ شیطان کو ناراض کرنا ❁ رحمتِ الٰہی سے ایمان پر خاتمہ ہونا ❁ کل بروزِ قیامت سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہونا ❁ حوضِ کوثر سے جام پینا ❁ بروزِ قیامت حساب وکتاب میں آسانی ہونا ❁ رحمتِ الٰہی سے جنت میں داخلہ نصیب ہونا۔

**(5) بُزُرگانِ دِین کے توبہ کے واقعات کا مطالعہ کیجئے:** اس کے لیے مکتبۃ المدینہ کی

(1)......احیاء العلوم، ۴/ ۳۸۔



www.dawateislami.net

مطبوعہ ۱۲۴ صفحات پر مُشتمل کتاب ’’توبہ کی روایات وحکایات‘‘ کا مُطالعہ کیجئے۔

**(6) اُخروی لذات کو دُنیوی لذات پر ترجیح دیجئے:** یہ بھی توبہ پر مائل کرنے میں بہت مُعاوَنت کرتا ہے، عُموماً شیطان بندے کا یہ ذہن بناتا ہے کہ تو نے توبہ کرلی تو فُلاں فُلاں دُنیوی چیزوں سے محروم ہوجائے گا، فُلاں مُعاملے میں تجھے دُنیوی ترقی نہیں مل سکے گی، اس شیطانی وَسوسے کی یُوں کاٹ کیجئے کہ اگراچانک مجھے موت آجائے تو بھی یہ ساری دُنیوی نعمتیں چھن جائیں گی اور توبہ نہ کرنے کے سبب ربّ تعالیٰ کی ناراضی کے ساتھ دنیا سے رُخصتی ہوگی، کیوں نہ میں گناہوں سے توبہ کرکے ربّ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ دنیا سے رُخصت ہوجاؤں تاکہ ہمیشہ کی اُخروی نعمتیں نصیب ہوں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: ’’جو دنیا سے محبت کرتا ہے تو وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے تو (اے مسلمانو!) فنا ہونے والی چیز (یعنی دنیا) کو چھوڑ کر باقی رہنے والی چیز (یعنی آخرت) کو اختیار کرلو۔‘‘[1]

## توبہ پر اِستِقَامَت پانے کے چھ (6) طریقے:

**(1) روزانہ سونے سے قبل صَلاۃُ التَّوبَہ ادا کیجئے:** توبہ پر اِستِقَامَت پانے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ بندہ سونے سے قبل اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرکے سوئے اور دورکعت نماز صَلاۃُ التَّوبَہ بھی ادا کرلے، امید ہے کہ اس طرح توبہ پر اِستِقَامَت پانے میں آسانی ہوگی۔

**(2) گناہ سے توبہ کرنے کے فوراً بعد کوئی نیکی کرلیجئے:** توبہ پر استقامت پانے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی بھی گناہ سے توبہ کرنے کے بعد فوراً بعد کوئی نیکی کرلیجئے کہ وہ

1 ......مسند امام احمد، حدیث ابی موسی الاشعری، ۷/۱۶۵، حدیث: ۱۹۷۱۷۔



www.dawateislami.net

نیکی اس گناہ کو مٹا دے گی اور آئندہ بھی توبہ پر توفیق نصیب ہوگی۔فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''گناہ کے بعد نیکی کرلو یہ اسے مٹادے گی۔''(1)

**(3) توبہ کرنے والوں کی صحبت اختیار کیجئے:** جب بندہ ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرے گا جو گناہوں سے توبہ کرتے رہتے ہیں تو امید ہے کہ اسے بھی توبہ کی توفیق اوراس پر اِستِقامَت نصیب ہوجائے گی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بھی وقتاً فوقتاً توبہ کرنے کی ترغیب دلائی جاتی بلکہ توبہ کروائی جاتی اورتوبہ پر اِستِقامَت کی ترغیب دلائی جاتی ہے،آپ بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وَابَستہ ہوجایئے،رحمتِ الٰہی سے توبہ پر اِستِقامَت نصیب ہوجائے گی۔امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ارشاد فرماتے ہیں: ''توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو کیونکہ وہ بہت زیادہ نرم دل ہوتے ہیں۔''(2)

**(4) خودکو خُوش فَہمی کا شِکار مَت ہونے دیجئے:** بندہ جب اس خوش فہمی کا شکار ہوجاتا ہے کہ میں تو ایک بار توبہ کرچکا ہوں لہٰذا اب مجھے توبہ کرنے کی حاجت نہیں تو اسے توبہ پر اِستِقامَت نصیب نہیں ہوتی۔اس خوش فہمی کو دُور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بندہ اپنی توبہ پر غور کرے کہ کیا میں نے سچی توبہ کرلی ہے؟ کیا مجھے سابقہ گناہوں پر نَدامَت ہے؟ کیا ان کے اِزالے کی بھی کوشش کرلی ہے؟ اگر بِالفرض توبہ میں یہ تمام شرائط پائی بھی جائیں تو کیا مجھے یہ معلوم ہے کہ میری توبہ بارگاہِ رَبُّ العِزَّت میں قبول بھی ہوئی ہے یا نہیں؟

---

1 ......مسند امام احمد، حدیث معاذ بن جبل، ٨/٢٤٥، حدیث: ٢٢١٢٠۔

2 ......مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، کلام عمر بن الخطاب، ٨/١٥٠، حدیث: ٢٤۔



www.dawateislami.net

**(5) اِجتماعات میں شرکت کا مَعْمُول بنالیجیے:** گناہوں کی ہلاکتوں، جنت کی نعمتوں اور جہنم کی تباہ کاریوں کو بار بار سننا نہ صرف توبہ پر اِستِقامت فراہم کرتا ہے بلکہ اس کی برکت سے نیکیاں کرنے کا جذبہ بھی بڑھتا ہے۔لہٰذا اگر آپ توبہ پر اِستِقامت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کو اپنا معمول بنالیجیے۔

**(6) مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں شرکت کیجئے:** مدنی انعامات دراصل شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے عطا کردہ مختلف نیک اعمال کا بصورتِ سُوَالات مَجْمُوعَہ ہے، یہ دونوں اُمور توبہ پر اِستِقَامت پانے میں بہت ہی معاون ہیں کہ ان دونوں میں توبہ پر اِستِقَامت کی نہ صرف ترغیب دلائی جاتی ہے بلکہ عملی طریقہ بھی سکھایا جاتا ہے۔

## گناہوں سے توبہ کرنے کا طریقہ:

کُلی طور پر گناہوں کی چھ اقسام ہیں، گناہوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے توبہ بھی مختلف طریقے سے ہوگی، تفصیل کچھ یوں ہے:(1) بعض گناہوں کا تعلق **حقوقُ اللہ** سے ہوتا ہے۔جیسے نماز، روزہ، حج، قربانی اور زکوٰۃ وغیرہ کی ادائیگی میں سُستی کرنا، بدنگاہی کرنا، قرآنِ پاک کو بے وضو ہاتھ لگانا، شراب نوشی کرنا، فُحش گانے سننا وغیرھا۔ **حقوقُ اللہ** سے تَعَلُّق رکھنے والے گناہ اگر کسی عبادت میں کوتاہی کی وجہ سے سَرزَد ہوں تو توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان عبادات کی قضا بھی واجب ہے۔ مثلاً اگر نمازیں فوت ہوئی ہوں یا رمضان کے روزے چھوٹے ہوں تو ان کا حساب لگائے اور ان کی قضا کرے، اگر زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی ہوئی ہو تو حساب لگا کر ادائیگی کرے، اگر حج فرض ہوجانے کے باوجود



www.dawateislami.net

ادا نہیں کیا تھا تو اب ادا کرے اور اگر گناہوں کا تعلق عبادات میں کوتاہی سے نہ ہو مثلاً بدنگاہی کرنا، شراب نوشی کرنا وغیرہ، تو اِن پر نَدامَت وحَسرَت کا اِظہار کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرے اور نیکیاں کرنے میں مَشغُول ہوجائے۔

(2) بعض ایسے گناہ ہوتے ہیں جن کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہوتا ہے۔ جیسے چوری، غیبت، چُغلی، اذیت دینا، ماں باپ کو ستانا، امانت میں خیانت کرنا، قرض لے کر دَبا لینا وغیرھا۔ بَندوں کے حقوق سے متعلق گناہ اگر ان کی عزت وآبرو میں دست اندازی کی وجہ سے سَرزَد ہوئے ہوں۔ مثلاً کسی کو گالی دی تھی یا تُہمت لگائی تھی یا ڈرایا دھمکایا تھا تو توبہ کی تکمیل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس مَظلوم سے معافی طلب کرنے سے ہوگی۔ اور اگر مالی معاملے میں شریعت کی خلاف ورزی کی وجہ سے گناہ واقع ہوا تھا۔ مثلاً امانت میں خیانت کی تھی یا قرض لے کر دَبا لیا تھا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس مظلوم سے معافی طلب کرنے کے ساتھ ساتھ اسے اس کا مال بھی لوٹائے اور اگر وہ شخص انتقال کر گیا ہو تو اس کے وُرَثاء کو دے دے یا پھر اس شخص سے یا اس کے نہ ہونے کی صورت میں اس کے وُرَثاء سے معاف کروالے، اگر اس شخص کا علم نہیں، نہ ہی اس کے وُرَثاء کا، تو اتنا مال اس مظلوم کی طرف سے اس نیت کے ساتھ صدقہ کردے کہ اگر وہ شخص یا اس کے وُرَثاء بعد میں مل گئے اور انہوں نے اپنے حق کا مطالبہ کیا تو میں انہیں ان کا حق لوٹا دوں گا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہے۔

(3) بعض گناہوں کا تعلق انسان کے ظاہر سے ہوتا ہے، مثلاً قتل کرنا وغیرہ اور بعض وہ ہوں گے جن کا تعلق انسان کے باطِن سے ہوتا ہے مثلاً بدگمانی کرنا، کسی سے حَسَد کرنا، تکبر میں مبتلاء ہونا وغیرہ۔ ظاہری گناہوں سے توبہ کا طریقہ تو اوپر گزر چکا لیکن باطنی


www.dawateislami.net

گناہوں سے بھی توبہ کرنے سے ہرگز غفلت نہ کرے۔ چنانچہ اپنے دل پر غور کرے اور اگر حَسَد، تکبر، ریاء کاری، بغض، کینہ، غرور، شماتت اور بدگمانی جیسے گناہ دکھائی دیں تو نادم وشرمسار ہوکر بارگاہِ الٰہی میں معافی طلب کرے۔

(4) بعض گناہ صرف توبہ کرنے والے کی ذات تک محدود ہوتے ہیں۔ مثلاً خود شراب پینا اور بعض ایسے ہوتے ہیں جن کی طرف اس شخص نے کسی دوسرے کوراغب کیا ہوگا، اسے گناہِ جاریہ بھی کہتے ہیں۔ مثلاً کسی کو شراب نوشی کی ترغیب دینا یا فُحش ویب سائٹ دیکھنے کی ترغیب دینا وغیرہ۔ جو گناہ اس کی ذات تک مَحدود ہوں ان سے مذکورہ طریقے کے مطابق توبہ کرے اور اگر گناہِ جاریہ کا ارتکاب کیا ہو تو جس طرح اس گناہ سے خود تائب ہوا ہے اس کی ترغیب دینے سے بھی توبہ کرے اور دوسرے شخص کو جس طرح گناہ کی رغبت دی تھی اب توبہ کی ترغیب دے، جہاں تک ممکن ہو نرمی یا سختی سے سمجھائے، اگر وہ مان جائے تو ٹھیک ورنہ یہ بَرِیُ الذِّمَّہ ہوجائے گا۔[1]

(5) بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جو پوشیدہ طور پر کیے۔ مثلاً اپنے کمرے میں فُحش فلمیں دیکھنا جبکہ کچھ گناہ وہ ہوں گے جو اعلانیہ کیے مثلاً داڑھی منڈانا، سرِعام شراب پینا وغیرہ۔ جو گناہ بندے اور اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کے درمیان ہو یعنی کسی پر ظاہر نہ ہوا ہو تو اس کی توبہ پوشیدہ طور پر کرے یعنی اپنا گناہ کسی پر ظاہر نہ کرے اور اگر گناہ اعلانیہ کیا ہو تو اس کی توبہ بھی اعلانیہ کرے۔[2]

---

1 ......فتاویٰ رضویہ قدیم، ۱۰/ ۹۷ ماخوذا۔

2 ......فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۱۴۲۔



www.dawateislami.net

(6) کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کے اِرتِکاب پر آدمی دائرۂ اِسلام سے خارِج ہوکر کافِر ہوجاتا ہے۔ مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ظالِم کہنا، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی کرنا۔ اگر مَعَاذَاللہ کَلِمَۂ کُفر یا کوئی ایسا فِعل صادِر ہوجائے جس سے انسان کافِر ہوجاتا ہے تو فوراً توبہ کرکے تجدیدِ ایمان کر لینی چاہیے۔

## تجدیدِ ایمان کا طریقہ:

دِل کی تصدیق کے بغیر صِرف زبانی توبہ کافی نہیں ہوتی۔ مثلاً کسی نے کُفر بک دیا، اس کو دوسرے نے بہلا پُھسلا کر اس طرح توبہ کروادی کہ کُفر بکنے والے کو مَعلوم تک نہیں ہوا کہ میں نے فُلاں کُفر کیا تھا، یوں توبہ نہیں ہوسکتی، اس کا کُفر بدستور باقی ہے۔ لہٰذا جس کُفر سے توبہ مقصود ہو وہ اُسی وقت مقبول ہوگی جبکہ وہ اس کُفر کو کُفر تسلیم کرتا ہو اور دل میں اس کُفر سے نَفرت و بیزاری بھی ہو جو کُفر سرزَد ہوا توبہ میں اس کا تذکرہ بھی ہو۔ مثلاً جس نے وِیزا فارم پر اپنے آپ کو عیسائی لکھ دیا وہ اس طرح کہے: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو وِیزا فارم میں اپنے آپ کو عیسائی ظاہر کیا ہے اس کفر سے توبہ کرتا ہوں۔ لَااِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔'' اس طرح مخصوص کُفر سے توبہ بھی ہوگئی اور تجدیدِ ایمان بھی۔ اگر مَعَاذَاللہ کئی کُفریات بکے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہے تو یوں کہے: ''یَا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے جو جو کُفریات صادِر ہوئے ہیں میں اُن سے توبہ کرتا ہوں۔'' پھر کَلِمہ پڑھ لے، (اگر کلمہ شریف کا ترجمہ معلوم ہے تو زبان سے ترجمہ دُہرانے کی حاجت نہیں) اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کُفر بکا بھی ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً توبہ کرنا چاہیں تو اس طرح کریں: ''یَا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر



www.dawateislami.net

مجھ سے کوئی کُفر ہو گیا ہو تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔'' یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لیں۔[1]

## توبہ کرنے کا ایک طریقہ:

توبہ کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ تنہائی میں دو رکعت صَلٰوۃُ التَّوْبہ پڑھے پھر اپنی نافرمانیوں اور ربِ تعالیٰ کے اِحسانات، اپنی ناتوانی اور جہنم کے عذابات کو یاد کر کے آنسو بَہائے، اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت ہی بنالے۔ اس کے بعد توبہ کی شرائط کو مَدِّ نظر رکھتے ہوئے ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں مَعافی طلب کرے اور کچھ اس طرح سے دعا کرے: ''اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! تیرا یہ نافرمان بندہ جس کا رُواں رُواں گناہوں کے سمندر میں ڈوبا ہوا ہے، تیری پاک بارگاہ میں حاضر ہے، یَا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں اِقرار کرتا ہوں کہ میں نے دن کے اُجالے میں رات کے اندھیرے میں، پوشیدہ اور اِعلانیہ، دانستہ اور نادانستہ طور پر تیری نافرمانیاں کی ہیں، یقیناً میں نے تجھے ناراض کرنے میں کوئی کَسَر نہیں چھوڑی لیکن اے مولا عَزَّوَجَلَّ! تُو غفور و رحیم ہے، تو بندے پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچے پر شفقت کرتی ہے، اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تُو نے میرے گناہوں پر پکڑ فرمائی تو مجھے نارِ جہنم میں جلنا پڑے گا جس کا عذاب لمحہ بھر کے لئے بھی سہنے کی مجھ میں طاقت نہیں، اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں صِدقِ دل سے تیری بارگاہ میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں، یَا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میری ناتوانی پر رحم فرما، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرے گناہوں کو معاف فرمادے، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرے گناہوں کو معاف فرمادے، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرے گناہوں کو معاف فرمادے، اے میرے مولا عَزَّوَجَلَّ! مجھے سچی توبہ کی

[1] ...... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۶۲۲، ۲۸ کلمات کفر، ص ۹۔



www.dawateislami.net

توفیق دے، جو عبادات ادا ہونے سے رہ گئیں انہیں ادا کرنے کی ہمت دے دے، جن بندوں کے حقوق میں نے تلف کئے ان سے بھی معافی مانگنے کا حوصلہ عطا فرما، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تُو ہر شے پر قادر ہے، تُو انہیں مجھ سے راضی فرمادے، **یَا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے آئندہ زندگی میں گناہوں سے بچنے پر استقامت عطا فرما، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے خوف سے مَعْمُور دِل، رونے والی آنکھ اورلَرزنے والا بدن عطا فرما! آمین۔ اس کے بعد اس جگہ سے اس یقین سے اٹھے کہ رحیم وکریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے اس کی توبہ قبول فرمالی ہے۔ پھر ایک نئے عزم کے ساتھ نئی اور پاکیزہ زندگی کا آغاز کرے اور سابقہ گناہوں کی تلافی میں مَصْرُوف ہوجائے۔ **اللہ تعالیٰ** ہمارا حامی وناصر ہو۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (14)... صَالِحِیْن سے مَحَبَّت

### صالحین سے محبت کی تعریف:

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے اس کے نیک بندوں سے محبت رکھنا، ان کی صُحبت اختیار کرنا، ان کا ذکر کرنا اوران کا ادب کرنا ''**صالحین سے محبت**'' کہلاتا ہے کیونکہ محبت کا تقاضا یہی ہے جس سے محبت کی جائے اس کی دوستی وصُحبت کومَحبوب رکھا جائے، اس کا ذکر کیا جائے، اس کا ادب واحترام کیا جائے۔

### آیاتِ مبارکہ:

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا(۹۶)﴾ (پ۱۶، مریم:۹۶) ترجمۂ کنزالایمان: ''بیشک وہ جو ایمان لائے



www.dawateislami.net

اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے لئے رحمٰن محبّت کر دے گا۔‘‘

اس آیت کے تحت تفسیرِ خزائنُ العِرفان میں ہے: ’’یعنی اپنا محبوب بنائے گا اور اپنے بندوں کے دل میں ان کی محبت ڈال دے گا۔ بُخاری و مُسلِم کی حدیث میں ہے کہ جب **اللّٰہ** تعالیٰ کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ فُلانا میرا محبوب ہے جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر حضرت جبریل آسمانوں میں نِدا کرتے ہیں کہ **اللّٰہ** تعالیٰ فُلاں کو محبوب رکھتا ہے سب اس کو محبوب رکھیں تو آسمان والے اس کو محبوب رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کر دی جاتی ہے۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ مُؤمنینِ صالحین و اَولیائے کاملین کی مَقبُولیّتِ عَامّہ ان کی محبوبیت کی دلیل ہے جیسے کہ حُضُور غَوثِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرت سُلطَان نِظامُ الدِّین دِہلوی اور حضرت سُلطان سَیِّد اَشرف جہانگیر سِمنَانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم اور دیگر حضرات اَولیائے کاملین کی عام مَقبولیتیں ان کی مَحْبُوبِیّت کی دلیل ہیں۔‘‘(1) ❁ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ۘ﴾ (پ ۱۰، التوبة: ۷۱) ترجمۂ کنزالایمان: ’’اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔‘‘ اور باہم دِینی مَحبت و مُوالات (دوستانہ تعلقات) رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے مُعین و مددگار ہیں۔(2) ❁ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿قَالُوۡا يٰمُوۡسٰٓى اِمَّاۤ اَنۡ تُلۡقِىَ وَاِمَّاۤ اَنۡ نَّكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَلۡقٰى ۝۶۵﴾ (پ ۱۶، طه: ۶۵) ترجمۂ کنزالایمان: ’’بولے اے موسیٰ یا تو تم ڈالو یا ہم پہلے ڈالیں۔‘‘ خزائن العرفان میں

---

1 ......خزائن العرفان، پ ۱۶، مریم، تحت الآیۃ: ۹۶۔
2 ......خزائن العرفان، پ ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۷۱۔


www.dawateislami.net

ہے: ابتداء کرنا جادوگروں نے ادباً حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی رائے مبارک پر چھوڑا اور اس کی برکت سے آخرکار اللہ تعالیٰ نے انہیں دولتِ ایمان سے مشرف فرمایا۔ [1]

## اَحادیثِ مبارکہ:

چار فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ﴿۱﴾ جب تک تم نیک لوگوں سے محبت رکھو گے بھلائی پر رہو گے اور تمہارے بارے میں جب کوئی حق بات بیان کی جائے تو اسے مان لیا کرو کہ حق کو پہچاننے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔ [2] ﴿۲﴾ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ [3] ﴿۳﴾ نیک لوگوں کا ذکر گناہوں کے لئے کفّارہ ہے۔ [4] ﴿۴﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: وہی لوگ میری محبت کے حقدار ہیں جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ [5]

## صالحین سے محبت کا حکم:

مطلق صالحین یعنی نیک لوگوں سے محبت کرنا، ان کا ذکر کرنا، صُحبت اختیار کرنا، اورادب واحترام کرنا شرعاً جائز ونیک، باعِثِ اَجروثواب وجنت میں لے جانے والا کام ہے۔ حضور نبی کریم رءوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت فرض، عینِ اِیمان بلکہ

---

1 ...... خزائن العرفان، پ۱۶، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۶۵۔

2 ...... شعب الایمان للبیہقی، باب فی مقاربۃ اھل الدین۔۔۔الخ، ۶/ ۵۰۳، حدیث: ۹۰۶۳۔

3 ...... بخاری، کتاب الادب، باب علامۃ حب اللہ عزوجل، ۴/ ۱۴۷، حدیث: ۶۱۶۸۔

4 ...... کشف الخفاء، ۱/ ۳۷۱، تحت الحدیث: ۱۳۴۳۔

5 ...... مسند امام احمد، حدیث عمرو بن عبسۃ، ج۷، ص۱۱۳، حدیث: ۱۹۴۵۵۔



www.dawateislami.net

اِیمان کی جان ہے، اس کے بغیر کوئی مُؤمن مؤمن نہیں، کوئی مُسلمان مُسلمان نہیں۔تمام صحابہ کرام، اَہلِ بیتِ اَطہار، اَزواجِ مُطَہَّرات رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی محبت بھی عین سعادت ورحمت الٰہی سے خاتمہ بالخیر کی ضمانت ہے۔

## حکایت 14 نیک لوگوں کی صحبت کے احوال:

حضرتِ سَیِّدُنا حَسَن بَصْرِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں ایسے ایسے نیک لوگوں کی صُحبت میں رہا جن میں سے بعض حضرات پر پچاس پچاس ایسے سال گزر گئے کہ انہوں نے نہ کبھی اپنے لئے بِستر بچھائے اور نہ کبھی آرام کے لئے چادریں تہہ کیں اور نہ ہی کبھی گھر سے کھانا پکوایا، ان میں سے کوئی ایک لقمہ ہی کھاتا مگر پھر بھی اس کی خواہش ہوتی کہ اس لقمے کی جگہ اپنے منہ میں پتھر ڈال لیتا، نہ تو وہ دنیا ملنے پر خوش ہوتے اور نہ اس کے چلے جانے پر غمزدہ ہوتے، تم جس مٹی کو اپنے پیروں تلے روندتے ہو ان کے نزدیک دنیا کی حقیقت اور حیثیت اس مٹی سے بھی کم تھی۔ان کے بالکل قریب میں حلال مال ہونے کے باوجود جب ان میں کسی سے کہا جاتا کہ اس میں سے قَدرِ کِفایت ہی لے لیں۔تو جواب ملتا: ''خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ایسا نہیں کرسکتا کیونکہ مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے اس میں سے کچھ لے لیا تو یہ میرے دل و دِین کے بِگاڑ کا سبب بَن جائے گا۔'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔آمین (1)

## حکایت 15 سَیِّدُنا اُوَیسِ قَرَنی سے مَحبت اور اُن کی صُحبت:

حضرت سَیِّدُنا ہَرِم بِن حَیَّان عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان فرماتے ہیں کہ جب مجھ تک یہ حدیث

(1)......آنسوؤں کا دریا، ص۱۰۵۔



www.dawateislami.net

پہنچی کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ایک شخص (یعنی حضرت اُویس قرنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی) کی شَفاعت سے میری اُمَّت کے قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مُضَر کے برابر لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا تو میں فوراً کوفہ کی طرف روانہ ہوا۔ میرا وہاں جانے کا صرف یہی مَقصد تھا کہ حضرت سَیِّدُنا اُوَیس قَرَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی کی زِیارت کرلوں اور ان کی صُحبت سے فیضیاب ہوسکوں، کوفہ پہنچ کر میں انہیں تلاش کرتا رہا۔ بالآخر میں نے انہیں دوپہر کے وقت نَہرِ فُرات کے کنارے وضو کرتے پایا۔ جو نشانیاں مجھے اُن کے متعلق بتائی گئی تھیں ان کی وجہ سے میں نے انہیں فوراً پہچان لیا۔ اُن کا رنگ انتہائی گندمی، جسم دُبلا پتلا، سَر گَرد آلود اور چہرہ انتہائی بارُعب تھا۔ میں نے قریب جا کر انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور میری طرف دیکھا۔ میں نے کہا: اے اُویس! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ کیسے ہیں؟'' اُن کو اس حالت میں دیکھ کر اور اُن سے شدید محبت کی وجہ سے میری آنکھیں بَھر آئیں اور میں رونے لگا۔ مجھے روتا دیکھ کر وہ بھی رونے لگے اور مجھ سے فرمایا: ''اے میرے بھائی ہَرِم بِن حَیَّان! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو سلامت رکھے، آپ کیسے ہیں؟ اور میرے بارے میں آپ کو کس نے بتایا کہ میں یہاں ہوں؟'' میں نے جواب دیا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے آپ کی طرف راہ دی ہے۔'' یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور سُبْحٰنَ اللہِ کی صدائیں بلند کیں اور فرمایا: ''بے شک ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ ضرور پورا ہونے والا ہے۔''

(پھر تھوڑی گفتگو کے بعد) میں نے ان سے کہا: ''اے میرے بھائی! مجھے کچھ نصیحت فرمایئے تاکہ میں اسے یاد رکھوں۔ بے شک میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے صرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطِر محبت کرتا ہوں۔'' یہ سن کر حضرت سَیِّدُنا اُوَیس قَرَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے میرا


www.dawateislami.net

ہاتھ پکڑا اور سورۂ دُخان کی دو آیتیں تلاوت فرمائیں، پھر ایک زوردار چیخ ماری، میرے گمان کے مطابق شاید آپ بے ہوش ہو گئے تھے۔

جب کچھ اِفاقہ ہوا تو وعظ ونصیحت کے مدنی پھول عطا فرمائے۔ پھر فرمایا: ''اے میرے بھائی! تو اپنے لئے بھی دعا کرنا اور مجھے بھی دعاؤں میں یاد رکھنا۔'' اس کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کرنے لگے: ''اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! ہَرِم بِن حَیَّان کا گمان ہے کہ یہ مجھ سے تیری خاطر محبت کرتا ہے اور تیری رضا ہی کی خاطر مجھ سے ملاقات کرنے آیا ہے۔ **یَااللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے جنت میں اس کی پہچان کرا دینا اور جنت میں بھی میری اس سے ملاقات کرا دینا۔ **یَااللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! جب تک یہ دنیا میں باقی رہے اس کی حفاظت فرما اور اسے تھوڑی ہی دنیا پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرما، **یَااللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اسے جو نعمتیں تو نے عطا کی ہیں ان پر شکر کرنے والا بنا دے، ہماری طرف سے اسے خوب بھلائی عطا فرما۔'' پھر مجھ سے فرمایا: ''اے اِبنِ حَیَّان! تجھ پر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہو اور خوب برکت ہو، آج کے بعد میں تجھ سے ملاقات نہ کرسکوں گا، بے شک میں شہرت کو پسند نہیں کرتا۔ جب میں لوگوں کے درمیان ہوتا ہوں تو سخت پریشان اور غمگین رہتا ہوں۔ بس مجھے تو تنہائی بہت پسند ہے۔ آج کے بعد تو میرے متعلق کسی سے نہ پوچھنا اور نہ ہی مجھے تلاش کرنا۔ میں ہمیشہ تجھے یاد رکھوں گا، اگرچہ تم مجھے نہ دیکھو گے اور میں تجھے نہ دیکھ سکوں گا۔ میرے بھائی! تم مجھے یاد رکھنا، میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ میرے لئے دعا کرتے رہنا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو میں تجھے یاد رکھوں گا اور تیرے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ اب تو اس سمت چلا جا اور میں دوسری طرف چلا جاتا ہوں۔'' یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک طرف


www.dawateislami.net

چل دیئے۔ میں نے خواہش ظاہر کی کہ کچھ دُور تک آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ چلوں، لیکن آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انکار فرما دیا اور ہم دونوں روتے ہوئے ایک دوسرے سے جُدا ہو گئے۔ میں بار بار آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مُڑ مُڑ کر دیکھتا یہاں تک کہ آپ ایک گلی کی طرف مُڑ گئے۔ اس کے بعد میں نے آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بہت تلاش کیا لیکن آپ مجھے نہ مل سکے، اور نہ ہی کوئی ایسا شخص ملا جو مجھے آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق خبر دیتا۔ ہاں! **اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر یہ کرم کیا مجھے ہفتے میں ایک دو مرتبہ خواب میں آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت ضرور ہوتی ہے۔ (**اللّٰه** عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین)[1]

## صالحین سے محبت پیدا کرنے کے چار (4) طریقے:

**(1) اللّٰه والوں کی باتوں کا مطالعہ کیجئے:** صالحین سے محبت پیدا کرنے کا یہ ایک بہترین طریقہ ہے۔ اس سلسلے میں مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ اِن کُتُب کا مُطَالَعہ بہت مُفید ہے: عَجَائِبُ القُرآن مَع غَرَائِبُ القرآن، کراماتِ صحابہ، صحابہ کرام کا عِشقِ رسول، اَخلاق الصالحین، شاہراہِ اولیاء، فیضانِ سُنت، فیضانِ ریاض الصالحین، **اللّٰه** والوں کی باتیں، حکایتیں اور نصیحتیں، خوفِ خدا، عُیُونُ الحِکایات، اِحیاءُ العلوم۔ وغیرہ

**(2) نیک لوگوں سے محبت کرنے والوں کی صحبت اِختیار کیجئے:** صُحبت اَثر رکھتی ہے، جب بندہ نیک لوگوں سے محبت کرنے والوں کی صُحبت میں بیٹھے گا تو رحمتِ اِلٰہی سے اسے بھی نیک لوگوں کی محبت نصیب ہو جائے گی۔

---

[1] ......عیون الحکایات، حصہ اول، ص ۵۵۔



www.dawateislami.net

**(3) بدمذہبوں کی صحبت سے بچیے:** وہ تمام لوگ جو انبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام، صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان، تابعین، تبعِ تابعین، اَئِمّہ دِین، اَولیائے کِرام رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کے خلاف زبانِ طَعن دَراز کرتے ہیں، اُن کی صُحبت سے بچیے کہ یہ دِین کو ایسے تباہ و برباد کر کے رکھ دیتے ہیں جیسے آگ لکڑی کو جَلا کر راکھ کر دیتی ہے، بدمذہبوں کے ساتھ بیٹھنے والا لَعنت میں گرفتار ہوجاتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بِن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''بَدمَذہَب کے ساتھ مَت بیٹھ کیوں کہ مجھے تجھ پر لَعنت اُترنے کا خوف ہے۔''(1) حضرت سَیِّدُنا یَحْیٰی بن اَبِی کَثِیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: ''اگر کسی راستے پر بَدمَذہَب سے سامنا ہوجائے تو وہ راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرو۔''(2)

**(4) مدنی مذاکروں میں شرکت کا مَعمول بنالیجئے:** مدنی مذاکروں میں شیخِ طریقت امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نہ صرف مختلف سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں بلکہ انبیائے کرام عَلَیْھِمُ السَّلَام، صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان، تابعین تبعِ تابعین، اَولیائے عُظّام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلَام کی محبت بھی پلاتے ہیں، آپ کی صُحبت میں بیٹھنے والا رحمتِ اِلٰہی سے کبھی بدعقیدہ نہ ہوگا، بلکہ ہمیشہ نیک لوگوں کا گرویدہ ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ...... شرح اعتقاد اهل السنة اللكائى، ۱/ ۱۳۳، رقم: ۲۶۲۔
2 ...... الشريعة للاجرى، باب ذم الجدال والخصومات فى الدين، ۱/ ۴۵۸۔



www.dawateislami.net

# (15)...اللہ ورسول کی اِطاعت

## اللہ ورسول کی اطاعت کی تعریف:

اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن باتوں کو کرنے کا حکم دیا ہے ان پر عمل کرنا اور جن سے منع فرمایا ان کو نہ کرنا ''اللہ ورسول کی اطاعت'' کہلاتا ہے۔

## آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (پ۵، النساء: ۵۹) ترجمۂ کنزالایمان: ''اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔''

## احادیثِ مبارکہ:

تین فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ❁ ''جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت چھوڑ دی وہ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِس حال میں ملے گا کہ اُس کے پاس (عذاب سے بچنے کی) کوئی حُجَّت نہ ہوگی، اور جو اس حال میں مَرا کہ اس کی گردن میں بَیعت کا پٹا نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مَرا۔''(1) ❁ ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی، جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی۔''(2) ❁ ''جو مجھ پر اِیمان لایا اور میری اطاعت کی اور پھر ہجرت کی میں اسے جنت کے کنارے اور وَسط میں ایک ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں تو جو یہ کام کرے اور نہ تو خیر کا کوئی موقع ہاتھ

(1) ......مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین۔۔۔الخ، ص۱۰۳۰، حدیث: ۱۸۵۱۔

(2) ......مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء۔۔۔الخ، ص۱۰۲۱، حدیث: ۱۸۳۵۔



www.dawateislami.net

سے جانے دے اور نہ ہی برائی سے بھاگنے کا کوئی موقع گنوائے تو (یہی اس کے لئے کافی ہے) وہ جہاں چاہے مرے۔‘‘(1)

## اللہ ورسول کی اطاعت کا حکم:

ہر مسلمان پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت لازم ہے یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن باتوں کو کرنے کا حکم دیا ہے ان پر عمل کرے اور جن سے منع فرمایا ہے ان سے بچے۔

## حکایت 16 ساری عمر اِطاعت میں گزار دی مگر۔۔۔!

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعَہ ۱۶۰ صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ’’خوفِ خدا‘‘ صفحہ ۹۳ پر ہے: حضرت سَیِّدُنا مَسْرُوق بِن اَجْدَع تابِعِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اتنی لمبی نماز ادا فرماتے کہ ان کے پاؤں سُوج جایا کرتے تھے اور یہ دیکھ کر ان کے گھر والوں کو ان پر ترس آتا اور وہ رونے لگتے۔ ایک دن ان کی والدہ نے کہا: ’’میرے بیٹے! تو اپنے کمزور جسم کا خیال کیوں نہیں کرتا؟ اس پر اتنی مَشَقَّت کیوں لادتا ہے؟ تجھے اس پر ذرا رحم نہیں آتا؟ کچھ دیر کے لئے آرام کرلیا کرو، کیا **اللہ** تعالیٰ نے جہنم کی آگ صرف تیرے لئے پیدا کی ہے کہ تیرے علاوہ کوئی اس میں پھینکا نہیں جائے گا؟‘‘ انہوں نے جواباً عرض کی: ’’امی جان! انسان کو ہر حال میں مُجَاہَدَہ کرنا چاہیے کیونکہ قیامت کے دن دو ہی باتیں ہوں گی، یا تو مجھے بخش دیا جائے گا یا پھر میری پکڑ ہوجائے گی، اگر میری مَغْفِرَت ہوگئی تو یہ مَحْض **اللہ** تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہوگی اور اگر میں پکڑا گیا تو یہ اس

1 ......نسائی، کتاب الجہاد، باب مالمن اسلم وھاجر۔۔۔الخ، ص ۵۰۹، حدیث: ۳۱۳۰ ملتقطاً۔



www.dawateislami.net

کا عدل ہوگا، لہٰذا اب میں آرام نہیں کروں گا اور اپنے نفس کو مارنے کی پوری کوشش کرتا رہوں گا۔'' جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے گِریہ وزاری شروع کردی۔ لوگوں نے پوچھا: ''آپ نے تو ساری عُمر مجاہدوں اور رِیاضتوں میں گزاری ہے، اب کیوں رو رہے ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''مجھ سے زیادہ کس کو رونا چاہیے کہ میں ستر (70) سال تک جس دروازے کو کھٹکھٹا تا رہا، آج اسے کھول دیا جائے گا لیکن یہ نہیں معلوم کہ جنت کا دروازہ کھلتا ہے یا دوزخ کا؟ کاش! میری ماں نے مجھے جنم نہ دیا ہوتا اور مجھے یہ مَشَقَّت نہ دیکھنا پڑتی۔''

قبر محبوب کے جلووں سے بسا دے مالک ...... یہ کرم کر دے تو میں شاد رہوں گا یارب
گر تو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی ...... ہائے میں نارِ جہنم میں جلوں گا یارب
عَفْو کر اور سَدا کے لیے راضی ہو جا ...... گر کرم کر دے تو جنت میں رہوں گا یارب

## اِطاعَت کا جذبہ پیدا کرنے، اطاعت کرنے کے نو (9) طریقے:

**(1) نیکیوں اور نیک اعمال کی معلومات حاصل کیجئے:** جب تک بندے کو اس بات کا علم نہ ہوگا کہ نیک اعمال کون کون سے ہیں، اس وقت تک ان اعمال کو بَجالانا بہت دشوار ہوگا اور یہی اطاعت کا سب سے بڑا رکن ہے کہ بندہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے **حبیب** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بتائے ہوئے نیک اَعمال کو بجالائے۔ اس سلسلے میں **مکتبۃ المدینہ** کی مَطبُوعَہ اِن کُتُب کا مُطالَعہ بہت مُفِید ہے: ❁ احیاء العلوم ❁ مُکاشَفَۃُ القُلُوب ❁ مِنْہاجُ العابِدِین ❁ بہارِ شریعت ❁ جنت میں لے جانے والے اَعمال ❁ نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں ❁ نیکی کی دعوت۔ وغیرہ



www.dawateislami.net

**(2) برائیوں اور گناہوں کی معلومات حاصل کیجئے:** یہ بات بھی مُسَلَّمَہ (طے شدہ) ہے کہ بیماری کی تشخیص کے لیے اس کی معلومات ہونا بہت ضروری ہیں، جب تک معلومات نہ ہوں گی اس وقت تک تشخیص نہیں ہوسکتی اور جب تشخیص نہ ہوگی تو علاج بھی نہ ہوسکے گا۔ نیز اطاعت کا دوسرا بڑا رُکن بھی یہ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن چیزوں سے بچنے کا حکم دیا ہے بندہ ان سے بچے۔اس سلسلے میں مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعَہ اِن کتب کا مُطَالَعَہ بہت مُفِید ہے: ❁ اِحیاء العلوم ❁ بہار شریعت ❁ جہنم میں لے جانے والے اَعمال ❁ باطنی بیماریوں کی معلومات ❁ نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں ❁ گناہوں کی نحوست ❁ برے خاتمے کے اسباب۔وغیرہ

**(3) اطاعت گزار لوگوں کی صحبت اختیار کیجیے:** اِطاعَتِ اِلٰہی کا جذبہ پیدا کرنے کا ایک بہترین ذریعہ اطاعت گزار لوگوں کی صحبت بھی ہے کہ بندہ جیسے لوگوں کی صحبت اختیار کرتا ہے وہ ویسا ہی بن جاتا ہے، جب بندہ اپنے ہی جیسے افراد کو نیکیاں کرتے اور گناہوں سے بچتے ہوئے دیکھتا ہے تو اس کی ذات میں بھی نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا جذبہ پیدا ہوجاتا ہے۔

**(4) اِطاعت کے دُنیوی واُخروی فوائد پر غور کیجئے:** چند فوائد یہ ہیں: ❁ اطاعت گزار کو تھوڑے مال پر قناعت عطا کردی جاتی ہے۔ ❁ اطاعت گزار لوگوں کے مال سے بے نیاز کردیا جاتا ہے۔ ❁ اطاعت گزار کو صَبر وشُکر کی دولت عطا کردی جاتی ہے۔ ❁ اطاعت گُزار کی عزت لوگوں کے دلوں میں ڈال دی جاتی ہے۔ ❁ اطاعت گزار کا خاتمہ رحمتِ الٰہی سے بالخیر ہوگا۔ ❁ اطاعت گُزار کو قبر کے سوالات میں آسانی ہوگی۔ ❁



www.dawateislami.net

اطاعت گزُار کو کل بروزِ قیامت حساب میں بھی آسانی ہوگی۔ ❁ اطاعت گزُار حشر کی تکلیفوں سے محفوظ رہے گا۔ ❁ اطاعت گزار ربّ کی رحمت سے عذاب سے بھی محفوظ رہے گا۔ ❁ اطاعت گزار کو جنت میں داخلہ نصیب ہوگا۔ ❁ الغرض اِطاعت گزار کو دنیا وآخرت کی کثیر بھلائیاں عطا کی جاتی ہیں۔

**(5) نافرمانی کی ہلاکتوں پر غور کیجیے:** چند ہلاکتیں یہ ہیں: ❁ نافرمان شخص کی دنیا میں ذلت ورُسوائی ہوگی۔ ❁ نافرمان شخص کو طرح طرح کی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ❁ کبھی مالی تنگی سے دوچار ہوتا ہے۔ ❁ کبھی گھریلو ناچاقیوں سے پالا پڑتا ہے۔ ❁ اسے طرح طرح کی بیماریاں لگ جاتی ہیں۔ ❁ نافرمان شخص کے بُرے خاتمے کا بھی خوف ہے۔ ❁ نافرمان شخص کو قبر کے سوالات میں بھی پریشانی کا سامنا ہوسکتا ہے۔ ❁ نافرمان شخص کو حشر میں بھی حساب وکتاب میں مشکل ہوسکتی ہے۔ ❁ نافرمان شخص سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناراض ہوتے ہیں اور یقیناً یہ تمام نقصانات میں سب سے بڑا نقصان اور بدنصیبی ہے۔

**(6) ہر ہر معاملے میں شریعت کو ملحوظ رکھیے:** چاہے اس کا تعلق **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حقوق سے ہو یا اپنی ذات، والدین، آل اولاد ورشتہ داروں، پڑوسیوں یا دیگر حقوق العباد سے ہو۔ اپنی زندگی کے ہر ہر معاملے میں شریعت کے مطابق گزارنے کے لیے صَدرُ الشَّریعہ بَدرُ الطَّرِیقہ حضرت عَلَّامَہ مَولانا مُفتی محمد اَمجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کی مایہ ناز تصنیف ''بہارِ شریعت'' کا مُطالعہ بہت مُفید ہے، اس کتاب میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیوی واُخروی کئی معاملات کے بارے میں تفصیلی شَرعی رہنمائی کی گئی ہے۔



www.dawateislami.net

**(7) اطاعت کی راہ میں حائل اسباب کو دور کیجئے:** جب اسباب دور ہو جائیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم سے اطاعت بھی نصیب ہو جائے گی، اطاعت کی راہ میں رُکاوٹ ڈالنے والے چند اسباب یہ ہیں: ❁ علمِ دِین حاصل نہ کرنا ❁ دِین دار لوگوں کی صحبت اختیار نہ کرنا ❁ بُرے لوگوں کی صُحبت میں بیٹھنا ❁ دنیوی محبت کو دل میں بَسا لینا ❁ لمبی لمبی اُمیدیں لگا لینا ❁ موت کو بُھول جانا ❁ فِکرِ آخرت سے غافل ہو جانا ❁ گناہوں میں مبتلا ہو جانا۔ وغیرہ

**(8) مدنی انعامات پر عمل کیجئے:** مدنی انعامات دراصل شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے عطا کردہ مختلف سوالات کی صورت میں کئی نیک اَعمال کا مجموعہ ہے، ان نیک اعمال کو بجالانے سے دنیا وآخرت کی کثیر بھلائیاں حاصل کی جاسکتی ہیں، مدنی انعامات اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنے میں بہترین مُعاوِن ہیں۔

**(9) مدنی قافلوں میں سفر اختیار کیجئے:** جب بندہ راہِ خدا میں نکل کر نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد خصوصی طور پر اس کے شاملِ حال ہوتی ہے، بلکہ نیک اعمال کا ثواب کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے، مدنی قافلوں میں اکثر وقت مسجد اور عبادت وریاضت میں گزارا جاتا ہے جو یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت میں بہترین مُعاوِن ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



www.dawateislami.net

# (16)...دل کی نرمی

## دل کی نرمی کی تعریف:

دل کا خوفِ خدا کے سبب اِس طرح نرم ہونا کہ بندہ اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے اورنیکیوں میں مشغول کرلے،نصیحت اُس کے دل پر اثر کرے، گناہوں سے بے رغبتی ہو، گناہ کرنے پر پشیمانی ہو، بندہ توبہ کی طرف متوجہ ہو،شریعت نے اس پر جو حقوق لازم کیے ہیں ان کی اچھے طریقے سے ادائیگی پر آمادہ ہو،اپنے آپ، گھر بار، رشتہ داروں وخَلقِ خدا پر شَفقت ورحم ونرمی کرے،کُلّی طور پراس کیفیت کو''دل کی نرمی''سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

## آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪﴾(پ۴، آل عمران: ۱۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: ''تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے اوراگر تُندمزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد (آس پاس) سے پریشان ہوجاتے۔''

## (احادیثِ مبارکہ) نرم دل پاک دامن غنی کی فضیلت:

حضرتِ سَیِّدُنَا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سَرورِکَونَین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''بیشک اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نرم دل، پاک دامن غنی کو پسند فرماتا ہےاور سنگدِل بدکردار سائل کو ناپسند فرماتا ہے۔''(1) حضرت سَیِّدُنَا اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ

1 ......مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب فی الشیخ الجعول والبذئ والفاجر، ۸/ ۱۴۵، حدیث: ۱۳۰۲۷۔



www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور مساکین کو کھانا کھلا۔''(1)

## دل کی نرمی کا حکم:

وہ اُمور جو دل کی سختی دور کرنے اور دل میں نرمی پیدا کرنے کا سبب بنیں انہیں حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

## حکایت 17 دُعا کی برکت سے دل کی سختی دُور ہوگئی:

حضرت سَیِّدُنا سَرِی سَقَطِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ میں دل کی سختی کے مرض میں مبتلا تھا اور مجھے حضرت سَیِّدُنا مَعرُوف کَرخی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی دعا کی برکت سے چھٹکارا مل گیا۔ ہوا یوں کہ میں نمازِ عید پڑھنے کے بعد واپس لوٹ رہا تھا کہ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا جس کے بال اُلجھے ہوئے تھے۔ دل ٹوٹنے کے سبب روئے جارہا تھا۔ میں نے عرض کی: ''یاسَیِّدِی! کیا ہوا؟'' آپ کے ساتھ یہ بچہ کیوں رو رہا ہے؟'' تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا: ''میں نے چند بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھا لیکن یہ بچہ ایک طرف کھڑا ہوا تھا۔ ان بچوں کے ساتھ نہ کھیلنے کی وجہ سے اس کا دل ٹوٹ گیا ہے۔ میں نے بچے سے پوچھا تو اس نے بتایا: میں یتیم ہوں، میرا باپ انتقال کر گیا ہے، میرا کوئی سہارا نہیں اور میرے پاس کچھ رقم بھی نہیں کہ میں اَخروٹ خرید کر اِن بچوں کے ساتھ کھیل سکوں۔''

1 ......مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۳۳۵، حدیث: ۹۰۲۸۔



www.dawateislami.net

چنانچہ میں اس کو اپنے ساتھ لے آیا ہوں تا کہ اس کے لئے گُٹھلیاں اکٹھی کروں جن سے یہ اخروٹ خرید کر دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل سکے۔'' میں نے عرض کی: ''آپ یہ بچہ مجھے دے دیں تا کہ میں اس کی حالت بدل سکوں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''چلو اس کو پکڑ لو، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا دل ایمان کی برکت سے غنی کرے اور اپنے راستے کی ظاہری و باطنی پہچان عطا فرما دے۔'' حضرت سَیِّدُنا سَرِی سَقَطِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں اس بچے کو لے کر بازار چلا گیا اور اچھے کپڑے پہنائے، اخروٹ خرید کر دیئے اور وہ عید کے دن دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلنے چلا گیا۔ دوسرے بچوں نے پوچھا: ''تجھ پر یہ احسان کس نے کیا؟'' اس نے جواب دیا: ''حضرت سَیِّدُنا مَعرُوف کَرخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اور سَرِی سَقَطِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے۔'' جب بچے کھیل کود کے بعد چلے گئے تو وہ بچہ خوشی خوشی میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے پوچھا: ''بتاؤ! عید کا دن کیسا گزرا؟'' اس نے کہا: ''اے میرے محترم! آپ نے مجھے اچھا کپڑا پہنایا، مجھے خوش کر کے بچوں کے ساتھ کھیلنے کے لئے بھیجا، میرے ٹوٹے ہوئے دل کو جوڑا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اپنی بارگاہ میں حاضری کی کمی پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے لئے اپنا راستہ کھول دے۔'' حضرت سَیِّدُنا سَرِی سَقَطِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''مجھے بچے کے اس کلام سے بے حد خوشی ہوئی جس نے عید کی خوشیاں دوبالا کر دیں۔''(1)

## دل میں نرمی پیدا کرنے کے دس (10) طریقے:

**(1) دل کی سختی کے ممکنہ نقصانات پر غور کیجئے:** چند نقصانات یہ ہیں: ۞ دل کی سختی عمل

(1) ...... حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۳۵۳۔



www.dawateislami.net

کوضائع کردینے کا ایک سبب ہے۔ ❁ سخت دلی سے بے رحمی کا اندیشہ ہے۔ ❁ سخت دل شخص عُموماً رحم کرنے کی طرف بہت کم مائل ہوتا ہے۔ ❁ سخت دل لوگ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ناپسند ہیں۔ ❁ سخت دل لوگوں کی صحبت بری صحبت کہلاتی ہے۔ ❁ سخت دل لوگ کل بروزِ قیامت غضبِ الٰہی کا شکار ہوسکتے ہیں۔ ❁ اُن کو حساب میں دشواری کا بھی اندیشہ ہے۔ ❁ ربّ تعالٰی کی ناراضی کی صورت میں انہیں جہنم کا عذاب کا بھی شکار ہوسکتے ہیں۔ ❁ سخت دلی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے قہر وغضب کی علامت ہے۔ ❁ سخت دل لوگ دنیا وآخرت کی کثیر بھلائیوں سے محروم کردیے جاتے ہیں۔وغیرہ وغیرہ

**(2) نرم دلی کے فوائد پر غور کیجئے:** چند فوائد یہ ہیں: ❁ نرم دل شخص رحم دل ہوتا ہے، ❁ سب پر رحم کرتا ہے، ❁ نرم دل لوگ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسند ہیں، ❁ نرم دلی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے، ❁ نرم دلی خوش بختی کی علامت ہے، ❁ نرم دل شخص کی عزت لوگوں کے دلوں میں ڈال دی جاتی ہے۔ ❁ جسے نرم دلی عطا کی جاتی ہے اسے دنیا وآخرت کی کثیر بھلائیاں عطا کردی جاتی ہیں۔وغیرہ وغیرہ

**(3) بھوک سے کم کھایئے:** اس سے دل نرم ہوتا ہے، پیٹ بھر کر کھانے سے دل کی سختی پیدا ہوتی ہے۔بعض صالحین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا فرمان ہے: ''بھوک ہمارا سرمایہ ہے۔'' اِس قول کے معنی یہ ہیں کہ ہمیں جو فراغت، سلامتی، عبادت، حلاوت، علم اور عملِ نافع وغیرہ نصیب ہوتا ہے وہ سب بھوک کے سبب اور صبر کی برکت سے ہوتا ہے۔حضرتِ سَیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''دل کی سختی کے دو اَسباب ہیں: (۱) پیٹ



www.dawateislami.net

بھر کر کھانا (۲) زِیادہ بولنا۔‘‘[1]

**(4) فُضُول گفتگو سے پرہیز کیجیے:** فُضُول گوئی سے دل میں سختی پیدا ہوتی ہے، یوں دل نہ تو کسی پہ رحم کرنے پر آمادہ ہوتا ہے اور نہ ہی کسی کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں، کسی کے بارے میں جس قدر مَنفی (غیبت، چُغلی، تُہمت پر مشتمل) گفتگو کی جاتی ہے اسی قدر دل میں نفرت کے جذبات پیدا ہوجاتے ہیں اور یہ سب فضول گوئی کی بُری عادت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ لہٰذا دل میں نرمی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو زبان کو فضول گفتگو سے بچاتے ہوئے قفلِ مدینہ لگائیے۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ’’**ذِکْرُ اللہ** کے بغیر زیادہ کلام نہ کرو کیونکہ **ذِکْرُ اللہ** کے بغیر زیادہ کلام دل کی سختی ہے اور سخت دل لوگ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ (کی رحمت وعنایت) سے سب سے زیادہ دور ہیں۔‘‘[2] حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بِن دِینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ’’اگر تو اپنے دل میں سختی یا اپنے بدن میں سُستی یا اپنے رزق میں محرومی دیکھے تو یقین کرلے کہ تو نے کوئی فضول گفتگو کی ہے۔‘‘[3]

**(5) گناہوں کے خلاف اِعلانِ جنگ کردیجئے:** گناہ خواہ ظاہری ہو یا باطنی، دونوں ہی دل کی سختی کا سبب ہیں اور جن کے دل نرم ہوتے ہیں اس کے پیچھے یہ راز پوشیدہ ہوتا ہے کہ وہ گناہوں سے ہر صورت بچتے ہیں۔ لہٰذا دل میں نرمی پیدا کرنے کے لیے آپ بھی گناہوں کے خلاف اِعلانِ جنگ کردیجیے، گناہوں اور ان کے اسباب وعلاج کی معلومات حاصل کیجئے، خود کو گناہوں سے بچایئے۔ گناہوں کی معلومات، ان کے اسباب وعلاج کے

---

1 ...... فیضانِ سنت، پیٹ کا قفلِ مدینہ، ص ۶۷۸۔

2 ...... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۴/ ۱۸۴، حدیث: ۲۴۱۹۔

3 ...... آنسوؤں کا دریا، ص ۲۳۹۔



www.dawateislami.net

لیے مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ اِن کُتُب کا مُطالَعہ بہت مُفید ہے: ❁ احیاء العلوم ❁ جہنم میں لے جانے والے اعمال ❁ باطنی بیماریوں کی معلومات۔

**(6) یتیم ومسکین کی خیر خواہی کیجیے:** دل میں نرمی پیدا کرنے کا ایک نسخہ یہ بھی ہے کہ یتیم و مسکین کے ساتھ خیر خواہی کی جائے کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سخت دلی کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تو دل کی نرمی چاہتا ہے تو مسکین کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر۔''(1)

**(7) موت کو کثرت سے یاد کیجیے:** موت دل کی نرمی کا بہترین نسخہ ہے۔ چنانچہ ایک عورت نے اُمّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنَا عَائِشَہ صِدِّیقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے اپنے دل کی سختی کے بارے میں شکایت کی تو انہوں نے فرمایا: ''موت کو زیادہ یاد کرو اس سے تمہارا دل نرم ہوجائے گا۔'' اس عورت نے ایسا ہی کیا تو دل کی سختی جاتی رہی، پھر اس نے اُمُّ المُؤمنین حضرت سَیِّدَتُنَا عَائِشَہ صِدِّیقَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا شکریہ ادا کیا۔(2)

**(8) زِیارتِ قبور کیجیے:** زِیارتِ قبور دل کی سختی کا ایک بہترین علاج اور دل کی نرمی میں بہت مُعاوِن ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنَا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رَحمت شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ زیارتِ قبور دل کی نرمی، اَشک باری (رونے کا سبب) اور آخرت کی یاد دلانے والی ہے۔''(3)

---

1 ......البر والصلۃ لابن جوزی، الباب الخمسون فی کفایۃ الیتیم، ص ٢٣٣، حدیث: ٤٠٣۔

2 ......احیاء العلوم، ٥ / ٤٨٠۔

3 ......مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ٤ / ٤٧٣، حدیث: ١٣٤٨٧۔



www.dawateislami.net

**(9) اللہ والوں کی صحبت اختیار کیجیے:** مُفَسِّرِ شَہِیر حَکِیْمُ الْاُمَّت مُفْتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''جیسے لوہا نرم ہوکر اوزار اور سونا نرم ہوکر زیور اور مٹی نرم ہوکر کھیت یا باغ، آٹا نرم ہوکر روٹی وغیرہ بنتے ہیں ایسے ہی اِنسان دل کا نرم ہوکر ولی، صوفی، عارف وغیرہ بنتا ہے۔ دل کی نرمی اللہ کی بڑی نعمت ہے، یہ نرم دل بزرگوں کی صُحبت اور اُن کے پاک کلمات سے نصیب ہوتی ہے۔''[1] اسی طرح حضرت سَیِّدُنَا احمد بِن ابوالحَواری رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''جب تو اپنے دل میں سختی محسوس کرے تو ذکر کرنے والوں کی مَجْلِس میں بیٹھ جا، دنیا سے بے رغبت لوگوں کی صُحبت اختیار کر، اپنا کھانا کم کرلے، اپنی مُراد (خواہش) سے اجتناب کر، برے کاموں سے خود کو روک لے۔''[2]

لہٰذا اللہ والوں کی صُحبت میں بیٹھنے کی برکت سے دل نرم ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اِسلامی حضرت عَلَّامَہ مَولانا اَبُو بِلال محمد الیاس عَطَّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی ایک عظیم علمی ورُوحانی شخصیت ہیں، کئی ایسے لوگ ہیں جن کی سخت دلی نے انہیں بہت سے گناہوں اور سنگین جرائم میں مبتلا کردیا تھا، نیکیوں سے کوسوں دور کردیا تھا، انہیں شیخ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُبارَک صُحبت عطا ہوئی، آپ کے بیانات کو سُنا، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے، ہفتہ وار اجتماعات میں شرکت اور مدنی انعامات پر عمل شروع کردیا، مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کی، مدنی مذاکروں میں شرکت کو اپنا معمول بنالیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

---

1 ......مرآۃ المناجیح، ۷/ ۲۔

2 ......الطبقات الصوفیۃ، الطبقۃ الاولی، ص ۹۴۔



www.dawateislami.net

فضل وکرم سے انہیں دل کی نرمی نصیب ہوگئی، گناہوں سے نفرت مل گئی، نیکیوں سے محبت کا عملی جذبہ بیدار ہوگیا، آپ بھی دل کی نرمی چاہتے ہیں تو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت اختیار کریں، بیانات سنیں، مدنی مذاکروں میں شرکت کریں، اس کی برکت سے ڈھیروں بھلائیاں حاصل ہوں گی۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

**(10) دل کی نرمی کی بارگاہِ اِلٰہی میں دعا کیجئے:** دعا مؤمن کا ہتھیار اور عبادت کا مغز ہے۔ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنَا معروف کرخی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''دعا فرمائیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے دل کو نرم کردے۔'' تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے اس دعا کی تلقین فرمائی: ''یَامُلَیِّنَ الْقُلُوْبِ! لَیِّنْ قَلْبِیْ قَبْلَ اَنْ تُلَیِّنَہ عِنْدَ الْمَوْتِ یعنی اے دلوں کو نرم فرمانے والے! میرے دل کو بھی نرم کردے اس سے پہلے کہ تو موت کے وقت اسے نرم کرے۔'' (آمین)[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (17)...خلوت و گوشہ نشینی

### خلوت و گوشہ نشینی کی تعریف:

❁ خلوت کے لغوی معنٰی ''تنہائی'' کے ہیں اور بندے کا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے، تقویٰ و پرہیزگاری کے درجات میں ترقی کرنے اور گناہوں سے بچنے کے لیے اپنے گھر یا کسی مخصوص مقام پر لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہوکر اس طرح مُعْتَدِل انداز میں نفلی عبادت کرنا ''خلوت و گوشہ نشینی'' کہلاتا ہے کہ حقوق اللّٰہ (یعنی فرائض و واجبات

1 ...... حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۳۵۳۔



www.dawateislami.net

وسُنَنِ مُؤَکَّدہ) اور شریعت کی طرف سے اس پر لازم کیے گئے تمام حقوق کی ادائیگی، والدین، گھر والوں، آل اَولاد و دیگر حُقُوقُ العِباد (بندوں کے حقوق) کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہ ہو۔ ❁ صُوفیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کے نزدیک لوگوں میں ظاہری طور پر رہتے ہوئے باطنی طور پر اُن سے جُدا رہنا یعنی خود کو ربّ تعالیٰ کی طرف مُتوجہ رکھنا خلوت و گوشہ نشینی ہے۔

## آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ۝۸﴾ (پ ۲۹، المزمل: ۸) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔'' اس آیت کے تحت صَدرُالاَفاضِل مَولانا مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْهِ رَحمَةُ اللهِ الْهَادِی فرماتے ہیں: ''یعنی عِبادت میں اِنْقِطاع کی صفت ہو کہ دل اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی طرف مَشغول نہ ہو، سب علاقہ (تَعَلُّقات) قَطْع (ختم) ہو جائیں، اسی کی طرف توجہ رہے۔''(1) ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مَرْیَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِیًّا ۝۱۶﴾ (پ ۱۶، مریم: ۱۶) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے پُورب (مشرق) کی طرف ایک جگہ الگ گئی۔'' اس آیتِ مبارکہ میں حضرت سَیِّدَتُنا مریم رَحمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا کی خَلوت کا ذکر ہے کہ وہ اپنے مکان میں یا بَیْتُ المَقْدِس کی شرقی جانب میں لوگوں سے جدا ہو کر عبادت کے لئے خَلوت میں بیٹھ گئیں۔(2)

---

1 ……خزائن العرفان، پ ۲۹، المزمل، تحت الآیۃ: ۸۔

2 ……خزائن العرفان، پ ۱۶، مریم، تحت الآیۃ: ۱۶ ماخوذا۔



www.dawateislami.net

## (حدیثِ مبارکہ) خَلوت وگوشہ نشینی ذریعۂ نجات ہے:

حضرت سَیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: ''نجات کا ذریعہ کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور تم کو تمہارا گھر کافی رہے اور اپنی خطاؤں پر روؤ۔''[1] مُفَسِّرِ شہیر حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''یعنی بلا ضرورت گھر سے باہر نہ جاؤ، لوگوں کے پاس بلا وجہ نہ جاؤ، گھر سے نہ گھبراؤ، اپنے گھر کی خلوت کو غنیمت جانو کہ اس میں صَدہا (سینکڑوں) آفتوں سے امان ہے۔ بزرگ فرماتے ہیں کہ سُکوت، لُزُومِ بُیُوت اور قناعت بالقوت اِلٰی اَنْ یَّمُوْت امان کی چابی ہے یعنی خاموشی، گھر میں رہنا، ربّ کی عطا پر قناعت، موت تک اس پر قائم رہنا۔''[2]

## خلوت وگوشہ نشینی کے اَحکام:

(1) مطلقاً خلوت رِضائے الٰہی پانے، خود کو نیکیوں میں لگانے، گناہوں سے بچانے اور جنت میں لے جانے والا کام ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ رضائے الٰہی کے حصول اور عبادات میں پختگی حاصل کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ وقت خلوت اختیار کرے، البتہ مختلف اَفراد کے مختلف اَحوال کی وجہ سے اس کے اَحکام بھی مختلف ہیں، بعض کے لیے خَلوت افضل اور بعض کے لیے جَلوت (یعنی لوگوں میں رہنا) افضل۔ (2) ایسا عالمِ دِین جس سے لوگ عِلمِ دِین حاصِل کرتے ہوں اور اگر یہ خَلوت اختیار کرلے تو لوگ شرعی مسائل سے

---

1 ......ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۴/۱۸۲، حدیث: ۲۴۱۴۔

2 ......مرآۃ المناجیح، ۶/ ۴۶۴۔



www.dawateislami.net

محروم ہو کر گمراہی میں جا پڑیں گے تو ایسے عالِم کے لیے کُلِیَۃً خلوت اِختیار کرنا ناجائز وممنوع ہے البتہ ایسا صاحب علم شخص جس کے پاس اپنی ضرورت کا علم موجود ہے اور اس کے خلوت اختیار کرنے سے لوگوں کا بھی کوئی نقصان نہیں تو ایسے شخص کے لیے خلوت اختیار کرنا جائز ہے۔(3) ایسا شخص جو ضروریاتِ دِین (فرائض وواجبات وسُنَنِ مُؤَکَّدہ) سے ناواقف ہو، اگر علم حاصل نہ کرے گا تو نفس وشیطان کے بہکاوے میں آ کر گمراہی کے گڑھے میں گر جائے گا ایسے شخص کے لیے خلوت اختیار کرنا شرعاً ناجائز وحرام ہے بلکہ اس پر لازم ہے کہ فرض علوم کو حاصل کرے۔(4) اگر کسی شخص کو اچھی صُحبت مُیَسَّر نہیں ہے اور وہ خلوت اختیار نہیں کرے گا تو گناہوں میں مبتلا ہو جائے گا تو ایسے شخص پر لازم ہے کہ **حُقُوقُ اللّٰه** وحقوقُ العباد (اللّٰہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق) کی ادائیگی کرتے ہوئے بقدرِ ضرورت خلوت اختیار کرے اور خود کو گناہوں سے بچا کر عبادت میں مصروف ہو جائے۔ مرآۃ المناجیح میں ہے: صُوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں کہ ''اب اس زمانہ میں جلوت (لوگوں میں رہنے) سے خلوت افضل، بُری صحبت سے تنہائی افضل۔''[1] برے لوگوں کی صُحبت سے خلوت افضل اور خلوت سے اچھے لوگوں کی صحبت افضل۔(5) اگر خلوت اختیار کرنے میں کسی بھی طرح **حقوق اللّٰه** یا حُقُوقُ العباد کی تلفی ہوتی ہو تو ایسی خلوت اختیار کرنا شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ مثلاً کوئی شخص گھر کے ایک کونے میں بیٹھ کر اس طرح ذکر واَذکار وعبادت وغیرہ میں مصروف ہو جائے کہ جماعت بھی ترک کر دے، جُمُعَہ وعِیدَین میں بھی سُستی ہو جائے، کسب حلال ترک کر دے اور اسے یا اس کے گھر والوں کو اس خلوت

1 ......مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۳۷۔



www.dawateislami.net

کی وجہ سے دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑے تو ایسی خلوت ناجائز وحرام ہے۔ حکیم الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نَعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''مسلمان دو قسم کے ہیں: ایک وہ جنہیں خلوت بہتر ہے، بعض وہ جن کے لیے جلوت افضل، ان دونوں میں جلوت والے افضل ہیں کیونکہ خلوت والے صرف اپنی اِصلاح کرتے ہیں اور جلوت والے دوسروں کو بھی درست کرتے ہیں۔ حضرت علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) فرماتے ہیں کہ تم دنیا میں اپنے دوست زیادہ بناؤ کہ کل قیامت میں مؤمن دوست شفاعت کریں گے اور آپ نے اپنی تائید میں یہ آیت پڑھی: ﴿فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَا صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾﴾ (پ ۱۹، الشعراء: ۱۰۰، ۱۰۱) کفارِ مکہ اپنے لیے شفیع اور دوست نہ ملنے پر افسوس کریں گے مگر خیال رہے کہ بعض لوگوں کے لیے بعض حالات میں بعض مقامات پر خلوت افضل ہوتی ہے، اگر جلوت میں خود اپنے آپ کے گناہوں میں مشغول ہو جانے کا اندیشہ ہو تو خلوت بہتر۔ حضرت وَہب (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) فرماتے ہیں کہ حکمت دس حصے ہیں: نو خاموشی میں، ایک خلوت میں۔ بہتر یہ ہے کہ کبھی خلوت اختیار کرے کبھی جلوت: خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا (سب سے بہتر کام میانہ روی والا ہوتا ہے) عربی میں تنہائی کو عُزْلَۃ کہتے ہیں، عارفین فرماتے ہیں کہ عُزْلَۃ میں اگر علم کا ''عین'' نہ ہو تو ذلت ہے اور اگر زُہد کی ''ز'' نہ ہو تو نِری عِلَّت ہے یعنی خلوت وہ اختیار کرے جس کے پاس علم بھی ہو زُہد بھی۔''[1] ❁ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت مولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن سے جب خلوت نشینی کے متعلق سوال ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ''آدمی تین قسم کے ہیں: (۱) مُفِید

[1] ......مرآۃ المناجیح، ۶/ ۷ ۶۴۔



www.dawateislami.net

(۲) مُسْتَفِیْد (۳) مُنْفَرِد۔ مُفید وہ کہ دوسروں کو فائدہ پہنچائے، مُستفید وہ کہ خود دوسرے سے فائدہ حاصل کرے، مُنفرد وہ کہ دوسرے سے فائدہ لینے کی اسے حاجت نہ ہو اور نہ دوسرے کو فائدہ پہنچا سکتا ہو۔ مُفید اور مُستفید کو عُزلَت گزینی (یعنی خلوت) حرام ہے اور مُنفرد کو جائز بلکہ واجب۔'' اِمام اِبنِ سیرِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا واقعہ بیان فرما کر ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جو پہاڑ پر گوشہ نشین ہو کر بیٹھ گئے تھے وہ خود فائدہ حاصل کیے ہوئے تھے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی اُن میں قابلیت نہ تھی اُن کو گوشہ نشینی جائز تھی اور امام اِبنِ سیرِین (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) پر عُزلَت (یعنی خلوت) حرام تھی۔''[1]

دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو ...... پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

سارا عالم ہو مگر دیدہ دل دیکھے تمہیں ...... انجمن گرم ہو اور لذت تنہائی ہو

## حکایت 18 خلوت کے فَوائد خلوت نشین راہب کی زبانی:

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ الوَاحِد بِن یَزِید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک راہِب کے پاس سے گزرا جو لوگوں سے الگ تھلگ اپنے صَومَعہ (یعنی عبادت خانہ) میں رہتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: ''اے راہِب! تو کس کی عبادت کرتا ہے؟'' کہنے لگا: ''میں اس کی عبادت کرتا ہوں جس نے مجھے اور تجھے پیدا کیا۔'' میں نے پوچھا: ''اس کی عظمت و بُزُرگی کا کیا عالَم ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''وہ بڑی عظمت و مَرتَبت کا مالِک ہے، اس کی عظمت ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔'' میں نے پوچھا: ''اِنسان کو دولتِ عشق کب نصیب ہوتی ہے؟'' تو وہ کہنے لگا: ''جب اُس کی محبت بے غرض ہو اور وہ اپنے معاملہ میں

[1] ......ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۷۳۔



www.dawateislami.net

مُخلِص ہو۔'' میں نے پوچھا: ''محبت کب خالِص و بےغَرَض ہوتی ہے؟'' اُس نے جواب دیا: ''جب غم کی کیفیت طاری ہو اور وہ محبوب کی اِطاعت میں لگ جائے۔'' میں نے کہا: ''محبت میں اِخلاص کی پہچان کیا ہے؟'' کہنے لگا: ''جب غمِ فُرقت (جُدائی کے غم) کے علاوہ کوئی اور غم نہ ہو۔'' میں نے پوچھا: ''تم نے خلوت نشینی کو کیوں پسند کیا؟'' کہنے لگا: ''اگر تو تنہائی وخلوت کی لذت سے آشنا ہو جائے تو تجھے اپنے آپ سے بھی وَحشت محسوس ہونے لگے۔'' میں نے پوچھا: ''انسان کو خلوت نشینی سے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟'' راہِب نے جواب دیا: ''لوگوں کے شَر سے اَمان مل جاتی ہے اور ان کی آمد و رفت کی آفت سے جان چُھوٹ جاتی ہے۔'' میں نے کہا: ''مجھے کچھ اور نصیحت کر۔'' تو وہ کہنے لگا: ''ہمیشہ حلال رزق کھاؤ پھر جہاں چاہو سو جاؤ تمہیں غم و پریشانی نہ ہوگی۔'' میں نے پوچھا: ''راحت وسُکون کس عمل میں ہے؟'' اس نے کہا: ''خلافِ نفس کام کرنے میں۔'' میں نے پوچھا: ''انسان کو راحت وسُکون کب مُیَسَّر آئے گا؟'' تو وہ کہنے لگا: ''جب وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔'' میں نے پوچھا: ''اے راہب! تو نے دنیا سے تَعَلُّق توڑ کر اس صَومَعَہ (یعنی عبادت خانہ) کو کیوں اختیار کرلیا؟'' کہنے لگا: ''جو شخص زمین پر چلتا ہے وہ اوندھے منہ گر جاتا ہے اور دنیا داروں کو ہر وقت چوروں کا خوف رہتا ہے، پس میں نے دنیا داروں سے تَعَلُّق ختم کرلیا اور دنیا کے فِتنہ وفَساد سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے آپ کو اس ذات کے سپرد کردیا جس کی بادشاہی زمین وآسمان میں ہے، دنیا دار لوگ عقل کے چور ہیں پس مجھے خوف ہوا کہ یہ میری عقل چُرالیں گے اور حقیقی بات یہ ہے کہ جب انسان اپنے دل کو تمام خواہشاتِ نفسانیہ اور برائیوں سے پاک کرلیتا ہے تو اس کے لئے زمین تنگ ہو



www.dawateislami.net

جاتی ہے (یعنی اسے دنیا قید خانہ معلوم ہوتی ہے) پھر وہ آسمانوں کی طرف بلندی چاہتا ہے اور قُربِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا مُتَمَنِّی (خواہش کرنے والا) ہوجاتا ہے اور اس بات کو پسند کرتا ہے کہ ابھی فوراً اپنے مالکِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ سے جا ملے۔'' پھر میں نے اس سے پوچھا: ''اے راہب! تو کہاں سے کھاتا ہے؟'' کہنے لگا: ''میں ایسی کھیتی سے اپنا رزق حاصل کرتا ہوں جسے میں نے کاشت نہیں کیا بلکہ اسے تو اس ذات نے پیدا فرمایا ہے جس نے یہ چکّی یعنی داڑھیں میرے منہ میں نصب کیں، میں اسی کا دیا ہوا رزق کھاتا ہوں۔'' میں نے پوچھا: ''تم اپنے آپ کو کیسا محسوس کرتے ہو؟'' کہنے لگا: ''اس مسافر کا کیا حال ہوگا جو بہت دُشوار گزار سفر کے لئے بغیر زادِ راہ کے روانہ ہوا ہو، اور اس شخص کا کیا حال ہوگا جو اندھیری اور وَحشَت ناک قبر میں اکیلا رہے گا، وہاں کوئی غم خوار و مونس نہ ہوگا پھر اس کا سامنا اس عَظیم و قَہَّار ذات سے ہوگا جو اَحۡکَمُ الۡحَاکِمِیۡن ہے جس کی بادشاہی تمام جہانوں میں ہے۔'' اتنا کہنے کے بعد وہ راہب زار و قطار رونے لگا۔ میں نے پوچھا: ''تجھے کس چیز نے رلایا؟'' کہنے لگا: ''مجھے جوانی کے گزرے ہوئے وہ ایام رُلا رہے ہیں جن میں، میں کچھ نیکی نہ کرسکا اور سفرِ آخرت میں زادِ راہ کی کمی مجھے رُلا رہی ہے، کیا معلوم میرا ٹھکانا جہنم ہے یا جنت؟'' میں نے پوچھا: ''غریب کون ہے؟'' کہنے لگا: ''غریب اور قابلِ رحم وہ شخص نہیں جو روزی کے لئے شہر بہ شہر پھرے بلکہ غریب (اور قابلِ رحم) تو وہ شخص ہے جو نیک ہو اور فاسِقوں میں پھنس جائے۔ بار بار صرف (زبان سے) استغفار کرنا (اور دل سے توبہ نہ کرنا) تو جھوٹوں کا طریقہ ہے، اگر زبان کو معلوم ہو جاتا کہ کس عظیم ذات سے مَغفِرت طلب کی جارہی ہے تو وہ منہ میں خشک ہوجاتی۔ جب کوئی دنیا سے تعلق قائم کرتا ہے تو موت اس کا تعلق ختم کردیتی



www.dawateislami.net

ہے۔'' پھر کہنے لگا: ''اگر انسان سچے دل سے توبہ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بڑے بڑے گناہوں کو بھی معاف فرمادیتا ہے اور جب بندہ گناہوں کو چھوڑنے کا عَزْمِ مُصَمَّم (پختہ ارادہ) کرلے تو اس کے لئے آسمانوں سے فُتُوحات اُترتی ہیں اور اس کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں اور ان دعاؤں کی برکت سے اس کے سارے غم کافور (دُور) ہوجاتے ہیں۔'' راہب کی حِکمت بھری باتیں سن کر میں نے اس سے کہا: ''میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں، کیا تم اس بات کو پسند کرو گے؟'' تو وہ راہب کہنے لگا: ''میں تمہارے ساتھ رہ کر کیا کروں گا، مجھے تو اس خدا عَزَّوَجَلَّ کا قُرب نصیب ہے جو رزاق ہے اور رُوحوں کو قبض کرنے والا ہے، وہی موت وحیات دینے والا ہے، وہی مجھے رزق دیتا ہے، کوئی اور ایسی صِفات کا مالِک ہو ہی نہیں سکتا۔'' (یعنی مجھے وہ ذات کافی ہے، میں کسی غیر کا محتاج نہیں)[1]

## خَلوَت اِختِیار کرنے کے نو (9) طریقے:

**(1) خلوت سے مُتَعَلِّق بُزُرگانِ دِین کے اَقوال کا مُطَالَعہ کیجئے:** چند اَقوال یہ ہیں:

❁ حضرت سَیِّدُنا سَہل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''خلوت، حلال کھانے کے ساتھ درست ہوتی ہے اور حلال کھانا اس وقت درست ہوتا ہے جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ادا کیا جائے۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا جَرِیرِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''گوشہ نشینی یہ ہے کہ تم لوگوں کے ہُجُوم میں داخل ہوجاؤ اور اپنے باطن کو ان کی مُزاحَمَت (سامنے آنے) سے محفوظ رکھو، اپنے نفس کو گناہوں سے الگ رکھو اور تمہارا باطن حق کے ساتھ مَربُوط (وابستہ) ہو۔'' ❁ کہا گیا ہے کہ ''جس نے گوشہ نشینی کو ترجیح دی اس نے حق کو پالیا۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا

1 ......عیون الحکایات، حصہ اوّل، ص ۱۰۵۔



www.dawateislami.net

ذُوالنُّون مِصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''میں نے خلوت سے بڑھ کر کوئی چیز اِخلاص کی ترغیب دینے والی نہیں دیکھی۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا جُنَید بَغْدادِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ''گوشہ نشینی کی مَشَقَّت برداشت کرنا لوگوں کے میل جول اور مُدارات (اچھی طرح پیش آنے) سے زیادہ آسان ہے۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا مَکْحُول رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اگر مخلوق سے میل جول میں بھلائی ہے تو گوشہ نشینی میں سَلامتی ہے۔''[1]

**(2) آدابِ خلوت کی معلومات حاصل کیجئے:** خلوت یعنی گوشہ نشینی کے بھی کچھ آداب ہیں، جب تک بندہ اُن آداب کو نہ بجالائے اُس وقت تک خلوت اِختیار نہ کرے کہ اِس سے نقصان کا اندیشہ ہے، چند آداب یہ ہیں: (۱) خلوت و گوشہ نشینی اِختیار کرنے والے کو چاہیے کہ اَوّلاً درست عقائد کا علم حاصل کرے تاکہ شیطان اُسے وسوسوں کے ذریعے بہکا نہ سکے، پھر ضروری اَحکامِ شَرعِیَّہ کی تفصیلی معلومات حاصل کرے تاکہ اس کے ذریعے فرائض و واجبات کی اچھے طریقے سے ادائیگی کرسکے اور خلوت کا مَقْصَدِ حقیقی (یعنی رِضائے الٰہی وعبادت پر اِستقامت) حاصل ہو۔ عِلمِ عقائد ومَسائل کے بغیر خلوت اِختیار کرنے والا ایسا ہے جیسے ٹیڑھی بنیاد پر عمارت کھڑی کرنے والا کہ وہ چاہے جتنی بھی خوبصورت عمارت قائم کرلے وہ کبھی سیدھی نہ ہوگی اور ہمیشہ اس کے گرنے کا خطرہ ہی رہے گا، اس طرح بغیر علم کے خلوت اختیار کرنے والا بھی کبھی نہ کبھی نفس وشیطان کے شکنجے میں آکر گمراہی کے عَمِیْق (گہرے) گڑھے میں گرسکتا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم نَخَعِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ایک گوشہ نشین سے فرمایا: ''پہلے عِلم حاصل کرو پھر گوشہ نشینی اختیار کرو۔''[2] (۲) خلوت اور

---

[1] ......الرسالۃ القشیریۃ، باب الخلوۃ والعزلۃ، ص ۱۳۹، ۱۴۰۔

[2] ......احیاء العلوم، ۸/ ۲۰۰۔



www.dawateislami.net

گوشہ نشینی درحقیقت بری خصلتوں سے دُور رہنے کا نام ہے پس اس کی غرض اپنے اَعمال میں تبدیلی لانا ہے نہ کہ اپنی ذات سے ہی دُور ہوجانا، اسی لیے جب پوچھا گیا کہ عارِف کون ہے؟ تو صُوفیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے جواباً ارشاد فرمایا: ''جو ظاہر میں مخلوق کے ساتھ ہوتا ہے اور باطنی اِعتبار سے اُن سے جُدا ہوتا ہے۔'' (۳) حضرت سَیِّدُنا ابُوعُثمان مَغربی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''جو شخص صُحبت پر خلوت کو ترجیح دیتا ہے اسے چاہیے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کے علاوہ تمام اَذکار کو چھوڑ دے اور اپنے ربّ کی رضا کے علاوہ تمام اِرادوں سے خالی ہوجائے اور اگر نفس تمام اَسباب کا مُطَالَبہ کرے تو اُس سے بھی الگ ہو جائے، اگر یہ صورت پیدا نہیں ہوتی تو اُس کی خلوت اُسے فتنے یا آزمائش میں ڈال دے گی۔'' (۴) حضرت سَیِّدُنا یَحْیٰی بِن مُعَاذ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''یہ دیکھو کہ تمہیں خلوت کے ساتھ اُنس (محبت) ہے یا خلوت میں تمہارا اُنس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ ہے؟ اگر تمہارا اُنس خلوت کے ساتھ ہے تو جب تم خلوت سے نکلو گے تو تمہارا اُنس ختم ہوجائے گا اور اگر تمہیں خلوت میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ اُنس ہوگا تو تمہارے لیے صحرا اور جنگل تمام جگہیں برابر ہوں گی۔''[1] (۵) خلوت اختیار کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ دل سے ان تمام وسوسوں کو نکال دے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے دوری کا سبب بنتے ہیں۔ (۶) تھوڑے رزق پر قناعت کرے۔ (۷) نیک عورت سے شادی کرے یا نیک شخص کی صحبت اختیار کرے تاکہ دن بھر ذِکرو اَذکار میں مَشغُولِیَّت کے بعد کچھ وقت ان کے ذریعے نفس کو آرام پہنچا سکے۔ (۸) لمبی زندگی کی آس نہ لگائے، صبح اس حال میں کرے

---

1 ......الرسالۃ القشیریۃ، باب الخلوۃ والعزلۃ، ص ۱۳۹۔



www.dawateislami.net

کہ شام کی امید نہ ہو اور شام اس حال میں کرے کہ صبح کی امید نہ ہو۔(۹) تنہائی و گوشہ نشینی سے جب دل گھبرائے تو موت اور قبر کی تنہائی کو کثرت سے یاد کرے۔[1]

**(3) خلوت سے مُتعلق بزرگانِ دِین کے اَقوال وواقِعات کا مُطالَعہ کیجئے:** خلوت کے بارے میں مطالعہ کرنے سے خلوت و گوشہ نشینی اختیار کرنے اور اس کا ذہن بنانے میں معاونت ملے گی۔اس سلسلے میں مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعَہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ الْوَالِی کی مایہ ناز تصنیف احیاء العلوم، ج ۲،ص ۷۹۹ کا مُطَالَعَہ بہت مُفِید ہے۔

**(4) خلوت اختیار کرنے کی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے:** چند نیتیں یہ ہیں: ❁ لوگوں کو اپنے شر سے بچاؤں گا۔ ❁ خود کو شریروں کے شَر سے محفوظ رکھوں گا۔ ❁ مسلمانوں کے حقوق پورا نہ کرنے کی آفت سے چُھٹکارا حاصل کروں گا۔ ❁ تمام وقت خالصتاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف رہوں گا۔امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ الْوَالِی فرماتے ہیں:''ان نیتوں کے ساتھ گوشہ نشین ہونے کے بعد انسان کو چاہیے کہ مُستَقِل عِلم وعَمَل اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر وفکر میں مشغول رہے تاکہ گوشہ نشینی کے ثمرات حاصل کر سکے۔''[2]

**(5) بُرے لوگوں کی صحبت کے نقصانات پر غور کیجیے:** جب کوئی بُری صحبت کے نقصانات پر غور کرے گا تو ان سے دُور رہنے اور خلوت اختیار کرنے کا مدنی ذہن بنے گا۔بُرے لوگوں کی صحبت کے چند نقصانات یہ ہیں: ❁ بندہ آہستہ آہستہ ظاہِری و باطِنی گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ❁ جھوٹ، غیبت، چُغلی، حَسَد، تکبر، وَعدہ خِلافی، ریا کاری،

---

1 ......احیاء العلوم، ۲/ ۸۸۲، ۸۸۳ ملخصا۔

2 ......احیاء العلوم، ۲/ ۸۸۱، ۸۸۲۔



www.dawateislami.net

بغض وکینہ، محبتِ دنیا، طلبِ شہرت، تعظیمِ اُمَراء، تحقیرِ مساکین، اِیذائے مُسلِم، اِتّباعِ شَہوات، حرص، بخل، خیانت، اور قساوتِ قلبی (دل کی سختی) جیسے خطرناک اَمراض میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ ❁ بسا اوقات بندہ فرائض وواجبات وسُنَنِ مُؤَکَّدہ کی ادائیگی بھی نہیں کر پاتا۔ ❁ برے لوگوں کے ساتھ رہنے والے کو مُعاشَرے میں عِزَّت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ ❁ برے لوگوں کی صُحبت اختیار کرنے والے کو ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ❁ برے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے والے کو بھی ان میں شمار کیا جاتا ہے۔ ❁ بُرے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے والے اور گناہوں میں مبتلا ہونے والے پر بُرے خاتمے کا بھی خوف ہے کیونکہ گناہوں میں مبتلا ہونا بُرے خاتمے کے اسباب میں سے ہے۔ ❁ بُرے لوگوں کی صحبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب ہے۔ ❁ بُرے لوگوں کی صُحبت قبر وحشر کی تکالیف اور مشکلات کو دعوت دیتی ہے۔ ❁ بُرے لوگوں کی صُحبَت ایمان کو تباہ وبرباد کرنے والی ہے۔ ❁ الغرض بُرے لوگوں کی صحبت دنیا وآخرت کی بے شمار تباہیوں وبربادیوں کا مجموعہ ہے۔ لہٰذا اِن تمام نقصانات سے بچنے کے لیے خلوت اختیار کرنا بہتر ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا فرمان ہے: ''گوشہ نشینی میں بُرے ساتھی سے نجات ہے۔''(1)

**(6) خلوت کے دِینی ودُنیوی فوائد پیشِ نَظَر رکھیے:** چند دینی فوائد یہ ہیں: ❁ خلوت میں بندہ جلوت سے بسا اوقات زیادہ عبادت کرلیتا ہے۔ ❁ خلوت سے عبادت پر اِستقامت نصیب ہوتی ہے۔ ❁ خلوت میں بندہ جلوت کے گناہوں سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ ❁ خلوت

---

(1) ......احیاء العلوم، ۲/ ۸۴۷۔



www.dawateislami.net

میں گویا بندہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت اختیار کرلیتا ہے۔ ❁ خلوت میں بندہ فضول گفتگو سے بچ جاتا ہے۔ ❁ خلوت میں بندہ کئی ظاہری وباطنی گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ ❁ خلوت میں بندہ حُقُوقُ العباد کی تلفی سے بھی بچ جاتا ہے۔ ❁ خلوت میں ذوق وشوق کے ساتھ مُطَالَعہ کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ❁ حضرت سَیِّدُنَا شُعَیب بِن حَرب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ میں حضرت سیدنا مالک بِن مَسْعُود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا وہ اپنے گھر میں تنہا تھے۔ میں نے عرض کی: ''آپ تنہائی میں وحشت محسوس نہیں فرماتے؟'' ارشاد فرمایا: ''میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کوئی شخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی صحبت میں وَحشت کیسے محسوس کرسکتا ہے؟''(1)

**چند دُنیوی فوائد یہ ہیں:** ❁ بندہ دنیا کی خوبصورتی کی طرف دیکھنے سے بچ جاتا ہے۔ ❁ لوگ اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ❁ وہ لوگوں کے مال میں خواہش نہیں رکھتا۔ ❁ لوگ اس کے مال میں خواہش نہیں رکھتے۔ ❁ میل جول کی وجہ سے ختم ہونے والی مُرَوَّت (لحاظ ورِعایت) باقی رہتی ہے۔ ❁ ہم نشین کی بداَخلاقی سے بندہ بچ جاتا ہے۔ ❁ بندہ لڑائی جھگڑے اور فتنہ وفساد سے بچ جاتا ہے۔(2)

**(7) حُبِّ جاہ، حُبِّ مَدح اور طَلَبِ شُہرت سے بچیے:** مَقام ومَرتَبے، اپنی تعریف، واہ واہ اور لوگوں میں مشہور ہونے کی خواہشات یہ تینوں وہ باطِنی اَمراض ہیں جو بندے کو خلوت اختیار نہیں کرنے دیتے، بندہ اپنے گرد لوگوں کے ہُجُوم کو پسند کرتا ہے، اپنی تعریف پر پھولا

---

1 ......الرسالۃ القشیریۃ، باب الخلوۃ والعزلۃ، ص ۱۴۰۔

2 ......احیاء العلوم، ۲ / ۸۱۷ ماخوذا۔



www.dawateislami.net

نہیں سماتا، ان کی وجہ سے بندہ تکبر میں بھی مبتلا ہوجاتا ہے، الغرض خلوت اختیار کرنے کے لیے ان تینوں امراض سے بچنا نہایت ضروری ہے، ان کی تفصیلی معلومات، اَسباب وعلاج کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''**باطنی بیماریوں کی معلومات**'' کا مطالعہ کیجئے۔

**(8) خاموش مُبَلِّغ بننے کا ذہن بنالیجیے:** باعمل مسلمان خاموش مبلغ ہوتا ہے کیوں کہ اس کا عمل ہی دوسروں کے لیے ترغیب کا سبب ہے، اس کے اخلاق اور کردار ہر ایک کے لیے وہ آئینہ ہوتے ہیں جس میں اپنی ظاہری اور باطنی خامیوں کو دیکھ کر سنوارا جاسکتا ہے۔ خاموش مبلغ بننے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ بندہ لوگوں کے عیوب میں غور وفکر کرکے ہلاکت میں پڑنے سے بچ جاتا ہے کیوں کہ اس کی نظر صرف اپنی خامیوں پر ہوتی ہے اور انہیں دور کرنے کے لیے وہ ہر کوشش کرتا ہے اور ایسا مبلغ نیکی کی دعوت دیتا ہے تو لوگوں کے دل اسے بہت جلد قبول کرلیتے ہیں، اسے اپنی گفتگو میں تکلف کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی، اس کے چند جملے ہی لوگوں کی زندگی بدلنے کے لیے کافی ہوتے ہیں لہٰذا اگر آپ خلوت اختیار کرنا چاہتے ہیں تو خاموش مبلغ بن جائیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی کثیر برکتیں حاصل ہوں گی۔

**(9) اپنی ذات کو نِظَامُ الْاَوْقَات کا پابند کیجیے:** ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر کرلیجئے اور پھر اسے اس وقت پر انجام دینے کی بھرپور کوشش کیجئے، جو بندہ اپنے آپ کو نظام الاوقات کا پابند نہیں بناتا، ہر کام کو اس کے وقت میں کرنے کا عادی نہیں بنتا، پھر اس کے تمام کام ادھورے رہ جاتے ہیں اور اس کے لیے خلوت اختیار کرنا بہت دشوار ہوجاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



www.dawateislami.net

# (18)...تَوَکُّل

## توکل کی تعریف:

❁ **تَوَکُّل** کی اِجمالی تعریف یوں ہے کہ اسباب وتدابیر کو اختیار کرتے ہوئے فقط **اللہ** تبارک وتعالیٰ پر اِعتماد وبھروسہ کیا جائے اور تمام کاموں کو اُس کے سپرد کر دیا جائے۔

❁ حضرت سَیِّدُنَا امام غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے **تَوَکُّل** کی تفصیلی تعریف بھی بیان فرمائی ہے جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے: **تَوَکُّل** دراصل **علم**، **کیفیت** اور **عمل** تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے۔ یعنی جب بندہ اس بات کو جان لے کہ فاعِلِ حقیقی صرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہے، تمام مخلوق، موت وزندگی، تنگدستی ومالداری، ہر شے کو وہ اکیلا ہی پیدا فرمانے والا ہے، بندوں کے کام سنوارنے پر اسے مکمل علم وقدرت ہے، اس کا لطف وکرم اور رحم تمام بندوں پر اجتماعی اعتبار سے اور ہر بندے پر انفرادی اعتبار سے ہے، اس کی قدرت سے بڑھ کر کوئی قدرت نہیں، اس کے علم سے زیادہ کسی کا علم نہیں، اس کا لطف وکرم اور مہربانی بے حساب ہے، اس علم کے نتیجے میں بندے پر یقین کی ایسی کیفیت طاری ہوگی کہ وہ ایک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی پر بھروسہ کرے گا، کسی دوسرے کی جانب متوجہ نہ ہوگا، اپنی طاقت وقوت اور ذات کی جانب توجہ نہ کرے گا کیونکہ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت فقط **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے، تو اس علم ویقین، اس سے پیدا ہونے والی کیفیت اور اس نتیجے میں حاصل ہونے والے بھروسے کی مجموعی کیفیت کا نام ''**تَوَکُّل**'' ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!     صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......احیاء العلوم، ۴/ ۷۴۵، ۷۸۰ ملخصاً۔



www.dawateislami.net

## آیتِ مبارکہ:

❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے:﴿ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ﴾(پ۲۸، الطلاق:۳) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔'' ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۲۳ ﴾(پ۶، المائدۃ: ۲۳)ترجمۂ کنزالایمان: ''اور اللہ ہی پر بھروسہ کرو اگر تمہیں ایمان ہے۔''

## (حدیثِ مبارکہ) ربّ تعالیٰ پر کامل توکل کرنے کاانعام:

دو جہاں کے تاجْوَر، سُلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اس طرح بھروسہ کرو جیسے اس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے، تو وہ تمہیں اس طرح رزق عطا فرمائے گا جیسے پرندوں کو عطا فرماتا ہے کہ وہ صبح کے وقت خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو سَیر ہو کر لوٹتے ہیں۔''(1)

## توکل کے اَحکام:

اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنت مولانا شاہ اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ پر (مطلق) تَوَکُّل کرنا فرضِ عین ہے۔''(2) واضح رہے کہ اَسباب اور تدابیر کو ترک کرکے گوشہ نشینی اِختیار کرلینے اور کسب (یعنی رزقِ حلال کمانا) ترک کردینے کی شرعاً اِجازت نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''تَوَکُّل ترکِ اَسباب کا نام

---

1 ......ترمذی، ابواب الزھد، باب فی التوکل علی اللہ، ۴/۱۵۴، حدیث: ۲۳۵۱۔

2 ......فضائل دعا، ص۲۸۷۔



www.dawateislami.net

نہیں بلکہ اِعتماد عَلَی الاَسباب کا ترک (توکل) ہے۔''(1) یعنی اَسباب کو چھوڑ دینا تَوَکُّل نہیں بلکہ اسباب پر اعتماد نہ کرنے (ورب تعالیٰ پر اعتماد کرنے) کا نام تَوَکُّل ہے۔

پھر مُتوکِّل کے اَعمال کی مختلف صُورتیں اور اُن کے مختلف اَحکام ہیں: ۞ اگر کوئی شخص ایسے یقینی اَسباب کو ترک کرے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے چیزوں کے ساتھ قائم ہو چکے ہیں اور اُن سے جُدا نہیں ہوں گے تو وہ مُتوَکِّل نہیں، مثلاً سامنے کھانا رکھا ہو، بھوک بھی ہو اور کھانے کی ضرورت بھی ہو لیکن بندہ اپنا ہاتھ اس کی طرف نہ بڑھائے اور یوں کہے: ''میں تَوَکُّل کرتا ہوں۔'' تو ایسا کرنا بے وقوفی اور پاگل پن ہے۔ ۞ ایسے غیر یقینی اَسباب کو ترک کر دینا جن کے بارے میں غالِب گمان ہے کہ چیزیں ان کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتیں، مثلاً کوئی شخص شہروں اور قافلوں سے جُدا ہو کر سُنسان راستے پر سفر کرے جن پر کبھی کبھار ہی کوئی آتا ہے تو اگر اس کا سفر بغیر زادِ راہ کے ہو تو یہ (عام شخص کے لیے) تَوَکُّل نہیں ہے کیونکہ بُزُرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِيْن کا طریقہ یہ رہا ہے کہ ایسے راستوں پر زادِ راہ لے کر سفر کرتے اور تَوَکُّل بھی باقی رہتا کیونکہ ان کا اعتماد زادِ راہ پر نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل پر ہوتا، اگرچہ زادِ راہ کے بغیر سفر کرنا بھی جائز ہے لیکن یہ تَوَکُّل کا بلند ترین درجہ ہے اور اسی مَرتبہ پر فائز ہونے کی وجہ سے حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم خواص رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا سفر بغیر زادِ راہ کے ہوتا تھا۔ ۞ اگر کوئی شخص کَمانے کی بالکل تدبیر نہ کرے تو یہ تَوَکُّل نہیں بلکہ یہ چیز تَوَکُّل کو بالکل ختم کر دیتی ہے۔ ۞ البتہ اگر وہ اپنے گھر یا مسجد میں ایسی جگہ بیٹھ جائے جہاں لوگ اس کی خبر گیری کرتے ہیں تو یہ تَوَکُّل کے خلاف نہیں۔ ۞ سنت کے مطابق

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۳۷۹۔



www.dawateislami.net

رِزقِ حلال کمانا تَوَکُّل کے خلاف نہیں جبکہ اُس کا اِعتماد سامان اور مال وغیرہ پر نہ ہو اور اس کی علامت یہ ہے کہ وہ مال کے چوری یا ضائع ہونے پر غَمزدہ نہ ہو۔ ﴿۞﴾ عیال دار شخص کا اپنے اہل خانہ کے حق میں تَوَکُّل کرنا درست نہیں، ان کے لیے بَقَدرِ حاجَت کمانا ضروری ہے، اسی طرح سال بھر کے لیے کھانا وغیرہ جمع کر کے رکھنا بھی تَوَکُّل کے مَنافی نہیں۔ البتہ تَوَکُّل کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ بندہ اس وقت کے لیے ضرورت کے مطابق رکھ لے اور بقیہ مال ذخیرہ نہ کرے بلکہ فُقَراء میں تقسیم کردے۔ ﴿۞﴾ اپنے آپ کو تکلیف دہ چیزوں سے بچانا بھی تَوَکُّل کے خلاف نہیں۔ (1)

## حکایت 19 تَوَکُّل بہترین چیز ہے:

حضرت سیدنا عبد اللہ بن سَلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سَیِّدُنا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ آیئے ہم اور آپ یہ عَہد کریں کہ ہم دونوں میں سے جس کا بھی پہلے انتقال ہوگا وہ خواب میں آکر دوسرے کو اپنا حال بتائے گا۔ میں نے کہا: ''کیا ایسا ہوسکتا ہے؟'' تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''ہاں! مؤمن کی رُوح آزاد رہتی ہے، رُوئے زمین میں جہاں چاہے جاسکتی ہے۔'' بعدازاں حضرت سَیِّدُنا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وِصال ہوگیا۔ میں ایک دن قیلولہ کر رہا تھا تو اچانک (خواب میں) حضرت سَلْمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ میرے سامنے آگئے اور بلند آواز سے سلام کیا، میں نے سلام کا جواب دیا اور ان سے دریافت کیا کہ وصال کے بعد آپ پر کیا گزری؟ اور آپ کس مرتبے پر ہیں؟'' انہوں نے فرمایا: ''میں بہت ہی اچھے حال میں

(1) ......احیاء العلوم، ۴ / ۷۹۴، ۷۹۵، لباب الاحیاء، ص ۳۴۶، ۳۴۷ ملخصاً۔



www.dawateislami.net

ہوں اور میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر تَوَکُّل کرتے رہیں کیونکہ تَوَکُّل بہترین چیز ہے،تَوَکُّل بہترین چیز ہے،تَوَکُّل بہترین چیز ہے۔''(1)

## توکل کا ذہن بنانے اور توکل پیدا کرنے کے گیارہ (11) طریقے:

**(1) تَوَکُّل کی معلومات حاصل کیجئے:** جب تک بندے کو کسی چیز کے بارے میں تفصیلی معلومات نہ ہوں اس چیز کو اختیار کرنا یا اس کا ذہن بنانا بہت مشکل ہے،تَوَکُّل کا ذہن بنانے اور اسے اختیار کرنے کے لیے بھی تَوَکُّل کی معلومات ہونا ضروری ہے۔تَوَکُّل کی مَعلُومات کے لیے احیاء العلوم، جلد ۴،ص ۳۲۷(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)، مُکَاشَفَۃُ القُلُوب، ص ۵۱۲(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) سے مطالعہ بہت مفید ہے۔

**(2) تَوَکُّل و مُتَوَکِّل سے مُتعلق بُزُرگانِ دِین کے اَقوال کا مطالعہ کیجئے:** چند اقوال یہ ہیں: ❁ حضرت سَیِّدُنا سَہل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''مُتَوَکِّل کی تین علامات ہیں: سوال نہیں کرتا، جب کوئی اسے چیز دے تو رد نہیں کرتا اور جب چیز پاس آجائے تو اسے جمع نہیں کرتا۔'' خَلِیفۂ اعلیٰ حضرت، مُرشِدِ اَمیرِ اَہلسُنَّت، قُطبِ مدینہ حضرت عَلَّامہ مولانا ضِیاء الدِّین اَحمد مَدَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اسی کو اِن الفاظ میں بیان فرمایا کرتے تھے: ''طَمَع نہیں، مَنع نہیں، جَمع نہیں۔''(2) ❁ حضرت سَیِّدُنا حَمدُون رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''تَوَکُّل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ مضبوط تعلق کا نام ہے۔'' ❁ حضرت سیدنا سہل بن عبد اللہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''تَوَکُّل کا پہلا مقام یہ ہے کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے اس طرح ہو

---

1 ......کراماتِ صحابہ،ص ۲۲۰۔

2 ......سیدی قطب مدینہ،ص ۱۲۔



www.dawateislami.net

جس طرح مُردہ غُسل دینے والے کے سامنے ہوتا ہے، وہ اسے جس طرح چاہے اُلٹ پلٹ کرتا ہے۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا ابُوعبد اللّٰہ قَرشی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ہر وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے تعلق قائم رہنا توکُّل ہے۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا اِبنِ مَسْرُوق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے اور اَحکام کے سامنے سَر جُھکانا توکُّل ہے۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا ابُوعُثمان حیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتماد کرتے ہوئے اسی پر اِکتِفا کرنا توکُّل ہے۔''[1]

**(3) ربّ تعالٰی کی قُدرتِ کامِلہ پر یقین رکھیے:** بندہ رِزق اور دیگر ضروریات کے متعلق اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ضامِن اور کفیل ہونے کا تصور رکھے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کمالِ علم، اس کی کمالِ قدرت کا تصور کرے اور اِس بات پر یقین رکھے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خلافِ وعدہ، بھول، عَجز اور ہر نَقص سے منزہ اور پاک ہے، جب ہمیشہ ایسا تصور ذہن میں رکھے گا تو ضرور اُسے رِزق کے بارے میں ربّ تعالٰی پر توکُّل کی سَعادت نصیب ہوجائے گی۔''[2]

**(4) مُتوَکِّل کے آداب کا مُطالَعہ کیجئے:** حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے مُتوَکِّل کے لیے گھریلو سامان سے متعلق درج ذیل 6 آداب بیان فرمائے ہیں: **(۱) پہلا ادب:** دروازہ بند کردے، البتہ زیادہ حفاظتی انتظامات نہ کرے جیسے تالا لگانے کے باوجود پڑوسی کو دیکھ بھال کا کہنا یا کئی تالے لگا دینا۔ **(۲) دوسرا ادب:** گھر میں ایسا سامان نہ رکھے جو چوروں کو چوری پر آمادہ کرے کہ یہ ان کے گناہ میں پڑنے کا سبب

---

1 ......الرسالة القشيرية، باب التوكل، ص ٢٠٠۔

2 ......منہاج العابدین، ص ۲۸۹۔



www.dawateislami.net

ہوگا یا ان کی دل چسپی کا باعث ہوگا۔ (۳) **تیسرا ادب:** بحالتِ مجبوری کوئی چیز چھوڑ کر جانا پڑے تو یہ نیت کرے کہ چور کو مُسلَّط کرنے کا جو فیصلہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ہے اس پر راضی ہوں اور یوں کہے: ''چور جو مال لے گا وہ اس کے لیے حلال ہے یا وہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے مُباح ہے اور اگر چور فقیر ہوا تو اس پر صدقہ ہے، بہتر یہ ہے کہ فقیر کی شرط نہ لگائے۔ (۴) **چوتھا ادب:** جب لوٹ کر آئے اور مال چوری پائے تو غم نہ کرے بلکہ ممکن ہو تو خوش ہو کر یہ کہے: ''اگر چوری ہونے میں بہتری نہ ہوتی تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مال واپس نہ لیتا۔'' اگر مال وقف نہ کیا تھا تو اسے زیادہ تلاش نہ کرے، نہ کسی مسلمان پر بدگمانی کرے۔ اگر وقف کی نیت کے بعد وہ مال مل جائے تو بہتر یہ ہے کہ اسے قبول نہ کرے اور اگر قبول کر بھی لیا تو فتوی کی رُو سے جائز ہے کیونکہ فقط نیت کرنے سے ملکیت ختم نہیں ہوتی، البتہ مُتوَکِّلین کے نزدیک یہ عمل ناپسندیدہ ہے۔ (۵) **پانچواں ادب:** چور کے لیے بددعا نہ کرے، اگر بددعا کرے گا تو **تَوَکُّل** ختم ہو جائے گا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے چوری ہونے کو ناپسند کیا اور افسوس کیا یوں اس کا زُہد ختم ہو گیا اور اگر بددعا کی تو وہ ثواب بھی نہ ملے گا جو اس مصیبت پر ملتا، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''جس نے اپنے اوپر ظلم کرنے والے کو بددعا دی اس نے بدلہ لے لیا۔''[1] (۶) **چھٹا ادب:** اس بات پر غمگین ہو کہ چور چوری کر کے گناہ گار ہوا اور عذابِ الٰہی کا مستحق ٹھہرا اور اس بات پر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے کہ وہ ظالم کے بجائے مظلوم بنا اور اسے دنیا کا نقصان پہنچا دِین کا نہیں۔[2]

1 ......ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی، ۵/ ۳۲۴، حدیث: ۳۵۶۳۔
2 ......احیاء العلوم، ۴/ ۸۳۸ ملخصا۔


www.dawateislami.net

**(5) ہر وقت اللہ** عَزَّوَجَلَّ **سے پناہ مانگئے:** کہ یہ عمل **توکُّل** اور اس میں پختگی پیدا کرنے میں بہت مُعاوِن ہے۔ حضرت سَیِّدُنَا امام غَزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''شیطان خبیث ہے اور تیری عَداوَت پر ہر وقت کمر بستہ ہے، تو اس لعین کتے سے بچنے کے لیے ہر وقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے پناہ مانگتا رہے اور کسی وقت بھی اس کی مَکاریوں اور عیاریوں سے غافل نہ ہو، بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے اس کتے کو بھگا دے، جب تو مَردانِ خدا جیسا عَزم و یقین اپنے اندر پیدا کرلے گا تو بِفَضْلِ خُدا اِس لَعِین کے داؤ تجھے کچھ ضَرَر نہیں پہنچا سکیں گے۔ جیسا کہ پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۹۹ میں ربّ تعالٰی نے خود فرمایا ہے: ﴿اِنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ(۹۹)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ''بیشک اس کا کوئی قابو اُن پر نہیں جو ایمان لائے اور اپنے ربّ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔'' یعنی ''وہ شیطانی وسوسے قبول نہیں کرتے۔''(1)

**(6) توکُّل کے فوائد اور فضائل پر غور کیجیے:** چند یہ ہیں: ❁ **توکُّل** کرنے والا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ ❁ **توکُّل** کرنے والا لوگوں سے بے نیاز ہوجاتا ہے۔ ❁ **توکُّل** کرنے والے کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ غیب سے رزق عطا فرماتا ہے۔ ❁ **توکُّل** کرنے والے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہیں۔ ❁ **توکُّل** کرنے والے کو دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں۔ ❁ **توکُّل** کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس سے ایمان محفوظ ہوجاتا ہے، کیونکہ شیطان جب کسی کے ایمان پر حَملہ آور ہوتا ہے تو سب سے پہلے اس کا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر یقین اور بھروسہ کمزور کردیتا ہے۔ لہٰذا اگر آپ اپنے

(1) ......خزائن العرفان، پ ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۹۹۔



www.dawateislami.net

ایمان کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسہ رکھیے۔ چنانچہ ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست نے مجھ سے ذکر کیا کہ میری ایک نیک آدمی سے ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھا: ''کیا حال ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''حال تو اُن کا ہے جن کا ایمان محفوظ ہے اور وہ صرف متوکلین ہی ہیں جن کا اِیمان محفوظ ہے۔''(1)

**(7) مُتَوَکِّلِین کے واقعات کا مُطَالَعہ کیجئے:** کہ جب بندہ متوکلین کے واقعات کا مُطالَعہ کرے گا تو اس کا بھی **تَوَکُّل** کرنے کا ذہن بنے گا، اس سلسلے میں حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی مایہ ناز تصنیف ''اِحیاء العلوم'' جلد ۴، صفحہ ۸۰۷ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) سے مُطَالَعہ کیجئے۔

**(8) متوکلین کی صحبت اختیار کیجئے:** کہ صحبت اَثر رکھتی ہے، جب بندہ **تَوَکُّل** کرنے والوں کی صحبت اختیار کرتا ہے تو اس کا بھی **تَوَکُّل** کا ذہن بن جاتا ہے اور جو ناشکرے لوگوں کی صحبت اختیار کرتا ہے وہ بھی ویسا ہی بن جاتا ہے، لہٰذا **تَوَکُّل** کی دولت حاصل کرنے کے لیے متوکلین کی صحبت اختیار کرنا بہت ضروری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت بھی ایک مُتَوَکِّل ولیٔ کامل کی صحبت ہے، آپ بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائے، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات اور مدنی مذاکروں میں شرکت کیجئے، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت اختیار کیجئے اور رحمت الٰہی سے **تَوَکُّل** کی دولت پایئے۔

**(9) مخلوق کی محتاجی سے بچنے کا عَزْم کرلیجیے:** کہ اس طرح بندہ مخلوق سے بے نیاز ہو

(1)......منہاج العابدین، ص۱۰٦۔



www.dawateislami.net

کر فقط خالق عَزَّوَجَلَّ ہی پر بھروسہ کرے گا کیونکہ **توکُّل** کی بے شمار برکتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بندہ مخلوق کی محتاجی سے بچ جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا سُلَیمان خَوّاص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص صدق نیت سے **اللہ** سُبحانہ وتعالیٰ پر **توکُّل** کرے، تو اُمراء اور غیر اُمراء سب اُس کے محتاج ہوجائیں گے اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہوگا کیونکہ اس کا مالک عَزَّوَجَلَّ غنی وحمید ہے۔''[1]

**(10) پرسکون اور خوشحال زندگی پر نظر رکھیے:** ہماری کامیابی میں ذہنی اور قلبی سکون کا بہت بڑا کردار ہے، ذہنی اور قلبی طور پر مطمئن شخص عموماً پرسکون اور خوشحال زندگی گزارتا ہے اور **توکُّل** سے ذہنی وقلبی سکون اور راحت حاصل ہوتی ہے۔ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے شیخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اکثر مجلس میں فرمایا کرتے تھے: ''اپنی تدبیر اُس ذات کے سپرد کردے جس نے تجھے پیدا فرمایا ہے (یعنی فقط **اللہ** رَبُّ العزت پر توکل کر) تو راحت پائے گا۔''[2]

**(11) ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں توکُّل کی دعا کیجئے:** کہ اس کی رحمت بہت بڑی ہے، اس سے جو مانگو وہ اپنے فضل سے عطا فرماتا ہے، توکل کی یوں دعا مانگئے: ''اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے حبیب، ہم گناہگاروں کے طبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلہ سے **توکل** کی دولت عطا فرما، مجھے اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کرنا، مجھے ہر ہر معاملے میں بس تیری ہی ذات پر بھروسہ کرنے کی توفیق عطا فرما۔'' آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ......منہاج العابدین، ص ۱۰۴۔

2 ......منہاج العابدین ص ۱۱۳۔



www.dawateislami.net

# (19)...خشوع

## خُشُوع کی تعریف:

بارگاہِ الٰہی میں حاضری کے وقت دِل کا لگ جانا یا بارگاہِ الٰہی میں دلوں کو جھکا دینا ''خُشُوع'' کہلاتا ہے۔(1)

## آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں ارشادفرماتا ہے:﴿ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ﴾(پ۲۷،الحدید:۱۶) ترجمۂ کنزالایمان: ''کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس حق کے لئے جو اُترا۔'' ایک اور مقام پر ارشادفرماتا ہے:﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ(۱) الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ(۲) ﴾(پ۱۸، المؤمنون: ۲،۱) ترجمۂ کنزالایمان: ''بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے، جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔'' تفسیرِ خزائنُ العِرفان میں ہے: ''بعض مُفَسِّرِین نے فرمایا کہ نماز میں خُشُوع یہ ہے کہ اس میں دل لگا ہوا اور دنیا سے توجہ ہٹی ہوئی ہو اور نظر جائے نماز سے باہر نہ جائے اور گوشۂ چشم سے کسی طرف نہ دیکھے اور کوئی عبث کام نہ کرے اور کوئی کپڑا شانوں پر نہ لٹکائے اس طرح کہ اس کے دونوں کنارے لٹکتے ہوں اور آپس میں ملے نہ ہوں اور انگلیاں نہ چٹخائے اور اس قسم کے حرکات سے باز رہے۔ بعض نے فرمایا کہ خُشُوع یہ ہے کہ آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے۔''(2)

---

1 ......الحدیقۃ الندیۃ، الخلق الثالث والاربعون، ۲/۱۷۱ ماخوذاً۔

2 ......خزائن العرفان، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ: ۲۔



www.dawateislami.net

## (حدیثِ مبارکہ) جس دل میں خُشُوع نہ ہو اس سے پناہ:

حضرت سَیِّدُنا زَید بِن اَرقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رءوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں اس دل سے پناہ مانگتا ہوں کہ جس میں خشوع نہ ہو۔''(1)

## خشوع کا حکم:

❁ خشوع یعنی دل کا حاضر ہونا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے، خشوع رِضائے الٰہی پانے، نجات دلانے اور جنت میں لے جانے والا عمل ہے، جسے اپنے اعمال میں خشوع حاصل ہو جائے گویا اسے اخلاص نصیب ہو گیا۔ حُجَّۃُ الاِسلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیۡہِ رَحمَۃُ اللہِ الۡوَالِی فرماتے ہیں: ''خشوع یعنی دل کی حاضری نماز کی رُوح ہے اور کم از کم مقدار جس سے رُوح باقی رہے وہ تکبیرِ تحریمہ کے وقت دل کا حاضر ہونا ہے اور اس قدر سے بھی کم ہو تو ہلاکت ہے، اس سے زیادہ جس قدر حُضُورِ قلب ہو گا اسی قدر رُوح نماز کے اجزاء میں پھیلے گی اور کتنے ہی زندہ لوگ ہیں جو حرکت نہیں کر سکتے، وہ مُردوں کے قریب ہیں، پس تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ غافل اس زندہ کی مثل ہے جس میں حرکت نہیں۔''(2) ❁ واضح رہے کہ خشوع کو عموماً نماز کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے لیکن یہ عام ہے۔ حُجَّۃُ الاِسلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیۡہِ رَحمَۃُ اللہِ الۡوَالِی فرماتے ہیں: ''جان لیجئے کہ خشوع ایمان کا پھل اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے جلال سے حاصل ہونے والے یقین کا نتیجہ ہے۔ جسے یہ حاصل ہو جائے وہ

---

1 ......مسلم، کتاب الذکر والدعا۔۔۔الخ، باب تعوذ من شر ما عمل۔۔۔الخ، ص ۱۴۵۸، حدیث: ۲۸۲۲۔

2 ......احیاء العلوم، ۱/ ۵۰۱۔



www.dawateislami.net

نماز سے باہر بلکہ تنہائی میں بھی خشوع اپناتا ہے، کیونکہ خشوع کا مُوجِب (سبب وعِلّت) اس بات کی پہچان ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ بندے پر مطلع ہے، نیز بندہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے جلال اور اپنی کوتاہی کی معرفت رکھتا ہے، انہی باتوں کی پہچان سے خشوع حاصل ہوتا ہے اور یہ نماز کے ساتھ خاص نہیں اسی لیے بعض بزرگوں کے متعلق منقول ہے کہ انہوں نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرتے اور اس سے ڈرتے ہوئے 40 سال تک آسمان کی طرف سر نہیں اٹھایا۔(1)

## حکایت 20 ہر وقت خشوع میں ڈوبے رہتے:

منقول ہے کہ حضرت سیدنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ سر اور آنکھیں جھکائے رکھتے تھے حتی کہ بعض لوگ آپ کو نابینا سمجھتے، آپ ۲۰ سال حضرت سَیِّدُنا **عبد اللّٰہ** بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر حاضر ہوتے رہے، جب حضرت سَیِّدُنا اِبنِ مَسعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیز انہیں آتے دیکھتی تو کہتی: ''آپ کے نابینا دوست تشریف لائے ہیں۔'' حضرت سَیِّدُنا **عبد اللّٰہ** بِن مَسعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اس کی بات سن کر مُسکرا دیتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب دروازہ بجاتے، کنیز باہر نکلتی تو انہیں سر اور آنکھیں جُھکائے دیکھتی، حضرت سَیِّدُنا **عبد اللّٰہ** بِن مَسعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب انہیں دیکھتے تو یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرماتے: ﴿وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ﴿۳۴﴾﴾ (پ۱۷، الحج: ۳۴) ترجمۂ کنز الایمان: ''اور اے محبوب! خوشی سنا دو ان تواضع والوں کو۔'' اور فرماتے: ''خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر حضورِ انور شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہیں دیکھتے تو تم سے خوش ہوتے۔''(2)

---

1 ......احیاء العلوم، ۱/ ۵۲۹۔

2 ......احیاء العلوم، ۱/ ۵۲۹۔



www.dawateislami.net

## 21 حکایت: نماز میں خشوع وخضوع:

حضرت سَیِّدُنا عامِر بِن عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت ہی خشوع سے نماز پڑھتے تھے، جب آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو اکثر آپ کی بیٹی دَف بجاتی اور گھر میں آنے والی عورتوں سے باتیں کرتی لیکن آپ نہ اُن کی باتیں سنتے اور نہ ہی سمجھ پاتے۔ ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: ''کیا آپ نماز میں اپنے نفس سے کوئی بات کرتے ہیں؟'' تو فرمایا: ''ہاں یہ بات کہ میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سامنے کھڑا ہوں اور میں نے دو گھروں میں سے ایک گھر میں لوٹنا ہے۔'' عرض کی گئی: ''کیا ہماری طرح آپ بھی نماز میں اُمورِ دنیا میں سے کچھ پاتے ہیں؟'' فرمایا: ''مجھے نماز میں دنیا کے خیالات پیدا ہونے سے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ مجھ پر تیروں سے حملہ کیا جائے۔''[1]

## اَعمال میں خشوع پیدا کرنے کے سات (7) طریقے:

(1) **خشوع کے فضائل کا مطالعہ کیجئے:** چند فضائل یہ ہیں: ❁ خشوع والوں کی فضیلت قرآن میں بیان کی گئی ہے۔ ❁ خشوع سے نماز ادا کرنے والے کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ ❁ خشوع سے نماز پڑھنے والے کی نماز کامل ہے۔ ❁ خشوع سے نماز ادا کرنے والے کی نماز مقبول ہے۔ ❁ نماز میں خشوع کی خود حضور نبی کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم نے ترغیب دلائی۔ ❁ خشوع کے ساتھ نماز ادا کرنے والا ربّ تعالیٰ کے قریب ہوجاتا ہے۔ ❁ خشوع کے ساتھ نماز ادا کرنے والے کی نماز کی طرف ربّ تعالیٰ نظر رحمت فرماتا ہے۔ ❁ خشوع کے ساتھ دو رکعت ادا کرنا بغیر خشوع کے پوری

---

1 ......احیاء العلوم، ۱/ ۵۳۰۔



www.dawateislami.net

رات قیام کرنے سے افضل ہے۔[1]

**(2) اَعضاء میں خشوع پیدا کیجئے:** کہ یہ دل کے خشوع پر دلالت کرتا ہے، سرکارِ مدینہ مُنَوَّرہ سردارِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو نماز میں اپنی داڑھی سے کھیلتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء میں بھی خشوع ہوتا۔''[2]

**(3) خُشُوع سے متعلق بُزُرگانِ دِین کے واقعات کا مُطالَعہ کیجئے:** ایسے واقعات پڑھنے سے اَعمال میں خشوع پیدا کرنے کا مدنی ذہن بنے گا، ایسے واقعات جاننے کے لیے حُجَّۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنَا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی مایہ ناز تصنیف ''احیاء العلوم'' جلد ۱، صفحہ ۵۲۹ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) سے مطالعہ کیجئے۔

**(4) دل میں نرمی پیدا کیجیے:** موت سے غفلت اور زیادہ کھانے سے پیٹ بھرنے کے سبب قساوتِ قلبی (دل میں سختی) پیدا ہوجاتی ہے اور یہی سختی اَعمال میں خشوع کو روکتی ہے، لہٰذا خشوع پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ بندہ اپنے دل میں نرمی پیدا کرے، دل میں نرمی پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بندہ دل کی سختی کے اَسباب وعلاج کی معلومات حاصل کرے، اس سلسلے میں مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۳۵۲ صفحات پر مشتمل کتاب ''باطنی بیماریوں کی معلومات'' صفحہ ۱۸۶ کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

**(5) نماز میں جنت وجہنم کا تصور قائم کیجئے:** جنت وجہنم کا تصور بھی خشوع پیدا کرنے کا

---

1 ...... احیاء العلوم، ۱/ ۲۶۷، ۳۷۴ ماخوذا۔

2 ...... نوادر الاصول، الاصل السابع والاربعون والمائتان، ص ۱۰۰۷، حدیث: ۱۳۱۰۔



www.dawateislami.net

ایک بہترین طریقہ ہے، چنانچہ منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا حاتِم اَصَمّ عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم سے کسی نے ان کی نماز کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: ''جب نماز کا وقت آتا ہے تو میں کامل وضو کرتا ہوں، پھر جس جگہ نماز پڑھنے کا اِرادہ ہوتا ہے وہاں آکر بیٹھ جاتا ہوں یہاں تک کہ میرے تمام اَعضاء جمع ہوجاتے ہیں، پھر یہ تصور باندھ کر نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں کہ کَعْبَۃُ اللہِ الْمُشَرَّفَہ میرے سامنے، پل صراط پاؤں تلے، جنت میرے دائیں جانب، جہنم بائیں طرف اور مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام میرے پیچھے ہیں اور گمان کرتا ہوں کہ یہ میری آخری نماز ہے۔ پھر امید وخوف کی درمیانی حالت میں ہوتا ہوں، پھر حقیقتاً تکبیرِ تحریمہ کہتا، ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرتا، عاجزی کے ساتھ رُکوع اور خُشوع کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں، پھر اخلاص سے کام لیتا ہوں، اس کے بعد میں نہیں جانتا کہ میری نماز قبول ہوتی ہے یا نہیں۔''(1)

**(6) آنکھوں کا قفل مدینہ لگائیے:** اپنی آنکھوں کو ہر غیر شرعی مَنظر دیکھنے سے بچائیے کہ بندہ جو جو مَناظِر دیکھتا ہے وہ اس کے دل میں نقش ہوجاتے ہیں، دل غفلت کا شکار ہوجاتا ہے، بندہ جب بھی کوئی نیک عمل کرنے لگتا ہے تو وہ مَناظِر سامنے آجاتے ہیں اور اس عمل میں خشوع پیدا نہیں ہو پاتا، لہٰذا اعمال میں خشوع پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اپنی آنکھوں کی حفاظت کیجئے۔

**(7) قلبی خیالات کو دور کرنے کی کوشش کیجئے:** بسا اوقات دل میں طرح طرح کے خیالات آتے ہیں جو خشوع پیدا نہیں ہونے دیتے، لہٰذا بندے کو چاہیے کہ اُن قلبی خیالات کے اَسباب پر غور کرے اور انہیں دُور کرنے کی کوشش کرے کہ جب اَسباب دُور

(1)......احیاء العلوم، ۱/ ۲۷۴۔



www.dawateislami.net

ہوجائیں گے تو قلبی خیالات بھی دُور ہوجائیں گے۔نماز میں آنکھیں بند کرنا مکروہ ہے مگر جب کھلی رہنے میں خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں بلکہ آنکھیں بند کرنا بہتر ہے۔[1] یا تاریک کمرے میں نماز پڑھے یا اپنے سامنے کوئی ایسی چیز نہ رہنے دے جو اس کے حواس کو مشغول کرے یا دیوار کے قریب نماز پڑھے تاکہ نظر زیادہ دُور تک نہ جائے اور راستوں میں نماز پڑھنے سے بچے، اسی طرح نقش ونگار والی جگہوں اور رنگ دار فرش پر بھی نماز نہ پڑھے، امید ہے اس طرح قلبی خیالات سے کافی حد تک حفاظت ہوگی۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (20)...ذِکْرُ اللّٰہ

### ذِکْرُ اللّٰہ کی تعریف:

ذِکر کے معنٰی یاد کرنا، یاد رکھنا، چرچا کرنا، خیر خواہی اور عزت وشرف کے ہیں۔قرآنِ کریم میں ذِکر اِن تمام معنوں میں آیا ہوا ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنا، اسے یاد رکھنا، اس کا چرچا کرنا اور اس کا نام لینا ذِکْرُ اللّٰہ کہلاتا ہے۔[3]

### ذِکْرُ اللّٰہ کی مختلف اقسام:

ذِکْرُ اللّٰہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) ذِکر لسانی کہ بندہ زبان سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرے، اس میں تَسبیح، تَقدیس، ثَنا، حَمد، مَدح، خُطبہ، تَوبہ، اِستغفار، دُعا وغیرہ داخل ہیں۔

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱ / ۶۳۴، حصہ سوم۔

2 ...... احیاء العلوم، ۱ / ۵۰۷ ملخصا۔

3 ...... مرآۃ المناجیح، ۳ / ۳۰۴ ملخصا۔



www.dawateislami.net

(۲)ذِکر قلبی کہ بندہ دل سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرے، اس میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو یاد کرنا، اس کی عظمت و کبریائی اور اس کے دلائلِ قدرت میں غور کرنا، علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کا اِستنباط مسائل (قرآن وحدیث سے مسائل اَخذ کرنے) میں غور وفکر کرنا داخل ہے۔ (۳) ذِکر بالجَوارح کہ بندہ مختلف اَعضائے جسم سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرے۔ جیسے حج کے لیے سفر کرنا، آنکھ کا خوفِ خدا میں رونا، کان کا ربّ تعالیٰ کا نام سننا۔ نماز تینوں قسم کے ذکر پر مشتمل ہے: تسبیح وتکبیر ثناء وقراءت تو ذِکرِ لسانی ہے اور خشوع وخضوع اِخلاص ذِکر قلبی اور قیام رکوع وسجود وغیرہ ذِکر بالجوراح ہے۔ ۞ **ذِکرُ اللّٰہ** بالواسطہ بھی ہوتا ہے اور بلاواسطہ بھی۔(۱) **اللّٰہ** تعالیٰ کی ذات وصفات کا تذکرہ بلاواسطہ **ذِکرُ اللّٰہ** ہے۔(۲) **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوبوں کا محبت سے چرچا کرنا، اس کے دشمنوں کا برائی سے ذِکر کرنا سب بالواسطہ **ذِکرُ اللّٰہ** ہیں۔ سارا قرآنِ پاک **ذِکرُ اللّٰہ** ہے مگر اس میں کہیں تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی ذات و صفات مذکور ہیں، کہیں حضور نبی رَحمت شَفیعِ اُمَّت صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے اَوصاف و محامد (تعریفیں)، کہیں کفار کے (بطورِ مذمت) تذکرے۔ ۞ **ذِکرُ اللّٰہ** بہترین عبادت ہے اسی لیے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اس کا تاکیدی حکم ارشاد فرمایا ہے۔ ۞ پھر ذِکر کی مزید دو صورتیں بھی ہیں: (۱) ذِکر خفی کہ بندہ دل میں یا آہستہ آواز سے **ذِکرُ اللّٰہ** کرے۔ (۲) ذِکر جلی یا ذِکر بالجہر کہ بندہ بلند آواز سے **ذِکرُ اللّٰہ** کرے۔ بعض علماء کے نزدیک ذِکر خفی افضل تو بعض کے نزدیک ذِکر جلی افضل۔[1]

---

1 ......خزائن العرفان، پ ۲، البقرہ، تحت الآیۃ: ۱۵۲، مرآۃ المناجیح، ۳/ ۳۰۴ ماخوذاً۔



www.dawateislami.net

## آیتِ مبارکہ:

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًاۙ(۴۱)﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۴۱) ترجمۂ کنزالایمان: ''اے ایمان والو اللّٰہ کو بہت یاد کرو۔''

## (حدیثِ مبارکہ) سب سے زیادہ محبوب عمل:

حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی رحمت شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''مرتے دم تک تمہاری زبان ذِکرُ اللّٰہ سے تر رہے۔''(1)

## ذِکرُ اللّٰہ کا حکم:

۞ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر میں دِلوں کا اطمینان ہے، ذِکرِ الٰہی مُنْجِیات یعنی نجات دلانے والے اَعمال میں سے ہے، ہر مسلمان کو چاہیے کہ ہر وقت اپنی زبان کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے تر رکھے، ہر جائز کام کی ابتداء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مبارک نام سے کرے۔ ۞ حرام و ناجائز کام سے قبل بِسْمِ اللّٰہ شریف ہرگز، ہرگز، ہرگز نہ پڑھی جائے، حرامِ قطعی کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا کفر ہے۔ چُنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ''شراب پیتے وَقت، زِنا کرتے وَقت یا جُوا کھیلتے وَقت بِسْمِ اللّٰہ کہنا کُفر ہے۔''(2) ۞ یاد رکھئے! زبان سے ذِکر و درود باعث اجر وثواب بھی ہے اور بعض صورَتوں میں ممنوع بھی۔ مثلاً مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

---

1 ......شعب الایمان للبیهقی، باب فی محبة الله، فصل فی ادامة ذکر الله، ۱/ ۳۹۳، حدیث: ۵۱۶۔

2 ......فتاوی هندیة، ۲/ ۲۷۳۔



www.dawateislami.net

بہارِ شریعت جلد اوّل صفحہ ۵۳۳ پر ہے: گاہک کو سودا دکھاتے وَقت تاجِر کا اِس غرض سے دُرُود شریف پڑھنا یا سُبْحٰنَ الله کہنا کہ اس چیز کی عُمدگی خریدار پر ظاہر کرے ناجائز ہے۔ یونہی کسی بڑے کو دیکھ کر اس نیت سے درود شریف پڑھنا کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہوجائے تاکہ اس کی تعظیم کو اُٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے۔[1]

## حکایت 22 ایک "یااللہ" میں سو (100) "لَبَّیْک":

ایک شخص رات کو ذِکرُ الله میں مشغول تھا اور اس کی زبان پر الله، الله کا ورد جاری تھا۔ شیطان نے اُس کو جھڑک کر کہا: "اے کمبخت! کب تک الله، الله کی رَٹ لگائے جائے گا۔ اُدھر سے تو کوئی جواب نہیں مِلتا اور تو ہے کہ مُسَلسَل اُسی کو پکارے جارہا ہے۔" شیطان کی بات سُن کر اُس شخص کا دل ٹوٹ گیا۔ سر جھکایا تو نیند آ گئی۔ عالَمِ خواب میں دیکھا کہ حضرتِ سَیِّدُنا خِضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشریف لائے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ "اے نیک بخت! تو نے الله عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کیوں چھوڑ دیا؟" اُس نے کہا کہ "بارگاہِ الٰہی سے مجھے کوئی جواب نہیں ملتا۔ اس لیے فکر مند ہوں کہ کہیں میرے ذِکرُ الله کو رَد ہی نہ کر دیا گیا ہو۔" حضرتِ سَیِّدُنا خِضر عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ "بارگاہِ اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ سے مجھ کو حکم ہوا کہ تیرے پاس جاؤں اور تجھ کو بتاؤں کہ تو جو الله عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا ہے، وہی ہمارا جواب ہے۔ تیرے دل میں جو سوز و گُداز پیدا ہوتا ہے، وہ ہمارا ہی تو پیدا کیا ہوا ہے۔ اور یہ ہمارا ہی کام ہے کہ تجھ کو ذِکرُ الله میں مشغول کر دیا ہے، تیرے ہر "یاالله" کہنے میں ہماری سو (100) "لَبَّیْک" پوشیدہ ہیں۔"[2]

1 ......ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، ۲/۲۸۱۔
2 ......مثنوی مولانا رُوم، دفترسوم، ص: ۳۲۔


www.dawateislami.net

## ذِکْرُ اللّٰہ کا ذہن بنانے اور کرنے کے تیرہ (13) طریقے:

**(1) ذِکْرُ اللّٰہ کے فضائل وفوائد کا مطالعہ کیجئے:** چند فضائل یہ ہیں: ❁ ذِکْرُ اللّٰہ کرنے والا خشک جنگل میں سرسبز درخت کی طرح ہے۔ ❁ ذِکْرُ اللّٰہ کرنے والا مجاہد کی طرح ہے۔ ❁ رحمتِ الٰہی بندے کے ساتھ ہوتی ہے جب تک وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا رہتا ہے اور اس کے ہونٹ ذِکْرُ اللّٰہ سے ہلتے رہتے ہیں۔ ❁ ذِکْرُ اللّٰہ سے بڑھ کر عذابِ الٰہی سے نجات دلانے والا عمل کوئی نہیں۔ ❁ ذِکْرُ اللّٰہ کی کثرت کرنے والے کے لیے باغِ جنت میں آسودگی کی خوشخبری ہے۔ ❁ سب سے افضل عمل ذِکْرُ اللّٰہ ہے۔ ❁ صبح و شام ذِکْرُ اللّٰہ سے اپنی زبان کو تر رکھنے والا گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے۔ ❁ ذِکْرُ اللّٰہ کرنے والے کے تمام اُمور کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنوار دیتا ہے، اُسے اپنی رحمت عطا فرماتا اور اپنا دوست بنالیتا ہے۔ (1)

**(2) اجتماعی ذِکر کے فضائل کا مطالعہ کیجئے:** چند فضائل یہ ہیں: ❁ جو لوگ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنے کے لیے جمع ہوتے ہیں، فرشتے انہیں گھیر لیتے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کے سامنے ان کا چرچا کرتا ہے۔ ❁ جو لوگ محض رضائے الٰہی کے لیے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنے بیٹھتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ مغفرت یافتہ ہوکر لوٹ جاؤ تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیے گئے ہیں۔ ❁ جن گھروں میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر ہوتا ہے اہلِ آسمان ان گھروں کو ایسے دیکھتے ہیں جیسے تم ستاروں کو دیکھتے ہو۔ (2)

---

1 ......احیاء العلوم، ۱/ ۸۸۸ ماخوذاً۔

2 ......احیاء العلوم، ۱/ ۸۹۱ ماخوذاً۔



www.dawateislami.net

**(3) ذِکرُ اللّٰہ والے اِجتماعات میں شرکت کیجئے:** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ہر جمعرات کو بعد نمازِ مغرب عالَمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی اور دنیا بھر کے مختلف مدنی مَراکِز ومَساجِد میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماعات منعقد کیے جاتے ہیں، اسی طرح گیارہویں شریف، بارہویں شریف، شبِ معراج، شبِ بَراءَت اور رمضان المبارک میں توتقریباً ہر رات ہی **ذِکرُ اللّٰہ** والے اِجتماعات منعقد کیے جاتے ہیں، یہ تمام اِجتماعات **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکر پر مشتمل ہوتے ہیں، خود بھی اِن میں شرکت کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

**(4) کَلِمۂ طَیِّبہ کے ذریعے ذِکرُ اللّٰہ کیجئے:** اَحادیث مبارکہ میں اس کے بہت فضائل بیان ہوئے ہیں، چند فضائل یہ ہیں: ❁ ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' پڑھنے والے کو قبر وحشر میں کوئی وحشت نہ ہوگی۔ ❁ جو شخص کامل وضو کر کے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر کہے: ''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ'' تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہوجائے۔ ❁ جو شخص روزانہ 100 بار یہ کلمات پڑھتا ہے: ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ'' تو اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کے نامۂ اعمال میں 100 نیکیاں لکھی جاتی اور 100 گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، وہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور اس سے بڑھ کر کسی اور کا عمل نہیں ہوتا مگر یہ کہ کوئی شخص اس سے زیادہ کلمات پڑھے۔ ❁ سچے دل سے ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' پڑھنے والا


www.dawateislami.net

اگر زمین بھر گناہ لے کر آئے پھر بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی مغفرت فرما دے گا۔ ❁ جس نے اخلاص کے ساتھ ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ'' کہا وہ داخل جنت ہوا۔ (1)

**(5) سُبْحٰنَ اللہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور اَللہُ اَکْبَر وغیرہ اذکار پڑھیے:** ان کے بھی احادیث میں بہت فضائل وارد ہوئے ہیں۔ چند فضائل یہ ہیں: ❁ جس نے ہر نماز کے بعد 33 بار سُبْحٰنَ اللہ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، 33 بار اَللہُ اَکْبَر کہا، پھر 100 کا عدد پورا کرنے کے لیے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہا تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ ❁ جو ایک دِن میں 100 بار سُبْحٰنَ اللہِ وَ بِحَمْدِہٖ پڑھتا ہے اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ ❁ جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا ہے تو یہ کلمہ زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیتا ہے، جب دوسری مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا ہے تو ساتویں آسمان سے لے کر تحت الثریٰ کو بھر دیتا ہے اور جب تیسری مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا۔'' (2)

**(6) اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسولِ خدا کی نعتیں پڑھیے:** یہ بھی ذِکْرُ اللہ اور باعِثِ خَیر وبرکت ہے۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت اِمامِ اہلسُنَّت مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت پَروانۂ شَمعِ رِسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے مَنظوم کلام کا مَجمُوعہ ''حدائِقِ بخشش'' اور عاشِقِ اعلیٰ حضرت امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس

---

1 ......احیاء العلوم، ۱/ ۸۹۳، ۸۹۴ ملخصاً۔

2 ......احیاء العلوم، ۱/ ۸۹۶ ملخصاً۔



www.dawateislami.net

عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مَنظوم کلام کا مجموعہ ''وسائلِ بخشش'' کا مُطَالعہ بہت مُفید ہے۔

**(7) بارگاہِ اِلٰہی میں توبہ و اِستِغفار کیجئے:** کہ یہ بھی ذِکرُ اللّٰہ کی ایک قسم ہے، قرآن واَحادیث میں اس کی ترغیب دلائی گئی ہے، جو اِستغفار کی کثرت کرتا ہے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی ہر پریشانی کو دور فرمائے گا، ہر تنگی سے اس کے لیے نجات کی راہ نکالے گا اور ایسی جگہ سے رِزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا۔ یوں توبہ واستغفار کیجئے: ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَةً وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنی میں اپنے ربّ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے تمام گناہوں کی معافی مانگتا ہوں جو میں نے جان بوجھ کر کیے، یا غلطی سے کیے، چھپ کر کیے، یا علانیہ کیے اور میں اس کی بارگاہ میں ان تمام گناہوں سے بھی توبہ کرتا ہوں جنہیں میں جانتا ہوں اور ان گناہوں سے بھی جنہیں میں نہیں جانتا، اے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! بے شک تو غیبوں کو جاننے والا اور عیبوں کو چھپانے والا اور گناہوں کو بخشنے والا ہے اور نیکی کرنے کی قوت اور گناہوں سے بچنے کی طاقت نہیں مگر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔''

**(8) بارگاہِ اِلٰہی میں دعا کیجئے:** دعا بھی ذِکرُ اللّٰہ کی ایک قسم ہے، دُعا عِبادت کا مَغز ہے، بارگاہِ الٰہی میں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں، دعا سے یا تو بندے کا گناہ معاف کردیا جاتا ہے یا اسے بھلائی عطا کردی جاتی ہے یا اس کے لیے بھلائی جمع کردی جاتی ہے۔ دعا کے فضائل، آدابِ دعا، دعا کی قبولیت کے اَسباب، دعا کی قبولیت کے اَوقات، دعا کی



www.dawateislami.net

قبولیت کے مقامات، دعا کی قبولیت کے اَلفاظ، دعا مانگنے میں مَمنوعہ اَلفاظ ودیگر تفصیلی معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۳۲۱ صفحات پر مشتمل کتاب ''فضائلِ دعا'' اور ۱۱۳۰ صفحات پر مشتمل کتاب ''اِحیاء العلوم'' جلداوّل کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

**(9) جسمانی اَعضاء کے ذریعے ذِکرُ اللہ کیجئے:** جسمانی اَعضاء سے ذکر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تمام فرض نمازوں، واجبات وسُنَن ونَوافِل کی اچھے طریقے سے ادائیگی کیجئے کہ نماز ذِکر بالجَوارح یعنی اَعضاء کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرنے پر مشتمل ہے، زکوۃ ادا کیجئے، فرض روزے رکھیے، اِستطاعت ہونے کی صورت میں حج کی ادائیگی کیجئے، نیکیاں کیجئے، اپنے آپ کو تمام ظاہری وباطنی گناہوں سے بچایئے، یہ تمام اُمور بھی ذِکرُ اللہ میں شامل ہیں۔

**(10) تِلاوتِ قرآن کیجئے:** تلاوت قرآن اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بہترین ذِکر ہے، تلاوت کے بے شمار فضائلِ قرآن واَحادیث میں بیان فرمائے گئے ہیں، چند فضائل یہ ہیں: ❁ اس اُمَّت کی افضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔ ❁ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سِکھائے۔ ❁ حدیثِ قُدسی میں ارشاد ہوتا ہے: جسے تلاوت قرآن نے مجھ سے مانگنے اور سوال کرنے سے مشغول رکھا میں اسے شکر گزاروں کے ثواب سے افضل عطا فرماؤں گا۔ ❁ دلوں کو بھی زَنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے، دلوں کی صفائی تلاوت قرآن اور موت کی یاد سے ہوگی۔ ❁ قرآنِ پاک پڑھو بے شک تمہیں اس کے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں دی جائیں گی میں یہ نہیں کہتا کہ ''الٓمّ'' ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔ ❁ قرآنِ پاک کی ہر آیت


www.dawateislami.net

مبارکہ، جنت کا ایک درجہ اور تمہارے گھروں کا چراغ ہے۔[1]

**(11) ذِکرِ صالحین کے ذریعے بالواسطہ ذِکرُ اللہ کیجئے:** انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خُصُوصاً اِمامُ الاَنبِیَاء، نَبِیُّ الاَنبیاء حضرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، خُلَفَائے راشِدِین، عَشَرۂ مُبَشَّرہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، اَہلِ بَیتِ اَطہار، اَزواجِ مُطَہَّرات، دیگر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، تابِعِین، تَبَعِ تابِعِین، اَئِمَّہ مُجْتَہِدِین، حُضُور داتا گنج بَخش، حضور غوثِ پاک، خواجہ غریب نواز و دیگر تمام بُزُرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا ذِکر بھی بالواسطہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی کا ذِکر ہے، اس سلسلے میں مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ اِن کُتُب کا مُطالَعہ بہت مفید ہے: عَجائِب القرآن مَع غَرائِب القرآن، سیرتِ مُصطَفٰے، فیضانِ صِدِّیقِ اَکبر، فَیضانِ فاروقِ اعظم، صحابہ کرام کا عشقِ رسول، کَراماتِ صحابہ، اُمَّہاتُ المُؤمِنین۔ وغیرہ وغیرہ

**(12) روزانہ کچھ نہ کچھ اَوراد و وَظائف پڑھنے کی عادت بنائیے:** روزانہ کچھ نہ کچھ اوراد پڑھنا بھی ذِکرُ اللہ کی ایک صورت ہے اور اس کی بھی بہت ترغیب دلائی گئی ہے، مختلف نمازوں کے اَوراد و وَظائف کی تفصیلی مَعلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ اِن کُتُب کا مُطالَعہ بہت مُفِید ہے: قُوتُ القُلُوب، جلد اوّل، اِحیاءُ العلوم، جلد اوّل۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طَرِیقت اَمیرِ اَہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت عَلّامہ مَولانا ابُو بِلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے شَجرۂ قادِریہ رَضَوِیہ عطّاریہ میں بھی اپنے مُرِیدِین و طالبین کے لیے مختلف اَوقات و مختلف نمازوں کے کئی وَظائف ذِکر فرمائے ہیں، آپ بھی اُن وظائف کو اپنے مَعمولات میں شامل کر کے کثیر ثواب کمائیے۔

---

1 ......احیاء العلوم، ۱/ ۸۲۳ تا ۸۲۵ ماخوذاً۔



www.dawateislami.net

**(13)درودِ پاک کی کثرت کیجئے:** درودِ پاک بھی نہایت افضل ذِکر ہے، خود **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ پاک میں دُرود وسلام کا حکم ارشاد فرمایا ہے، کثیر اَحادیثِ مبارکہ میں حضور نبی رَحمت شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے درودِ پاک کے فضائل بیان فرمائے ہیں، درودِ پاک پڑھنے والے کو دنیا وآخرت کی بے شمار بھلائیاں عطا کردی جاتی ہیں، درود شریف پڑھنے والے کو تمام اوراد ووظائف سے کفایت کردی جاتی ہے، کل بروزِ قیامت اسے شفاعت نصیب ہوگی، جنت میں داخلہ نصیب ہوگا۔ مزید فضائل کے لیے حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی کی مایہ ناز تصنیف ''احیاء العلوم'' جلد اول، صفحہ ۹۲۴ کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (21)... راہِ خُدا میں خرچ کرنا

### راہِ خدا میں خرچ کرنے کی تعریف:

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا اور اَجر وثواب کے لیے اپنے گھر والوں، رشتہ داروں، شرعی فَقیروں، مِسکینوں، یتیموں، مُسافِروں، غریبوں و دیگر مسلمانوں پر اور ہر جائز ونیک کام یا نیک جگہوں میں حلال وجائز مال خرچ کرنا ''**راہِ خدا میں خرچ کرنا**'' کہلاتا ہے۔

### آیتِ مبارکہ:

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ﴾ (پ۳، البقرہ: ۲۵۴) ترجمۂ کنزالایمان: ''اے ایمان والو اللہ کی راہ میں ہمارے


www.dawateislami.net

دیئے میں سے خرچ کرو۔“

## (حدیثِ مبارکہ) راہِ خدا میں خرچ کرنے والا قابلِ رشک ہے:

حضرت سیِّدُنا سالِم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”حَسَد (یعنی رَشک) نہیں مگر فقط دو آدمیوں کے معاملے میں: پہلا وہ شخص جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن عطا فرمایا اور وہ دن رات اس کے ساتھ قائم رہے۔ دوسرا وہ شخص جسے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مال عطا فرمایا اور وہ دن رات (راہِ خدا میں) خرچ کرتا رہے۔“(1)

## راہِ خدا میں خرچ کرنے کا حکم:

راہِ خدا میں اپنا جائز اور حلال مال خرچ کرنا بعض صورتوں میں فرض، بعض میں واجِب اور بعض میں مُستَحَب ہے۔

## حکایت 23 سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر کا راہِ خدا میں مال خرچ کرنا:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۷۲۳ صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضانِ صدیق اکبر“ صفحہ ۲۶۹ سے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے راہِ خدا میں خرچ کرنے کے حوالے سے ایک اقتباس پیش خدمت ہے: غزوۂ تبوک کے موقع پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اپنا مال راہِ خدا میں جہاد کے لیے صدقہ کرو۔“ اس فرمانِ عالیشان کی تکمیل میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حَسبِ توفیق اپنا

(1)......مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل من یقوم بالقرآن...الخ، ص۴۰۷، حدیث: ۸۱۵۔



www.dawateislami.net

اپنا مال راہِ خدا میں تَصَدُّق کیا۔ امیر المُؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دس ہزار مُجاہدین کا ساز و سامان تَصَدُّق کیا اور دس ہزار دینار خرچ کیے، اس کے علاوہ نو سو اونٹ اور سو گھوڑے مَع ساز و سامان فرمانِ حَبیبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر لبیک کہتے ہوئے بارگاہِ رِسالت میں پیش کر دیے۔ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میرے پاس بھی مال تھا، میں نے سوچا کہ حضرت سَیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہر دفعہ ان معاملات میں مجھ سے سَبقت لے جاتے ہیں، اس بار زیادہ سے زیادہ مال صدقہ کر کے ان سے سَبقت لے جاؤں گا۔'' چنانچہ وہ گھر گئے اور گھر کا سارا مال اکٹھا کیا، اس کے دو حصے کیے، ایک گھر والوں کے لیے چھوڑا اور دوسرا حصہ لے کر بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیا۔ سرکارِ نامدار مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسَار فرمایا: ''اے عمر! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کے آئے ہو؟'' عرض کیا: ''یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آدھا مال گھر والوں کے لیے چھوڑ آیا ہوں۔'' اتنے میں عاشقِ اکبر، یارِ غارِ مُصطفٰے حضرت سَیِّدُنا ابُوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنا مال لے کر بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضِر ہوئے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک بالکل سادہ سی قبا پہنی ہوئی تھی، جس پر بَبُول کے کانٹوں کے بٹن لگائے ہوئے ہیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور استفسار فرمایا: ''اے ابوبکر! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟'' بس مَحبوب کا یہ پوچھنا تھا کہ گویا عاشِقِ صادِق کا دِل عِشق و محبت کی مہک سے جُھوم اٹھا، فوراً ہی سمجھ گئے کہ بات کچھ اور ہے، کیونکہ محبوب تو جانتا ہے کہ میرے عاشِقِ صادِق نے تو اس


www.dawateislami.net

وقت بھی اپنی جان، مال، آل اولاد سب کچھ قربان کردیا تھا جب مکہ مکرمہ میں حمایت کرنے والے نہ ہونے کے برابر تھے بلکہ اکثر لوگ جانی دشمن بن گئے تھے اور محبوب کے کلام کو کیوں نہ سمجھتے کہ یہ تو وہ عاشق تھے جو ہر وقت اس موقع کی تلاش میں رہتے تھے کہ بس مَحبوب فرمائیں! سب کچھ قدموں میں لاکر قربان کردیں، گویا:

کیا پیش کریں جاناں کیا چیز ہماری ہے
یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے

یہ تو وہ عاشِقِ صادِق تھے، جنہوں نے کبھی اپنے مال کو اپنا سمجھا ہی نہیں، بلکہ جو کچھ ان کے پاس ہوتا اسے محبوب کی عطا سمجھتے اور کیوں نہ سمجھتے کہ:

میں تو مالِک ہی کہوں گا کہ ہو مالِک کے حبیب
یعنی مَحْبُوب ومُحِبّ میں نہیں میرا تیرا

سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فوراً سمجھ گئے کہ مَحبوب کی چاہت کچھ اور ہے، غالباً محبوب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اے میرے عاشِق! میں تو تیرے عِشق کو جانتا ہوں، آج دنیا کو بتادے کہ عِشق کسے کہتے ہیں، بس آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے محبت بَھرے لہجے میں یوں عرض کیا: ''یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یعنی اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اپنے گھر کا سارا مال لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا ہوں اور گھر والوں کے لیے **اللہ** اور اُس کا رسول ہی کافی ہے۔'' حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ مَنظر دیکھ کر حیران رہ گئے اور کہنے لگے: ''میں کبھی بھی ابوبکر صِدّیق سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔''



www.dawateislami.net

پروانے کو چراغ تو بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا اور رسول بس

## راہِ خدا میں خرچ کا ذہن بنانے اور خرچ کرنے کے چودہ (14) طریقے:

**(1) راہِ خدا میں خرچ کرنے کے دُنیوی واُخروی فوائد پیشِ نظر رکھیے:** راہِ خدا میں مسلمانوں پر اپنے پاکیزہ مال سے صدقہ وخیرات کر کے خرچ کرنے والوں کے لیے اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نے اَحادیثِ مبارکہ سے تقریباً ۲۵ فوائد ذکر فرمائے ہیں: (۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے بُری مَوت سے بچیں گے، ستر دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ (۲) عمریں زیادہ ہوں گی۔ (۳) اُن کی گنتی (تعداد) بڑھے گی۔ (۴) رِزق میں وُسعت مال کی کثرت ہوگی، اِس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔ (۵) خیر وبرکت پائیں گے۔ (۶) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، بُری قضا ٹلے گی، ستر دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ستر قسم کی بَلا دور ہوگی۔ (۷) اُن کے شہر آباد ہوں گے۔ (۸) شِکَستہ حالی دُور ہوگی۔ (۹) خوفِ اندیشہ زائل اور اطمینانِ خاطر حاصل ہوگا۔ (۱۰) مددِ الٰہی شامل ہوگی۔ (۱۱) رحمتِ الٰہی اُن کے لیے واجب ہوگی۔ (۱۲) ملائکہ اُن پر درود (دعائے رحمت) بھیجیں گے۔ (۱۳) رِضائے الٰہی کے کام کریں گے۔ (۱۴) غضبِ اِلٰہی اُن پر سے زائل ہوگا۔ (۱۵) اُن کے گناہ بخشے جائیں گے، مَغْفِرت اُن کے لیے واجب ہوگی، اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔ (۱۶) خدمتِ اہلِ دِین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔ (۱۷) غلام آزاد کرنے سے زیادہ اَجر لیں گے۔ (۱۸) اُن کے ٹیڑھے کام درست ہوں گے۔ (۱۹) آپس میں مَحبتیں بڑھیں



www.dawateislami.net

گی جو ہر خیر و خوبی کی مُتَّبِع (یعنی ان کے پیچھے پیچھے چلنے والی) ہیں۔(۲۰) تھوڑے خرچ میں بہت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو ڈبل خرچ آتا۔(۲۱) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور درجے بلند ہوں گے۔(۲۲) مولیٰ تبارک وتعالیٰ ملائکہ سے اُن کے ساتھ مُباہات (فخر) فرمائے گا۔(۲۳) روزِ قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے، آتش دوزخ اُن پر حرام ہوگی۔(۲۴) آخرت میں اِحسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے کہ نہایتِ مقاصِد وغایتِ مرادات (مقصدوں ومُرادوں کی انتہا وانجام) ہے۔(۲۵) خدا نے چاہا تو اُس مبارک گروہ میں شامل ہوں گے جو حضور پُرنُور سیِّد عالَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی نَعلِ اَقدس کے تَصَدُّق میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔[1]

**(2) بُزُرگانِ دِین کے واقعات کا مطالعہ کیجئے:** بندہ جب بُزُرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِيْن کے واقعات کا مطالعہ کرے گا کہ وہ کیسے راہِ خدا میں خرچ کرتے تھے تو اُسے بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ نصیب ہوگا، اِس کے لیے حُجَّةُ الاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَيْهِ رَحمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی کی مایہ ناز تصنیف ''اِحیاء العلوم'' جلد سوم، ص ۱۴۱۷ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) سے مطالعہ بہت مفید ہے۔

**(3) بُخل کی مَذمّت، اَسباب اور علاج کا مطالعہ کیجئے:** راہِ خدا میں خرچ نہ کرنے کا ایک سبب بُخل (کنجوسی) بھی ہے، جب بندہ بخل کی مذمت، اَسباب اور اُن کے علاج کا مطالعہ کرے گا تو بخل سے بچنا آسان ہوجائے گا اور اُسے راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ نصیب ہوگا۔اِس کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ اِن کتب کا مطالعہ بہت مفید ہے: اِحیاء العلوم، جلد سوم، باطنی

[1] ......فتاوی رضویہ، ۲۳/ ۱۵۳ بتصرف قلیل۔



www.dawateislami.net

بیماریوں کی معلومات، ص ۱۲۸، جہنم میں لے جانے والے اَعمال۔ وغیرہ وغیرہ

**(4) والدین کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کرتے ہوئے راہِ خدا میں خرچ کیجئے:** والدین پر خرچ کرنے کا حکم خود قرآنِ پاک میں دیا گیا ہے، چنانچہ سورۂ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿یَسْــٴَـلُوْنَكَ مَا ذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ؕ﴾ (پ ۲، البقرۃ: ۲۱۵) ترجمۂ کنزالایمان: ''تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور مُحتاجوں اور راہ گیر کے لئے ہے۔''

**(5) اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحمی کرتے ہوئے راہِ خُدا میں خرچ کیجئے:** صِلۂ رحمی کا حکم بھی خود ربّ تعالٰی نے قرآنِ پاک میں اِرشاد فرمایا ہے جیسا کہ مذکورہ آیتِ مبارکہ گزری۔ نیز اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی اِس کے بہت فضائل بیان فرمائے گئے ہیں۔ صدقہ کرنے اور رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحمی کرنے سے رِزق میں وُسعت اور عُمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''جو چاہتا ہے کہ اس کے رِزق میں وُسعت، مال میں برکت ہو وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سُلُوک کرے۔''(1) ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ''بے شک صدقہ اور صلۂ رحم اِن دونوں سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ عمر بڑھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ اور اندیشہ کو دُور کرتا ہے۔''(2)

**(6) اپنے اَہل وعِیال کی کَفالت کرکے راہِ خدا میں خرچ کیجئے:** اہلِ خانہ پر خرچ

---

1 ...... بخاری، کتاب الادب، باب من یبسط لہ فی الرزق۔۔۔الخ، ۴/ ۹۷، حدیث: ۵۹۸۵۔

2 ...... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۳۹۷، حدیث: ۴۰۹۰۔



www.dawateislami.net

کرنے کے اَحادیثِ مُبارکہ میں بہت فضائل بیان فرمائے گئے ہیں۔ ❁ جو ثواب کی نیت سے اپنے اہلِ خانہ پر خرچ کرے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ ❁ بندے کے میزان میں سب سے پہلے اہل وعیال پر خرچ کیے گئے مال کو رکھا جائے گا۔ ❁ سب سے افضل دینار وہ ہے جسے بندہ اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔[1]

**(7) یتیموں مسکینوں سے حُسنِ سُلوک کر کے راہِ خدا میں خرچ کیجئے:** فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ایسے (شہادت کی انگلی اور بیچ والی انگلی کی طرح) اکٹھے ہوں گے۔''[2] ایک اور حدیثِ پاک میں فرمایا: ''بیوہ اور مسکین کی اِمداد وخبر گیری کرنے والا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔''[3]

**(8) اِیصالِ ثواب کر کے راہِ خدا میں خرچ کیجئے:** اِیصالِ ثواب بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ایک بہترین مَصرَف ہے۔ حضرت سَیِّدُنا سَعد بن عُبادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: ''سَعد کی ماں کا انتقال ہو گیا (میں ایصالِ ثواب کے لیے کچھ صدقہ کرنا چاہتا ہوں) تو کون سا صدقہ افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''پانی۔'' اُنہوں نے ایک کنواں کُھدوادیا اور کہا: ''یہ اُمِّ سعد کے لیے ہے۔''[4] (یعنی اس کا ثواب میری ماں کو پہنچے۔) اِیصالِ ثواب کے لیے خرچ کرنے کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں: ❁ اپنے مَرحُومین کی اَرواح کے لیے کسی بھی نیک اور جائز کام میں خرچ کرنا ❁ مسجد

---

1 ...... فیضان ریاض الصالحین، ۱/ ۸۶۔

2 ...... بخاری، کتاب الادب، باب فضل من یعول یتیما، ۴/ ۱۰۱، حدیث: ۶۰۰۵۔

3 ...... بخاری، کتاب الادب، باب الساعی علی المسکین، ۴/ ۱۰۲، حدیث: ۶۰۰۷۔

4 ...... ابوداود، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، ۲/ ۱۸۰، حدیث: ۱۶۸۱۔



www.dawateislami.net

میں پیسے دے دینا ❁ مدرسۃ المدینہ، جامعۃ المدینہ وغیرہ میں پیسے دے دینا ❁ گھر میں فاتحہ خوانی ❁ بارھویں شریف ❁ گیارھویں شریف ❁ رجب میں کونڈے ❁ گھر یا علاقے میں اجتماعِ ذکرونعت ❁ بُزُرگانِ دِین کے اَعراس ❁ گھر میں قرآن خوانی ❁ غریبوں، یتیموں، مسکینوں، ناداروں میں کھانا تقسیم کرنا ❁ کسی بیوہ ومجبور کی مدد ❁ مُسافروں کی خیر خواہی ❁ مدنی قافلے میں سفر کرنا یا کسی کو سفر کروا دینا ❁ دِینی کُتُب ورَسائل خرید کر وقف کر دینا ❁ کسی بیمار کا علاج کروادینا وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام اِیصالِ ثواب کی مختلف صورتیں ہیں، اِن میں خرچ کرنا راہِ خدا میں ہی خرچ کرنا ہے۔

**(9) صدقہ وخیرات کر کے راہِ خُدا میں خرچ کیجئے:** مطلق صدقہ وخیرات کر کے راہ خدا میں خرچ کیجئے: کہ اس کے کثیر فضائل وفوائد احادیثِ مبارکہ میں بیان فرمائے گئے ہیں، تین فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیشِ خدمت ہیں: ❁ ”صدقہ دیا کرو بے شک صدقہ تمہارے لیے جہنم سے بَچاؤ کا ایک ذریعہ ہے۔“[1] ❁ ”صدقہ بُری موت سے بچاتا ہے اور نیکی عمر بڑھاتی ہے۔“[2] ❁ ”صدقہ بُرائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے۔“[3]

**(10) خفیہ طور پر صدقہ کر کے راہِ خدا میں خرچ کیجئے:** چُھپا کر راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیب خود قرآنِ پاک میں دلائی گئی ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ۚ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ یُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِكُمْ ؕ﴾ (پ۳، البقرہ: ۲۷۱) ترجمۂ کنز الایمان: ”اگر خیرات

1 ……شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۵۔

2 ……مسند امام احمد، حدیث رافع بن مکیث، ۵/۴۴۱، حدیث: ۱۶۰۷۹۔

3 ……معجم کبیر، ۴/۲۷۴، حدیث: ۴۴۰۲۔



www.dawateislami.net

علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چُھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے۔'' فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''بے شک مخفی صدقہ ربّ تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا ہے۔''(1)

**(11) کھانا کھلا کر، پانی پلا کر راہِ خدا میں خرچ کیجئے:** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''جو اپنے (مسلمان) بھائی کو روٹی کھلائے یہاں تک کہ اُس کا پیٹ بھر جائے اور اُسے پانی پلائے یہاں تک کہ اُس کی پیاس بُجھ جائے تو اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ سے ایسی سات خندقوں کے برابر دور کر دے گا جن میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہو۔''(2)

**(12) قرض دے کر راہِ خدا میں خرچ کیجئے:** قرض دینا بھی راہِ خدا میں صدقہ کرنے اور خرچ کرنے جیسا ہے بلکہ قرض کا کئی گناہ اجر دیا جاتا ہے۔فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''شبِ معراج میں نے جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا: صدقہ دس گنا اور قرض اٹھارہ گُنا (زیادہ اَجر رکھتا) ہے۔''(3)

**(13) تنگدست پر آسانی کر کے راہِ خدا میں خرچ کیجئے:** تنگ دست پر آسانی کرنے سے اجر و ثواب کی امید ہے۔فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''جو کسی تنگدست پر آسانی کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں اُس پر آسانی فرمائے گا۔''(4)

---

1 ......معجم کبیر، ۱۹/ ۴۲۱، حدیث: ۱۰۱۸۔

2 ......مستدرک حاکم، کتاب الاطعمة، باب فضیلة اطعام الطعام، ۵/ ۱۷۸، حدیث: ۷۲۵۴۔

3 ......ابن ماجه، کتاب الصدقات، باب القرض، ۳/ ۱۵۴، حدیث: ۲۴۳۱۔

4 ......ابن ماجه، کتاب الصدقات، باب انظار المعسر، ۳/ ۱۴۶، حدیث: ۲۴۱۷۔



www.dawateislami.net

**(14) مسجد تعمیر کر کے راہِ خدا میں خرچ کیجئے:** تعمیر مسجد میں خرچ کی بھی بہت فضیلت ہے۔فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''جو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے مسجد بنائے گا تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔''[1] اسی طرح مدرسے یا کسی بھی دینی عمارت وغیرہ کی تعمیر میں خرچ کرنا بھی راہِ خدا میں ہی خرچ کرنا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (22)...اللّٰہ کی رضا پر راضی رہنا

### اللّٰہ کی رضا پر راضی رہنے کی تعریف:

خوشی، غمی، راحت، تکلیف، نعمت ملنے، نہ ملنے، الغرض ہر اچھی بُری حالت یا تقدیر پر اس طرح راضی رہنا، خوش ہونا یا صبر کرنا کہ اس میں کسی قسم کا کوئی شِکوہ یا واویلا وغیرہ نہ ہو ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنا'' کہلاتا ہے۔

### رضا سے متعلق مختلف صورتیں:

❁ دعا مانگنا، گناہوں سے نفرت کرنا، گناہوں سے بچنے کی دعا کرنا، مَغفِرت طلب کرنا، گناہ کے مُرتکِب سے ناراض ہونا، اسباب گناہ کو برا جاننا، اس پر راضی نہ ہونا، امر بالمعروف ونَہی عن المُنکر کے ذریعے اس کو ختم کرنے کی کوشش کرنا، گناہوں والی سرزمین سے بھاگنا اور اس کی مُذمّت کرنا، دِین پر مُعاوَنت کرنے والے اسباب کو اختیار کرنا، یہ تمام اُمور رضا کے خلاف نہیں۔ ❁ شِکوہ کے طور پر مصیبت کا اظہار کرنا، دل سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پر ناراض ہونا، کھانے کی اشیاء کو بُرا کہنا اور ان میں عیب نکالنا، یہ تمام امور رضا

[1] ......بخاری، کتاب الصلاۃ، باب من بنی مسجدا، ۱/۱۷۱، حدیث: ۴۵۰۔



www.dawateislami.net

کے خلاف ہیں۔ ❁ اس طرح کہنا کہ ''فقر آزمائش ہے، اہل وعیال غم اور تھکاوٹ کا باعث ہیں، پیشہ اختیار کرنا تکلیف اور مشقت ہے۔'' یہ تمام باتیں رضا میں خلل ڈالتی ہیں بلکہ بندے کو چاہیے کہ وہ تدبیر اور مملکت کو اس کے مدبر اور مالک کے سپرد کردے اور وہ کہے جو امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا تھا کہ: ''مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ تونگری (مالداری) کی حالت میں صبح کروں یا فقر کی حالت میں کیونکہ میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے میرے لیے کونسی حالت بہتر ہے۔''(1)

## آیتِ مبارکہ:

❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۹﴾﴾ (پ۷، المائدہ: ١١٩) ترجمۂ کنز الایمان: ''اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی۔'' ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ۚ﴾ (پ۲۷، الرحمن: ٦٠) ترجمۂ کنز الایمان: ''نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی۔'' حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''اِحسان کی انتہا یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے سے راضی ہو اور یہ وہ ثواب ہے جو بندے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہونے کی صورت میں ملتا ہے۔''(2)

## (حدیثِ مبارکہ) رِضائے الٰہی پر راضی رہنے والے مُؤمن:

رسولِ اَکرم شَفِیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی ایک

(1) ......احیاء العلوم، ٥/ ١٨١ تا ١٩٠ ماخوذا۔

(2) ......احیاء العلوم، ٥/ ١٥٧۔



www.dawateislami.net

جماعت سے استفسار فرمایا: ''تم لوگ کیا ہو؟'' انہوں نے عرض کی: ''ہم مؤمن ہیں۔'' اِسْتِفْسَار فرمایا: ''تمہارے اِیمان کی کیا نشانی ہے؟'' عرض کی: ''ہم آزمائشوں پر صبر کرتے ہیں، آسودگی میں شکرِ الٰہی بجالاتے ہیں اور ربّ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہتے ہیں۔'' آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''ربّ کعبہ کی قسم! تم مؤمن ہو۔''(1)

## اللہ کی رضا پر راضی رہنے کا حکم:

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہے، رضائے الٰہی پر راضی رہنا نجات دلانے اور جنت میں لے جانے والا کام ہے۔

## حکایت 24 صبر و رضا نے گرفتاری سے بچالیا:

حضرت سَیِّدُنا ابُوعُکَّاشَہ مَسْرُوق کُوفی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص جنگل میں رہتا تھا، اس کے پاس ایک کُتَّا، ایک گدھا اور ایک مُرغ تھا۔ مُرغ تو گھر والوں کو نماز کے لیے جگایا کرتا تھا اور گدھے پر وہ پانی بھر کر لاتا اور خیمے وغیرہ لادا کرتا اور کُتَّا اُن کی پہرہ داری کرتا تھا۔ ایک دن لومڑی آئی اور مُرغ کو پکڑ کر لے گئی، گھر والوں کو اس بات کا بہت رَنج ہوا مگر وہ شخص نیک تھا، اس نے کہا: ''ہوسکتا ہے اسی میں بہتری ہو۔'' پھر ایک دن بھیڑیا آیا اور گدھے کا پیٹ پھاڑ کر اس کو مار دیا، اس پر بھی گھر والے رنجیدہ ہوئے مگر اس شخص نے کہا: ''ممکن ہے اسی میں بھلائی ہو۔'' پھر ایک دن کتا بھی مر گیا تو اس شخص نے پھر بھی یہی کہا: ''ممکن ہے اسی میں بہتری ہو۔'' ابھی کچھ دن ہی گزرے تھے کہ ایک صبح انہیں معلوم ہوا کہ اُن کے اَطراف میں آباد تمام لوگوں کو قید کر لیا گیا ہے اور صرف

---

(1)......معجم اوسط، ۶/ ۴۶۷، حدیث: ۹۴۲۷ بتغیر قلیل، احیاء العلوم، ۵/ ۱۵۸۔



www.dawateislami.net

یہ ہی محفوظ رہے ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا مَسرُوق رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''دیگر تمام لوگ کتوں، گدھوں اور مُرغوں کی آوازوں کی وجہ سے ہی پکڑے گئے۔ پس تقدیرِ الٰہی کے مطابق اُن کے حق میں بہتری اِن جانوروں کی ہلاکت میں تھی۔''(1)

## اللہ کی رضا پر راضی رہنے کے نو(9) طریقے:

**(1) رضائے الٰہی پر راضی رہنے کے فضائل پر غور کیجئے:** تین فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیشِ خدمت ہیں: (۱) ''خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جس کو اسلام کی ہدایت دی گئی اور اس کا رِزق بقدرِ کِفایت ہے اور وہ اس پر راضی ہے۔'' (۲) ''جو شخص تھوڑے رزق پر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے راضی رہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہو جاتا ہے۔'' (۳) ''جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پس اگر بندہ صبر کرے تو وہ اس کو چُن لیتا ہے اور اگر راضی رہے تو اس کو بَرگُزیدہ بنالیتا ہے۔''(2)

**(2) رضائے الٰہی پر راضی رہنے سے مُتعلق اقوالِ بُزرگانِ دِین کا مُطالَعہ کیجئے:** چند اَقوال یہ ہیں: ❁ حضرت سَیِّدُنا اِبنِ عَبّاس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''بروزِ قیامت سب سے پہلے ان لوگوں کو جنت کی طرف بلایا جائے گا جو ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کرتے ہیں۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا مَیمُون بِن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''جو تقدیر پر راضی نہیں اس کی حماقت کا کوئی علاج نہیں۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بِن مَسْعُود رَضِیَ

---

1 ......احیاء العلوم، ۵/ ۱۷۳۔

2 ......احیاء العلوم، ۵/ ۱۵۹۔



www.dawateislami.net

اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''میں کسی اَنگارے کو زبان سے چاٹوں اور وہ جَلا دے جو جَلا دے اور باقی رہنے دے جو باقی رہنے دے، یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں جو کام ہو چکا اس کے بارے میں کہوں: کاش نہ ہوتا یا نہ ہونے والے کام کے بارے میں کہوں: کاش ہو جاتا۔'' ﴿ حضرت سَیِّدُنا ابُودَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''اِیمان کی سَربُلندی حُکمِ الٰہی پر صبر کرنا اور تقدیر پر راضی رہنا ہے۔''(1)

**(3) رضائے الٰہی پر راضی رہنے سے متعلق حِکایاتِ بُزُرگانِ دِین کا مُطَالَعَہ کیجئے:** اس کے بارے میں حِکایات پڑھنے سے بھی رِضائے اِلٰہی پر راضی رہنے کا مدنی ذہن بنے گا۔ اِس سلسلے میں حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی کی مایہ ناز تصنیف ''احیاء العلوم'' جلد پنجم، صفحہ ١٧٠ سے مُطَالَعَہ بہت مُفِید ہے۔

**(4) ''کیوں'' اور ''کیسے'' کو اپنی زندگی سے نکال دیجئے:** ''کیوں'' اور ''کیسے'' دونوں اَلفاظ رضا پر راضی رہنے کے خلاف ہیں، ایک مشہور حدیثِ قُدسی میں ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''میں نے خیر اور شر کو پیدا کیا تو اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جس کو میں نے خیر کے لیے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر خیر کو جاری کیا اور اس شخص کے لیے خرابی ہے جس کو میں نے شَر کے لیے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں پر شر کو جاری کیا اور اس شخص کے لیے ہلاکت ہی ہلاکت ہے جو کہے: کیوں اور کیسے؟''(2)

**(5) ''اگر'' اور ''کاش'' کو بھی اپنی زندگی سے نکال دیجئے:** ''اگر'' اور ''کاش'' یہ

---

1 ......احیاء العلوم، ٥ / ١٦٤، ١٦٥ بتصرف قلیل۔

2 ......ابن ماجه، کتاب السنة، باب من کان مفتاحا للخیر، ١ / ١٥٥، حدیث: ٢٣٧، ٢٣٨، معجم کبیر، ١٢ / ١٣٤، حدیث: ١٢٧٩٧، احیاء علوم الدین، کتاب المحبة والشوق۔۔۔الخ، بیان فضیلة الرضا، ٥ / ٦٥۔



www.dawateislami.net

دونوں الفاظ بھی رضا پر راضی رہنے میں بہت بڑی رُکاوٹ ہیں۔کئی لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی تکلیف یا مصیبت پہنچتی ہے، کوئی مالی نقصان پہنچتا ہے تو یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ ''اگر میں یوں کر لیتا تو نقصان نہ ہوتا، یا کاش! میں یوں کر لیتا۔'' وغیرہ وغیرہ عقلمندی اسی میں ہے کہ بندہ ہر کام کو سوچ سمجھ کر کرے، اس کے فوائد اور نقصانات پر پہلے ہی غور وفکر کر لے، پھر اس کے کرنے پر نفع ہو یا نقصان اسے تقدیرِ الٰہی جانتے ہوئے راضی رہے، اس پر شکوہ شکایت نہ کرے، واویلا نہ مچائے بلکہ ظاہری اسباب کو اختیار کرتے ہوئے آئندہ کے لیے کوشش کرے۔

**(6) تکلیف پر ملنے والے ثواب پر غور کیجئے:** تکلیف پر ملنے والے ثواب پر غور کرنے سے رِضائے الٰہی پر راضی رہنے میں مدد ملے گی، فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''مسلمان کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے حتی کہ کانٹا بھی چُبھتا ہے تو اس کے بدلے اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔''(1) مَنقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا فتح مَوصِلی کی زوجۂ مُحترمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا پاؤں پھسلا اور اُن کا ناخن ٹوٹ گیا تو وہ مُسکرانے لگیں، اُن سے عرض کی گئی: ''کیا آپ کو تکلیف نہیں پہنچی؟'' ارشاد فرمایا: ''ثواب کی لَذَّت نے میرے دل سے تکلیف کی کڑواہٹ کو زائل کر دیا ہے۔''(2)

**(7) بڑی مصیبت کو پیشِ نظر رکھیے:** جب بھی کوئی مصیبت یا تکلیف پہنچے تو اس سے بڑی مصیبت یا تکلیف کو پیشِ نظر رکھیے، مثلاً ہاتھ پر زخم ہو جائے تو یوں ذہن بنایئے کہ

---

1 ......مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فیما۔۔۔الخ، ص ۱۳۹۱، حدیث: ۲۵۷۲۔

2 ......احیاء العلوم، ۵/ ۱۶۷۔



www.dawateislami.net

میرے ہاتھ پر فقط زخم ہوا ہے، اگر پورا ہاتھ ہی کٹ جاتا تو میری کیفیت کیا ہوتی؟ فقط پاؤں میں تکلیف ہے، اگر پوری ٹانگ ہی کٹ جاتی تو میری کیفیت کیا ہوتی؟ دُنیوی نقصان پہنچے تو یوں ذہن بنائے کہ فقط دنیا کا نقصان ہوا ہے میرا دِین تو سَلامَت ہے، وغیرہ وغیرہ۔ اُمید ہے کہ اس سے بھی رضائے الٰہی پر راضی رہنے کا مدنی ذہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

**(8) نیک لوگوں کی صُحبت اِختیار کیجئے:** صُحبت اثر رکھتی ہے، بندہ جب ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرتا ہے جن کی زبان ہر وقت شکوہ شکایت سے تَر رہتی ہے تو اِس پر بھی اُن کا اثر ہوجاتا ہے اور یہ بھی اُس بیماری میں مبتلا ہوجاتا ہے، جبکہ صبر وشکر کرنے اور رضائے الٰہی پر راضی رہنے والے لوگوں کی صُحبت اسے صابِر وشاکر اور راضِی رہنے والا بنادیتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھی اچھی صُحبت فراہم کرتا ہے، اس مدنی ماحول میں صبر وشکر و رضائے الٰہی پر راضی رہنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے، آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ صبر وشکر ورضائے الٰہی پر راضی رہنے کی دولت نصیب ہوگی۔

**(9) رضائے الٰہی پر راضی رہنے کے مقامات کی معلومات حاصل کیجئے:** جب تک بندے کو رضائے الٰہی پر راضی رہنے کے مقامات کا علم نہیں ہوگا کہ جہاں رضائے الٰہی پر راضی رہنا چاہیے تو اس کے لیے رضا کو اختیار کرنا بہت دشوار ہے۔ چند مقامات یہ ہیں: (۱) جب کسی عزیز کا انتقال ہوجائے کہ اس موقع پر لوگ عُموماً نہایت بے صبری کا مُظاہَرہ کرتے ہیں بلکہ بعض جاہل افراد تو **مَعَاذَ اللّٰہ** کفریہ کلمات تک بَک دیتے ہیں، جس سے ایمان برباد ہوجاتا ہے۔ (۲) کاروبار میں نقصان ہوجائے۔ (۳) ایکسیڈنٹ ہوجائے۔



www.dawateislami.net

(۴) کوئی قُدرتی آفت نازل ہوجائے۔(۵) کسی بھی طرح کی بیماری لگ جائے۔(۶) اہلِ خانہ میں سے کوئی بیمار ہوجائے یا کسی کو تکلیف پہنچے۔(۷) گھر یا دُکان میں چوری یا ڈکیتی ہوجائے۔(۸) بلاوجہ نوکری سے نکال دیا جائے۔(۹) دورانِ سفر جیب کٹ جائے۔ (۱۰) موبائل فون یا گاڑی وغیرہ چِھن جائے۔(۱۱) کوئی چیز گم ہوجائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (23)...خوفِ خدا

### خوفِ خدا کی تعریف:

خوف سے مراد وہ قلبی کیفیت ہے جو کسی ناپسندیدہ امر کے پیش آنے کی توقع کے سبب پیدا ہو، مثلاً پھل کاٹتے ہوئے چھری سے ہاتھ کے زخمی ہوجانے کا ڈر۔ جبکہ خوفِ خدا کا مطلب یہ ہے کہ اللّٰہ تعالٰی کی بے نیازی، اس کی ناراضگی، اس کی گرفت اور اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر انسان کا دل گھبراہٹ میں مبتلا ہوجائے۔[1]

### آیتِ مبارکہ:

﴿ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۷۰) ترجمۂ کنزالایمان: ''اے ایمان والو اللّٰہ سے ڈرو'' اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ ﴾ (پ ۲۷، الرحمن: ۴۶) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور جو اپنے ربّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔''

---

[1] ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، باب بیان حقیقۃ الخوف، ۴/ ۱۹۰ ماخوذا، خوف خدا، ص ۱۴۔



www.dawateislami.net

## (حدیثِ مبارکہ) حِکمت کی اصل خوفِ خدا ہے:

❁ حضور نبی رحمت شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حِکمت کی اصل اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہے۔''[1] ❁ سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عبد اللہ بن مَسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ''اگر تم مجھ سے ملنا چاہتے ہو تو میرے بعد بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بہت ڈرتے رہنا۔''[2]

## خوفِ خدا کا حکم:

خوفِ خدا تمام نیکیوں اور دنیا وآخرت کی ہر بھلائی کی اصل ہے، خوفِ خدا نجات دلانے اور جنت میں لے جانے والا عمل ہے۔ پھر خوف کے تین درجات ہیں: (۱) ضعیف: (یعنی کمزور) یہ وہ خوف ہے جو انسان کو کسی نیکی کے اپنانے اور گناہ کو چھوڑنے پر آمادہ کرنے کی قوت نہ رکھتا ہو، مثلاً جہنم کی سزاؤں کے حالات سن کر محض جُھرجُھری لے کر رہ جانا اور پھر سے غفلت ومَعصِیت (گناہ) میں گرفتار ہو جانا۔ (۲) مُعتَدِل: (یعنی مُتوَسِّط) یہ وہ خوف ہے جو انسان کو نیکی کے اپنانے اور گناہ کو چھوڑنے پر آمادہ کرنے کی قوت رکھتا ہو، مثلاً عذابِ آخرت کی وعیدوں کو سن کر ان سے بچنے کے لیے عملی کوشش کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ ربّ تعالٰی سے اُمیدِ رحمت بھی رکھنا۔ (۳) قوی: (یعنی مضبوط) یہ وہ خوف ہے جو انسان کو نااُمیدی، بے ہوشی اور بیماری وغیرہ میں مبتلا کردے، مثلاً اللہ تعالٰی کے عذاب وغیرہ کا سن کر اپنی مَغفِرت سے نااُمید ہو جانا۔ یہ بھی یاد رہے کہ اِن سب میں بہتر درجہ

---

1 ......شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۱/ ۴۷۰، حدیث: ۷۴۳۔

2 ......احیاء العلوم، ۴/ ۲۱۴۔



www.dawateislami.net

''مُعتَدِل'' ہے کیونکہ خوف ایک ایسے تازیانے (کوڑے) کی مِثل ہے جو کسی جانور کو تیز چلانے کے لیے مارا جاتا ہے، لہٰذا اگر اس تازیانے کی ضَرب (چوٹ) اتنی ضعیف (کمزور) ہو کہ جانور کی رفتار میں ذرہ بھر بھی اضافہ نہ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں اور اگر یہ اِتنی قوی ہو کہ جانور اس کی تاب نہ لا سکے اور اتنا زخمی ہو جائے کہ اس کے لیے چلنا ہی ممکن نہ رہے تو یہ بھی نفع بخش نہیں اور اگر یہ مُعتدِل ہو کہ جانور کی رفتار میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو جائے اور وہ زخمی بھی نہ ہو تو یہ ضرب بے حد مفید ہے۔ (1)

## حکایت 25 خوفِ خدا کے سبب انتقال کرنے والا جوان:

حضرت سَیِّدُنا مَنْصُور بِن عَمَّار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ میں رات کے وقت ایک گلی سے گزر رہا تھا کہ اچانک ایک درد بھری آواز میری سَماعت سے ٹکرائی، اس آواز میں اتنا کَرب تھا کہ میرے اُٹھتے ہوئے قدم رک گئے اور میں ایک گھر سے آنے والی اس آواز کو غور سے سننے لگا۔ میں نے سنا کہ اللہ تعالٰی کا کوئی بندہ اِن الفاظ میں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مُناجات کر رہا تھا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو ہی میرا مالک ہے! تو ہی میرا آقا ہے! تیرے اس مِسکین بندے نے تیری مخالفت کی بنا پر سیاہ کاریوں اور بدکاریوں کا اِرتِکاب نہیں کیا بلکہ نفس کی خواہشات نے مجھے اندھا کر دیا تھا اور شیطان نے مجھے غلط راہ پر ڈال دیا تھا جس کی وجہ سے میں گناہوں کی دَلدَل میں پھنس گیا، اے اللہ! اب تیرے غضب اور عذاب سے کون مجھے بچائے گا؟'' (یہ سن کر) میں نے باہر کھڑے کھڑے یہ آیتِ کریمہ پڑھی: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا

---

(1) ......احیاء العلوم، ۴/ ۷۵۴، خوف خدا، ص ۱۸۔



www.dawateislami.net

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٦﴾ (پ۲۸، التحریم: ۶) ترجمۂ کنزالایمان: ''اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر سخت کرّے (یعنی طاقتور) فرشتے مقرّر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔'' جب اس نے یہ آیت سنی تو اس کے غم کی شدت میں اور اضافہ ہو گیا اور وہ شدتِ کرب سے چیخنے لگا اور میں اسے اسی حالت میں چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔ دوسرے دن صبح کے وقت میں دوبارہ اس گھر کے قریب سے گزرا تو دیکھا کہ ایک میت موجود ہے اور لوگ اس کے کفن ودفن کے انتظام میں مصروف ہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ ''یہ مرنے والا کون تھا؟'' تو انہوں نے جواب دیا کہ ''مرنے والا ایک نوجوان تھا جو ساری رات خوفِ خدا کے سبب روتا رہا اور سحری کے وقت انتقال کر گیا۔''[1]

## خوفِ خدا پیدا کرنے کے آٹھ (8) طریقے:

**(1) ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لیجئے:** جس طرح طویل دنیاوی سفر پر تنہا روانہ ہوتے وقت عُموماً ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہی سامان ساتھ رکھیں جو مفید ہو نقصان دہ اشیاء ساتھ نہیں رکھتے تاکہ ہمارا سفر قدرے آرام سے گزرے اور ہمیں زیادہ پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے، بالکل اسی طرح سفرِ آخرت کو کامیابی سے طے کرنے کی خواہش رکھنے والے کو چاہیے کہ روانگی سے قبل گناہوں کا بوجھ اپنے کندھوں سے اتارنے کی کوشش کرے کہ کہیں یہ بوجھ اسے تھکا کر کامیابی کی منزل پر پہنچنے سے محروم نہ کر دے۔ اس بوجھ

1 ...... شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۱/ ۵۳۰، حدیث: ۹۳۷ بتصرف۔



www.dawateislami.net

سے چھٹکارے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ بندہ اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرے کیونکہ سچی توبہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتی ہے جیسے کبھی کیے ہی نہ تھے۔ چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: ''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔''(1)

**(2) خوفِ خدا کے لیے بارگاہ ربّ العزت میں دعا کیجئے:** یوں دعا کیجئے: اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! تیرا یہ کمزور وناتواں بندہ دنیا وآخرت میں کامیابی کے لئے تیرے خوف کو اپنے دل میں بسانا چاہتا ہے۔ اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں گناہوں کی غلاظت سے لتھڑا ہوا بدن لیے تیری پاک بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مجھے معاف فرما دے اور آئندہ زندگی میں گناہوں سے بچنے کے لئے اس صفت کو اپنانے کے سلسلے میں بھرپور عملی کوشش کرنے کی توفیق عطا فرما دے اور اس کوشش کو کامیابی کی منزل پر پہنچا دے۔ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے خوف سے معمور دل، رونے والی آنکھ اور لرزنے والا بدن عطا فرما۔ آمین

یارب! میں تیرے خوف سے روتا رہوں ہر دم
دیوانہ شہنشاہِ مدینہ کا بنا دے

**(3) خوفِ خدا کے فضائل پیشِ نظر رکھیے:** فطری طور پر انسان ہر اس چیز کی طرف آسانی سے مائل ہو جاتا ہے جس میں اسے کوئی فائدہ نظر آئے۔ اس تقاضے کے پیشِ نظر ہمیں چاہیے کہ قرآن واحادیث میں بیان کردہ خوفِ خدا کے فضائل پیشِ نظر رکھیں، چند

---

1 ......ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبة، ۲/۴۹۱، حدیث: ۴۲۵۰۔



www.dawateislami.net

فضائل یہ ہیں: ❁ خوفِ خدا رکھنے والوں کے لیے دو جنتوں کی بشارت دی گئی ہے۔ ❁ خوفِ خدا رکھنے والوں کو آخرت میں کامیابی کی نَوِید (خوشخبری) سنائی گئی ہے۔ ❁ خوفِ خدا رکھنے والوں کو جنت کے باغات اور چشمے عطا کیے جائیں گے۔ ❁ خوفِ خدا رکھنے والے آخرت میں امن کی جگہ پائیں گے۔ ❁ خوفِ خدا رکھنے والوں کو مدد و تائیدِ الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ ❁ خوفِ خدا رکھنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے ہیں۔ ❁ خوفِ خدا اَعمال میں قبولیت کا ایک سبب ہے۔ ❁ خوفِ خدا رکھنے والے بارگاہِ الٰہی میں مکرم ہیں۔ ❁ خوفِ خدا رکھنے والے دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہیں۔ ❁ خوفِ خدا جہنم سے چُھٹکارے کا سبب ہے۔ ❁ خوفِ خدا ذریعہ نجات ہے۔[1]

**(4) خوفِ خدا کی علامات پر غور کیجئے:** جب کسی چیز کی علامات پائی جائیں گیں تو وہ شے بھی خود بخود پائی جائے گی۔ حضرت سَیِّدُنا فَقِیہ اَبُواللَّیث سَمَرقَندی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کی علامت آٹھ چیزوں میں ظاہر ہوتی ہے: (۱) انسان کی زبان میں، اس طرح کہ ربّ تعالٰی کا خوف اس کی زبان کو جھوٹ، غیبت، فُضُول گوئی سے روکے گا اور اسے ذِکرُ اللہ، تِلاوتِ قرآن اور علمی گفتگو میں مَشغول رکھے گا۔ (۲) اس کے شِکم میں، اس طرح کہ وہ اپنے پیٹ میں حرام کو داخل نہ کرے گا اور حلال چیز بھی بقدرِ ضرورت کھائے گا۔ (۳) اس کی آنکھ میں، اس طرح کہ وہ اسے حرام دیکھنے سے بچائے گا اور دنیا کی طرف رغبت سے نہیں بلکہ حُصُولِ عبرت کے لیے دیکھے گا۔ (۴) اس کے ہاتھ میں، اس طرح کہ وہ کبھی بھی اپنے ہاتھ کو حرام کی جانب نہیں بڑھائے گا بلکہ ہمیشہ اِطاعت

1 ......خوف خدا، ص ۲۶ ملخصاً۔



www.dawateislami.net

الٰہی میں استعمال کرے گا۔(۵)اس کے قدموں میں، اس طرح کہ وہ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں نہیں اُٹھائے گا بلکہ اس کے حکم کی اِطاعت کے لیے اٹھائے گا۔(۶)اس کے دل میں، اس طرح کہ وہ اپنے دل سے بُغض، کینہ اور مُسلمان بھائیوں سے حَسَد کرنے کو دور کردے اور اس میں خیرخواہی اور مسلمانوں سے نرمی کا سُلوک کرنے کا جذبہ بیدار کرے۔(۷)اس کی اطاعت وفرمانبرداری میں، اس طرح کہ وہ فقط اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے عبادت کرے اور رِیاء ونِفاق سے خائِف رہے۔(۸)اس کی سَماعت میں، اس طرح کہ وہ جائز بات کے علاوہ کچھ نہ سنے۔[1]

**(5) جہنم کے عذابات پر غور وتفکر کیجئے:** جہنم کے عذابات پر غور کرنے کے لیے پانچ فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیشِ خدمت ہیں: ❁ دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اسے آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔[2] ❁ دوزخیوں میں بعض وہ لوگ ہوں گے جن کے ٹخنوں تک آگ ہوگی اور بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے زانوؤں تک آگ کے شعلے پہنچیں گے اور بعض وہ ہوں گے جن کی کمر تک ہوگی اور بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے گلے تک آگ کے شعلے ہوں گے۔[3] ❁ اگر اس زرد پانی کا ایک ڈول جو دوخیوں کے زخموں سے جاری ہوگا، دنیا میں ڈال دیا جائے تو دنیا والے بدبودار ہوجائیں۔[4] ❁ دوزخ کی آگ ہزار سال تک بھڑکائی

1 ......درۃ الناصحین، المجلس الثلاثون، ص ۱۰۹، خوف خدا، ص ۱۹۔

2 ......بخاری، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار، ۲/ ۲۶۲، حدیث: ۶۵۶۱۔

3 ......مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، باب فی شدۃ حر نار جھنم...الخ، ص ۱۵۲۴، حدیث: ۲۸۴۵۔

4 ......ترمذی، کتاب صفۃ الجھنم، باب ماجاء فی صفۃ شراب اھل النار، ۴/ ۲۶۳، حدیث: ۲۵۹۴۔



www.dawateislami.net

گئی یہاں تک کہ سُرخ ہوگئی، پھر ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سُفید ہوگئی، پھر ہزار سال تک بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سیاہ ہوگئی، پس اب وہ نہایت سیاہ ہے۔[1]

۞ دوزخ میں بُختی اونٹ کے برابر سانپ ہیں، یہ سانپ ایک بار کسی کو کاٹے تو اس کا درد اور زہر چالیس برس تک رہے گا اور دوزخ میں پالان باندھے ہوئے خچروں کی مثل بچھو ہیں تو اُن کے ایک بار کاٹنے کا درد چالیس سال تک رہے گا۔[2]

**(6) خوفِ خدا کے بارے میں بُزُرگانِ دِین کے اَحوال کا مُطَالَعہ کیجئے:** چند اَحوال پیشِ خدمت ہیں: ۞ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم **خلیلُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو خوفِ خدا کے سبب اس قدر گریہ وزاری فرماتے کہ ایک مِیل کے فاصلے سے اُن کے سینے میں ہونے والی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی۔ ۞ ایک دن حضرت سَیِّدُنا داود عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام لوگوں کو نصیحت کرنے اور خوفِ خدا دِلانے کے لیے گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ کے بیان میں اس وقت چالیس ہزار لوگ موجود تھے، جن پر آپ کے پُر اَثَر بیان کی وجہ سے ایسی رِقَّت طاری ہوئی کہ تیس ہزار لوگ خوفِ خدا کی تاب نہ لاسکے اور انتقال کر گئے۔ ۞ حضرت سَیِّدُنا یحییٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو خوفِ خدا کے سبب اس قدر روتے کہ درخت اور مٹی کے ڈھیلے بھی آپ کے ساتھ رونے لگتے۔ ۞ حضرت سَیِّدُنا شُعَیب عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خوفِ خدا سے اتنا روتے تھے کہ مُسلسَل رونے کی وجہ سے آپ کی اکثر بینائی رخصت ہوگئی۔[3]

---

1 ...... ترمذی، کتاب صفۃ الجھنم، ۴/۲۶۶، حدیث: ۲۶۰۰۔

2 ...... مشکوۃ، کتاب احوال القیامۃ وبدء الخلق، باب صفۃ النار، ۳/۲۴۳، حدیث: ۵۶۹۱۔

3 ...... احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، باب بیان احوال الانبیاء۔۔۔الخ، ۴/۲۲۴ تا ۲۲۶ ملتقطا۔



www.dawateislami.net

ایک بار حضور نبی رحمت شَفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک جنازے میں شریک تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبر کے کنارے بیٹھے اور اتنا روئے کہ آپ کی چشمانِ اَقْدس (مبارک آنکھوں) سے نکلنے والے آنسوؤں سے مٹی نَم ہوگئی، پھر فرمایا: اے بھائیو! اس قبر کے لیے تیاری کرو۔ [1]

حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک بار بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: جب سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے جہنم کو پیدا فرمایا ہے، میری آنکھیں اس وقت سے کبھی اس خوف کے سبب خُشک نہیں ہوئیں کہ مجھ سے کہیں کوئی نافرمانی نہ ہوجائے اور میں جہنم میں نہ ڈال دیا جاؤں۔ [2]

**(7) خود اِحتسابی کی عادت اپناتے ہوئے فکرِ مدینہ کیجئے:** اپنی ذات کا مُحَاسبہ کر لینے کی عادت اپنا لینے سے بھی خوفِ خدا کے حُصُول کی مَنزِل پر پہنچنا قدرے آسان ہوجاتا ہے، فکرِ مدینہ کا آسان سا مَطلب یہ ہے کہ انسان اُخروی اعتبار سے اپنے مَعمولاتِ زندگی کا محاسبہ کرے، پھر جو کام اس کی آخرت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتے ہیں، انہیں درست کرنے کی کوشش میں لگ جائے اور جو اُمور اُخروی اِعتبار سے نَفع بخش نظر آئیں، اِن میں بہتری کے لیے اِقدامات کرے، مدنی اِنعامات پر عمل کرے۔

**(8) خوفِ خدا رکھنے والوں کی صحبت اِختیار کیجئے:** ایسے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا بھی بندے کے دل میں خوفِ خدا بیدار کرنے میں بہت مددگار ثابت ہوگا۔ ہر صحبت اپنا

---

1 ...... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحزن والبکاء، ۴/۴۶۶، حدیث: ۴۱۹۵۔

2 ...... شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، ۱/۵۲۱، حدیث: ۹۱۵، خوف خدا، ص ۱۴۲ تا ۱۴۶ ملخصاً۔



www.dawateislami.net

اثر رکھتی ہے، مثال کے طور پر اگر آپ کو کبھی کسی مَیِّت والے گھر جانے کا اتفاق ہوا ہو تو وہاں کی فضا پر چھائی ہوئی اُداسی دیکھ کر کچھ دیر کے لئے آپ بھی غمگین ہو جائیں گے اور اگر کسی شادی پر جانے کا اتفاق ہوا ہو تو خوشیوں بھرا ماحول آپ کو بھی کچھ دیر کے لئے مَسْرُور کر دے گا۔ بالکل اسی طرح اگر کوئی شخص غفلت کا شکار ہو کر گناہوں پر دِلیر ہو جانے والے لوگوں کی صحبت میں بیٹھے گا، تو غالِب گمان ہے کہ وہ بھی بہت جلد انہی کی مانند ہو جائے گا اور اگر کوئی شخص ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرے گا جن کے دل خوفِ خدا سے مَعْمُور ہوں، اُن کی آنکھیں اللہ تعالٰی کے ڈر سے روئیں تو اُمّید ہے کہ یہی کیفیات اس کے دل میں بھی سَرایت کر جائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (24)... زُهد (دنیا سے بے رغبتی)

### زُہد کی تعریف:

دنیا کو ترک کر کے آخرت کی طرف مائل ہونے یا غیرُ اللہ کو چھوڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف مُتَوَجِّہ ہونے کا نام زُہد ہے۔[1] اور ایسا کرنے والے کو زاہد کہتے ہیں۔ زُہد کی مکمل اور جامع تعریف حضرت سَیِّدُنا ابو سُلَیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کا قول ہے، آپ فرماتے ہیں: ''زُہد یہ ہے کہ بندہ ہر اس چیز کو ترک کر دے جو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُور کرے۔''[2]

### حقیقی زاہد کی تعریف:

حُجَّۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''حقیقی زاہد تو وہ

1 ......احیاء العلوم، ۴/ ۷ ۶۴۔ 2 ......احیاء العلوم، ۴/ ۶۸۴۔



www.dawateislami.net

ہے جس کی پاس دنیا ذِلّت کے ساتھ حاضر ہو، اس کے حُصُول کے لئے مَشَقَّت بھی نہ اٹھانی پڑے اور وہ کسی بھی قسم کا نقصان اٹھائے بغیر دنیا کو استعمال کرنے پر قادر ہو۔ مثلاً عِزَّت میں کمی، بدنامی یا کسی خواہشِ نفس کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو لیکن وہ اس خوف سے دنیا کو ترک کردے کہ اسے اختیار کرکے میں اس سے مانوس ہوجاؤں گا اور یوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور سے مانوس ہونے اور محبت کرنے والوں نیز اس کی محبت میں غیر کو شریک کرنے والوں میں شامل ہوجاؤں گا۔ آخرت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والے ثواب کو حاصل کرنے کی نیت سے دنیا کو ترک کرنے والا شخص بھی حقیقی زاہد ہے۔ جو شخص جَنَّتِی مَشْرُوبات کو پانے کے لئے دُنیوی مَشْرُوبات سے نفع اٹھانے کو ترک کردے، حُورانِ جَنَّت کے اِشتِیاق میں دُنیوی عورتوں سے لطف اندوز نہ ہو، جَنَّتی باغات اور ان کے درختوں پر نظر رکھتے ہوئے دنیا کے باغات سے نفع نہ اٹھائے، جنت میں زیب وزینت کے حُصُول کے لئے دنیا میں آرائش وزیبائش سے منہ موڑلے، جَنَّتی میوہ جات کو پانے کیلئے دنیا کی لذیذ غذاؤں کو ترک کردے اس خوف سے کہ کہیں روزِ قیامت یہ نہ کہہ دیا جائے:

﴿ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ ﴾ (پ۲۶، الاحقاف: ۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: ''تم اپنے حصہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کرچکے اور انہیں برت چکے''۔ الغرض جو شخص اس بات پر نظر رکھتے ہوئے کہ آخرت دنیا سے بہتر اور باقی رہنے والی ہے اور اس کے علاوہ دیگر ہر چیز دنیا ہے جس کا آخرت میں کوئی فائدہ نہیں ہے، جنتی نعمتوں کو ان تمام چیزوں پر ترجیح دے جو اسے دنیا میں بغیر کسی مَشَقَّت کے بآسانی دستیاب ہیں حقیقت میں ایسا شخص زاہد کہلانے کا حق دار ہے۔ (1)

1 ......احیاء العلوم، ۴ / ۶۵۳ بتصرف قلیل۔


www.dawateislami.net

## آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قارون کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ۚ وَ لَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ ﴾ (پ۲۰، القصص: ۷۹، ۸۰) ترجمۂ کنزالایمان: ''تو اپنی قوم پر نکلا اپنی آرائش میں، بولے وہ جو دنیا کی زندگی چاہتے ہیں کسی طرح ہم کو بھی ایسا ملتا جیسا قارون کو ملا بیشک اس کا بڑا نصیب ہے، اور بولے وہ جنہیں علم دیا گیا خرابی ہو تمہاری اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لئے جو ایمان لائے اور اچھے کام کرے اور یہ انہیں کو ملتا ہے جو صبر والے ہیں۔'' حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: ''اِس آیتِ مُقدَّسہ میں زُہد کو عُلَماء کی طرف مَنسوب کیا گیا ہے اور زاہدین کا وصف یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ علم کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں اور یہ بات زُہد کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔''(1)

## (حدیثِ مبارکہ) زُہد اِختیار کرنے والے کی فضیلت:

ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں سب سے بہتر شخص کون ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''ہر وہ مؤمن جو دل کا صاف اور زبان کا سچا ہو۔'' عرض کی گئی: ''صاف دل والے سے کیا مراد ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''وہ مُتقی اور مُخلِص شخص جس کے دل میں خیانت، دھوکا،

(1) ......احیاء العلوم، ۴/ ۶۵۵۔



www.dawateislami.net

بَغاوت اور حَسَد نہ ہو۔'' پھر عرض کی گئی: ''ایسے شخص کے بعد کون افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''وہ شخص جو دنیا سے نفرت اور آخرت سے محبت کرنے والا ہو۔''[1]

## زُہد کا حکم:

زُہد نجات دلانے اور جنت میں لے جانے والا عمل ہے۔ حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بِن اَدہَم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: ''اَحکام کے اعتبار سے زُہد کی تین اَقسام ہیں: (۱) فرض کہ بندہ اپنے آپ کو حرام چیزوں سے بچائے۔ (۲) نفل کہ بندہ اپنے آپ کو حلال چیزوں سے بھی بچائے۔ (۳) احتیاط کہ بندہ شُبہات سے اپنے آپ کو بچائے۔[2] پھر زُہد کے تین درجات ہیں: (۱) جو شخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا ہر چیز حتی کہ جَنَّتُ الفِردوس سے بھی بے رغبتی اختیار کرے، صرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرے وہ **زاہد مُطلَق** ہے جو کہ زُہد کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ (۲) جو شخص تمام دُنیوی لَذّات سے بے رَغبت ہو لیکن اُخرِوی نِعمتوں مثلاً جنتی حُوروں، مَحلّات و باغات، نہروں اور پھلوں وغیرہ کی لالچ کرے وہ بھی زاہد ہے لیکن اس کا مَرتبہ **زاہِدِ مُطلَق** سے کم ہے۔ (۳) جو شخص دُنیوِی لَذّات میں سے بعض کو ترک کرے اور بعض کو نہیں مثلاً مال و دولت کو ترک کرے، مَرتبے اور شُہرت کو نہیں یا کھانے پینے میں وُسعَت کو ترک کردے زینت و آرائش کو نہیں، اس کو مُطلقاً زاہد نہیں کہا جاسکتا۔ زاہِدِین میں ایسے شخص کا وہی مرتبہ ہے جیسے توبہ کرنے والوں میں اس شخص کا جو بعض گناہوں سے توبہ کرے اور بعض سے نہ کرے، جس طرح ایسے تائب کی توبہ صحیح ہے کیونکہ

1 ...... شعب الایمان للبیہقی، باب فی حفظ اللسان، ۴/ ۲۰۵، حدیث: ۴۸۰۰۔
2 ...... احیاء العلوم، ۴/ ۶۸۵ ملخصا۔



www.dawateislami.net

مَمنُوعہ چیزوں کو ترک کرنے کا نام توبہ ہے یوں ہی ایسے زاہد کا زُہد بھی صحیح ہے کیونکہ مُباح لذتوں کا ترک کرنا زُہد کہلاتا ہے اور جس طرح یہ ممکن ہے کہ کوئی شخص بعض مَمنوعات کو ترک کر پاتا ہو اور بعض کو نہیں، اسی طرح جائز چیزوں میں بھی یہ ہوسکتا ہے۔''[1]

## حکایت 26 رسولِ خُدا کا اِختیاری زُہد:

امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ دو جہاں کے سُلطَان رَحْمَت عالَمِیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھجور کی چھال سے بُنی ہوئی چارپائی پر آرام فرماتے تھے، جس کے سبب مبارک پہلوؤں پر نشانات پڑ گئے تھے۔ یہ مَنظَر دیکھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اشک بار ہو گئے۔ حضور نبی کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ''اے عُمَر! کیوں روتے ہو؟'' عرض کی: ''مجھے اس بات نے رُلا دیا کہ قیصر و کسریٰ جیسے بادشاہ تو دُنیوی آسائشوں میں زندگی گزار رہے ہیں اور آپ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب و چُنے ہوئے بندے اور رسول ہونے کے باوجود کھجور کی چھال سے بنی ہوئی ایک چارپائی پر آرام فرما ہیں۔'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے عمر! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ان کے لئے دنیا اور ہمارے لئے آخرت ہو؟'' عرض کی: ''**یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں اس بات پر راضی ہوں۔'' ارشاد فرمایا: ''تو پھر ایسا ہی ہے۔''[2] (یعنی ان کے لئے دنیا اور ہمارے لئے آخرت ہے)

---

1 ......احیاء العلوم، ۴/ ۲۴۶۔

2 ......الادب المفرد للبخاری، باب الجلوس علی السریر، ص ۳۱۱، حدیث: ۱۱۹۷۔



www.dawateislami.net

## زُہد کا ذہن بنانے اور اختیار کرنے کے نو (9) طریقے:

**(1) زُہد کے فضائل وفوائد پر غور کیجئے:** چند فضائل وفوائد یہ ہیں: ❁ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **زُہد** اختیار کرنے والے کے ارادوں کو مَضبوط فرما دیتا ہے۔ ❁ **زاہد** کے مال واسباب کی حفاظت فرماتا ہے۔ ❁ **زاہد** کے دل میں دنیا سے بے نیازی پیدا فرما دیتا ہے۔ ❁ **زاہد** کے پاس دنیا ذلیل ہو کر آتی ہے۔ ❁ **زاہد** کو حکمت عطا کر دی جاتی ہے۔ ❁ **زاہد** سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مَحبت فرماتا ہے۔ جس دل میں ایمان اور حَیا موجود ہوں اس میں زُہد اور تقویٰ قیام کرتے ہیں۔ ❁ **زاہد** کے دل کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ایمان سے مُنَوَّر فرما دیتا ہے۔ ❁ **زاہد** کی زبان پر بھی حِکمت جاری ہو جاتی ہے۔ ❁ **زاہد** کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دنیا کی بیماری اور اس کے علاج کی پہچان عطا فرما دیتا ہے۔ ❁ **زاہد** کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دنیا سے صحیح سلامت نکال کر سلامتی کے گھر یعنی جنت کی طرف لے جاتا ہے۔ ❁ **زُہد** اختیار کرنا انبیائے کرام عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور امام الانبیاء اَحمدِ مُجتبٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے۔ ❁ **زاہد اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کا مَحبوب** ہے۔ ❁ **زاہد** کو بغیر سیکھے علم اور بغیر کوشش کے ہدایت نصیب ہو جاتی ہے۔ ❁ **زاہد** پر دنیا کی مُصیبتیں آسان ہو جاتی ہیں۔[1]

**(2) زُہد سے متعلق اَقوالِ بُزُرگانِ دِین پر غور کیجئے:** چند اَقوال یہ ہیں: ❁ حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکَافِی فرماتے ہیں: ''دنیا سے زُہد اس چیز کا نام ہے کہ لوگوں سے بے رغبتی اختیار کی جائے۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''زُہد تو درحقیقت قَناعت ہے۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی

---

1 ......احیاء العلوم، ۴/ ۲۶۵ تا ۲۶۹ ماخوذاً۔



www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: ''لمبی اُمید نہ لگانا زُہد ہے۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصرِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''زاہد وہ شخص ہے جو کسی کو دیکھے تو کہے کہ یہ مجھ سے افضل ہے۔'' ❁ ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''رِزقِ حلال کی تلاش زُہد ہے۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا یُوسُف بِن اَسباط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''جو شخص تکلیفوں پر صبر کرے، شَہوات کو ترک کردے اور حلال غذا کھائے تو بے شک اس نے حقیقی زُہد کو اختیار کرلیا۔''(1)

**(3) زُہد سے مُتعلق بُزرگانِ دِین کے اَحوال کا مُطالَعہ کیجئے:** اس سلسلے میں حُجَّۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی کی مایہ ناز تصنیف ''احیاء العلوم'' جلد چہارم، صفحہ ۶۹۱ سے مُطالَعہ بہت مُفید ہے۔

**(4) فضیلتِ زُہد پر اَقوالِ بُزرگان دِین کا مُطالَعہ کیجئے:** چند اقوال یہ ہیں: ❁ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''دنیا سے بے رغبتی بدن اور دل کی راحت کا سبب ہے۔'' ❁ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''ہم نے تمام اعمال کو کر کے دیکھا لیکن آخرت کے معاملے میں دنیا سے بے رغبتی سے زیادہ کسی عمل کو مؤثر نہ پایا۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا وَہب بِن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں، جب اہلِ جنت ان میں سے داخل ہونا چاہیں گے تو دروازوں پر مُقَرَّر فرشتے کہیں گے: ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ کی عزت کی قسم! جنت کے عاشِقوں اور دنیا سے بے رغبت رہنے والوں سے پہلے کوئی شخص جنت میں نہیں جائے گا۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بِن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''جس شخص کو زُہد کی دولت

---

(1) ......احیاء العلوم، ۴ / ۶۸۲ تا ۶۸۴ ملخصاً۔



www.dawateislami.net

حاصل ہو اس کا دو رکعت نماز ادا کرنا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو (غیرِ زاہد) عبادت گزاروں کی ہمیشہ کی عبادت سے زیادہ پسند ہے۔"[1]

**(5) سچے زاہد کی صفات اپنانے کی کوشش کیجئے:** حضرت سَیِّدُنَا یحییٰ بِن مُعاذ رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں کہ سچے زاہد کی غذا وہ ہے جو مل جائے، لباس وہ جو ستر پوشی کردے اور مکان وہ جہاں اسے رات ہو جائے۔ دنیا اس کے لیے قید خانہ، قبر اس کا بچھونا، تنہائی اس کی مجلس، حُصُولِ عبرت اس کی فکر، قرآن اس کی گفتگو، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کا اَنیس، ذکر اس کا رفیق، زُہد اس کا ساتھی، غم اس کا حال، حیا اس کی نشانی، بُھوک اس کا سالن، حکمت اس کا کلام، مٹی اس کا فرش، تقویٰ اس کا زادِ راہ، خاموشی اس کا مال، صبر اس کا تکیہ، توکل اس کا نسب، عقل اس کی دلیل، عبادت اس کا پیشہ اور جنت اس کی منزل ہوگی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ[2]

**(6) زُہد کی علامات پیدا کرنے کی کوشش کیجئے:** جب علامات پیدا ہو جائیں گی تو زُہد بھی خود بخود پیدا ہو جائے گا۔ زُہد کی تین علامتیں ہیں: ❁ **پہلی علامت:** جو چیز موجود ہے اس پر خوش نہ ہو اور جو موجود نہیں اس پر غمگین نہ ہو۔ ❁ **دوسری علامت:** زاہد کے نزدیک مَذَمَّت اور تعریف کرنے والا برابر ہو۔ ❁ **تیسری علامت:** زاہد کو صرف **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سے محبت ہو، اس کے دل پر **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت واِطاعت کی حلاوَت ومِٹھاس غالِب ہو کیونکہ کوئی بھی دل محبت کی حلاوَت سے خالی نہیں ہوتا تو اس میں محبتِ دنیا کی حلاوَت ہوتی ہے یا پھر محبتِ الٰہی کی حلاوَت۔[3] علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے زُہد کی کئی اور علامات بھی

1 ......احیاء العلوم، ۴/ ۲۶۹ تا ۲۷۰ملخصا۔
2 ......احیاء العلوم، ۴/ ۲۹۳۔
3 ......احیاء العلوم، ۴/ ۲۷۷۔


www.dawateislami.net

بیان فرمائی ہیں، تفصیل کے لیے احیاء العلوم، جلد چہارم، صفحہ ۷۲۹ کا مُطَالَعہ کیجئے۔

**(7) دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کے نقصانات پر غور کیجئے:** کہ جب بندے پر کسی چیز کا نقصان ظاہر ہوجاتا ہے تو عُمُوماً اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، جب بندہ دنیا کو آخرت پر ترجیح نہیں دے گا تو یقیناً آخرت کو دنیا پر ترجیح دے گا اور یہی زُہد ہے۔ حضرت سَیِّدُنا حُذَیفہ بِن یَمَان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے تین باتوں میں مبتلا فرمادے گا: (۱) ایسا غم جو کبھی اس کے دل سے جدا نہ ہوگا۔ (۲) ایسا فَقْر جس سے کبھی نجات نہ ملے گی اور (۳) ایسی لالچ جو کبھی ختم نہ ہوگی۔''[1]

**(8) آخرت کے لیے دنیا کو ترک کردینے کی اس مثال میں غور و تفکر کیجئے:** اس سے بھی زہد اختیار کرنے میں مُعاوَنَت نصیب ہوگی۔ حُجَّةُ الاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَةُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''آخرت کے لئے دنیا کو ترک کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ کے دروازے پر موجود کُتّا اندر جانے سے روک دے، یہ شخص اس کُتّے کے آگے روٹی کا ایک لُقمہ ڈال دے اور جب وہ اسے کھانے میں مَشْغُول ہو تو یہ اندر داخل ہوجائے، پھر اسے بادشاہ کا قُرب نصیب ہوجائے یہاں تک کہ پوری سَلْطَنَت میں اس کا حکم جاری ہوجائے۔ کیا تمہارے خیال میں وہ شخص بادشاہ پر اپنا اِحسان سمجھے گا کہ اس کا قُرب پانے کے عِوَض میں نے اس کے کُتّے کے آگے روٹی کا لقمہ ڈالا تھا۔ شیطان بھی ایک کُتّے کی طرح ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دروازے پر موجود ہے اور لوگوں کو اندر داخل

[1] ......احیاء العلوم، ۴/ ٦٦٦۔



www.dawateislami.net

ہونے سے روکتا ہے اگرچہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کا دروازہ کھلا ہوا ہے، پردے اٹھا دیئے گئے ہیں اور ہر کسی کو داخلے کی اجازت ہے۔ دنیا اپنی تمام تر نعمتوں سمیت روٹی کے ایک لقمے کی مانند ہے، اگر تم اسے کھالو تو اس کی لذت صرف چَبانے کے وقت تک مَحدود ہے، حلق سے نیچے اُترتے ہی اس کی لذت ختم ہو جاتی ہے، مِعدے میں اس کا بوجھ باقی رہتا ہے اور آخر کار یہ گندگی اور نَجاست کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور انسان اسے اپنے جسم سے باہر نکالنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ جو شخص ایسی حقیر چیز کو بادشاہ کا قُرب پانے کے لئے ترک کر دے بھلا وہ دوبارہ اس کی طرف کیسے مُتَوجّہ ہو سکتا ہے؟ کوئی شخص اگرچہ سو (100) سال تک زندہ رہے لیکن اسے دی جانے والی دنیا کو آخرت میں ملنے والی نعمتوں سے وہ نِسبت بھی نہیں ہے جو روٹی کے ٹکڑے اور بادشاہ کے قُرب کی نعمت کے درمیان ہے کیونکہ متناہی چیز (یعنی جس کی کوئی انتہا ہو) کو لامتناہی چیز (یعنی جس کی کوئی انتہا نہ ہو) سے کوئی نِسبت نہیں ہو سکتی۔ دنیا عنقریب ختم ہونے والی ہے، اگر بالفرض یہ ایک لاکھ سال تک باقی رہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بالکل صاف شَفّاف بھی ہو اس میں کوئی مَیل کُچیل نہ ہو تو بھی اسے آخرت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے کوئی نِسبت نہیں جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ انسان کی عُمر قلیل اور دُنیوی لذات آلودہ اور میلی ہوتی ہیں، بھلا ایسی چیز کو آخرت سے کیا نسبت ہو سکتی ہے۔"[1]

## (9) زُہد کے مختلف درجات کی معلومات حاصل کر کے عمل کی کوشش کیجئے:

زہد کے تین درجات یہ ہیں: **(۱) پہلا درجہ:** بندے کا مَقصَد عذابِ جہنم، عذابِ قبر، حساب

[1] ......احیاء العلوم، ۴/ ۶۷۵۔



www.dawateislami.net

کی سختی، پل صراط سے گزرنا اور ان دیگر مصائب و آلام سے چھٹکارے کا حصول ہو جن کا احادیث مبارکہ میں بیان ہوا ہے، یہ سب سے ادنیٰ درجے کا زُہد ہے۔ **(۲) دوسرا درجہ:** **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والے ثواب، نعمتوں اور جنت میں جن انعامات کا وعدہ کیا گیا ہے، مثلاً: محلات وغیرہ ان پر نظر رکھتے ہوئے زُہد اختیار کیا جائے۔ **(۳) تیسرا درجہ:** بندہ صرف اور صرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی محبت کے سبب اور اس کے دیدار کی دولت پانے کے لیے زُہد اختیار کرے، نہ تو اس کا دل اُخروی عذابوں کی طرف متوجہ ہو اور نہ ہی جنتی نعمتوں کی طرف متوجہ ہو، یہ سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (25)...اُمیدوں کی کمی

### اُمیدوں کی کمی کی تعریف:

نفس کی پسندیدہ چیزوں یعنی لمبی عمر، صحت اور مال میں اضافے وغیرہ کی امید نہ ہونا ''اُمیدوں کی کمی'' کہلاتا ہے۔[2] اگر لمبی عمر کی خواہش مستقبل میں نیکیوں میں اضافے کی نیت کے ساتھ ہو تو اب بھی ''اُمیدوں کی کمی'' ہی کہلائے گی۔[3]

### آیتِ مبارکہ:

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے: ﴿ذَرْهُمْ یَاْكُلُوْا وَ یَتَمَتَّعُوْا وَ یُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ۝۳﴾ (پ۱۴، الحجر: ۳) ترجمۂ کنزالایمان: ''انہیں چھوڑو کہ کھائیں

1. ......احیاء العلوم، ۴/ ۲۷۶ تا ۲۷۷ ملخصا۔
2. ......فیض القدیر، ۲/ ۷۰۹، تحت الحدیث: ۲۵۵۰ ماخوذا۔
3. ......الحدیقۃ الندیۃ، ۲/ ۳۸۳ ماخوذا۔



www.dawateislami.net

اور بَرتیں اور اُمید انہیں کھیل میں ڈالے تواب جانا چاہتے ہیں۔'' تفسیرِ خزائن العِرفان میں ہے: ''اس میں تنبیہ ہے کہ لمبی اُمیدوں میں گرفتار ہونا اور لَذّاتِ دنیا کی طلب میں غرق ہو جانا ایماندار کی شان نہیں۔ حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: لمبی امیدیں آخرت کو بُھلاتی ہیں اور خواہشات کا اِتباعِ حق سے روکتا ہے۔''(1)

## (حدیثِ مبارکہ) اُمیدوں میں کمی دُخُولِ جنت کا سبب:

سرکارِ دوعالَم نُورِ مُجَسَّم شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے دریافت فرمایا: ''کیاتم سب جنت میں داخل ہونا پسند کرتے ہو؟'' صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ''جی ہاں، یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!'' ارشادفرمایا: ''امیدیں کم کرواور اپنی موت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھواور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرو جیسے اس سے حیا کرنے کا حق ہے۔''(2)

## اُمیدوں کی کمی کا حکم:

اُمیدوں کی کمی دنیا سے بے رغبتی اور فکرِ آخرت میں مَشغُول رکھنے، نجات دلانے اور جنت میں لے جانے والا عمل ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ لمبی لمبی اُمیدیں باندھنے کی بجائے جتنا دنیا میں رہنا ہے اتنا دنیا کے لیے اور جتنا آخرت میں رہنا ہے اتنا آخرت کی تیاری میں مَشغول رہے۔

## حکایت 27 صحت دھوکے میں مبتلا نہ کرے:

حضرت سَیِّدُنا عُبَیْدُ اللّٰہ بن شُمَیط رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد

1 ......خزائن العرفان، پ ۱۴، الحجر، تحت الآیۃ: ۳۔

2 ......موسوعۃ ابن ابی دنیا، قصر الامل، ۳/ ۳۱۰، حدیث: ۳۱۔



www.dawateislami.net

صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''اے لمبی صحبت سے دھوکا کھانے والو! کیا تم نے کسی کو بیماری کے بغیر مرتے نہیں دیکھا؟ اے لمبی مہلت ملنے سے دھوکا کھانے والو! کیا تم نے بغیر مہلت کے کسی کو گرفتار ہوتے نہیں دیکھا؟ اگر تم اپنی لمبی عمر کے بارے میں سوچو گے تو پچھلی لذتیں بھول جاؤ گے، تمہیں صحت نے دھوکے میں ڈالا ہے یا لمبا عرصہ عافیت سے گزرنے پر اتراتے ہو یا موت سے بے خوف ہو چکے ہو یا پھر موت کے فرشتے پر دلیر ہو چکے ہو؟ جب موت کا فرشتہ آئے گا تو اسے تمہارا ڈھیر سارا مال روک سکے گا نہ لوگوں کی کثرت روک سکے گی، کیا تم نہیں جانتے کہ موت کا وقت انتہائی تکلیف دہ، سخت اور نافرمانیوں پر نادم ہونے کا ہے۔'' پھر فرمایا: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس بندے پر رحم فرمائے جو موت کے بعد کام آنے والے اَعمال کرے اور اس پر بھی رحم فرمائے جو موت آنے سے پہلے ہی اپنا مُحاسَبہ کر لے۔''(1)

## امیدوں میں کمی کا ذہن بنانے اور کمی کرنے کے نو (9) طریقے:

**(1) چھوٹی امید سے متعلق روایات کا مطالعہ کیجئے:** چند روایات یہ ہیں: ❁ حضور نبی رحمت شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت **عبدُ اللّٰہ** بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ارشاد فرمایا: ''جب تم صبح کرو تو تمہارے دل میں شام کا خیال نہ آئے اور جب شام کرو تو صبح کی اُمید نہ رکھو اور اپنی تندرستی سے بیماری کے لیے اور زندگی سے موت کے لیے کچھ توشہ لے لو۔ اے **عبدُ اللّٰہ**! تم نہیں جانتے کہ کل کس نام سے پکارے جاؤ گے۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا **عبدُ اللّٰہ** بن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

(1) ......احیاء العلوم، ۵/ ۴۹۱۔



www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طبعی حاجت سے فراغت حاصل کی اور پانی بہایا، پھر تیمم فرمایا تو میں نے عرض کی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پانی تو قریب ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''میں پانی تک پہنچنے کی از خود امید نہیں رکھتا۔'' ❁ ایک بار حضور نبی کریم رء وف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے پوچھا: ''کیا تم سب جنت میں داخل ہونا چاہتے ہو؟'' انہوں نے عرض کی: ''جی ہاں۔'' تو ارشاد فرمایا: ''اپنی امیدوں کو چھوٹا کرو، موت کو آنکھوں کے سامنے رکھو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرنے کا حق ادا کرو۔''(1)

**(2) لمبی امیدوں کی ہلاکتوں پر غور کیجئے:** تین روایات ملاحظہ کیجئے: ❁ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین لکڑیاں لیں، ایک اپنے سامنے گاڑی، دوسری اس کے برابر میں جبکہ تیسری کچھ دور۔ پھر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: ''تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ''ایک لکڑی انسان اور دوسری موت ہے، جبکہ دور والی امید ہے، انسان امید کی جانب ہاتھ بڑھاتا ہے مگر امید کی بجائے موت اسے اپنی جانب کھینچ لیتی ہے۔'' ❁ آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اس کی دو چیزیں جوان رہتی ہیں، ایک حرص اور دوسری (لمبی) امید۔ ❁ اس اُمَّت کے پہلوں نے یقین کامل اور پرہیز گاری کے سبب نَجات پائی جبکہ آخری زمانے والے بُخل اور (لمبی) امید کے سبب ہلاک ہوں گے۔(2)

**(3) اُمیدوں کی کمی سے متعلق اَقوالِ بُزُرگانِ دین کا مُطَالَعہ کیجئے:** چند اقوال یہ ہیں:

---

1 ......احیاء العلوم، ۵ / ۴۸۴ تا ۴۸۷ ملتقطا۔

2 ......احیاء العلوم، ۵ / ۴۸۵ تا ۴۸۷ ملتقطا۔



www.dawateislami.net

❁ ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں اس شخص کی مانند ہوں جس کی پھیلی ہوئی گردن پر تلوار رکھی جا چکی ہے اور اسے انتظار ہے کہ کب اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔“ ❁ حضرت سَیِّدُنا داود طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”اگر میں ایک مہینہ زندہ رہنے کی امید کروں تو تم دیکھو گے کہ یقیناً میں نے بڑا گناہ کیا اور میں یہ اُمید بھی کیسے رکھ سکتا ہوں حالانکہ میں دیکھتا ہوں کہ مصیبتوں نے دن ورات ہر گھڑی میں لوگوں کو گھیرا ہوا ہے۔“[1] ❁ حضرت سَیِّدُنا قَعقاع بِن حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: ”میں موت کے لیے 30 سال سے تیاری کر رہا ہوں، اگر وہ آجائے تو اتنی تاخیر بھی برداشت نہ کروں گا جتنی تاخیر کوئی چیز آگے پیچھے کرنے میں ہوتی ہے۔“ ❁ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بِن ثَعْلَبَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ”حیرت ہے کہ تم ہنستے ہو جبکہ تمہارا کفن دھوبی کے پاس سے آچکا ہوتا ہے۔“[2]

**(4) اپنے اندر خوفِ خُدا پیدا کیجئے:** امیدوں کی کمی کا یہ ایک بہترین علاج ہے، کیونکہ جس کا دل خوفِ خدا سے مَعمُور ہوتا ہے وہ لمبی لمبی امیدیں لگانے کی بجائے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت واِطاعت میں مصروف ہو جاتا ہے، جتنا دنیا میں رہنا ہے اتنا دنیا کے لیے اور جتنا آخرت میں رہنا ہے اتنا آخرت کے لیے تیاری کرتا ہے، اَحکاماتِ شَرعِیَّہ کی پابندی کرتا ہے، گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔

**(5) دل کو حُبِّ دنیا سے پاک کیجئے:** لمبی امیدوں کا ایک بہت بڑا سبب دنیا کی محبت

---

1 ......احیاء العلوم، ۵/ ۴۸۹۔

2 ......احیاء العلوم، ۵/ ۴۹۳، ۴۹۴ ملتقطاً۔



www.dawateislami.net

بھی ہے، جب بندے کے دل میں دنیا کی محبت گھر کر جاتی ہے تو وہ لمبی لمبی امیدیں لگانے کی آفت میں مبتلا ہوجاتا ہے، اس کے اندر طویل عرصے تک زندہ رہنے کی خواہش پیدا ہوجاتی ہے، لہٰذا دل کو حُبِّ دنیا سے پاک کیجئے کہ جو جتنا زیادہ لَذَّتِ نفس کی خاطر راحتوں میں زندگی گزارتا ہے مَرنے کے بعد اسے ان آسائشوں کے چھوٹنے کا صدمہ بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا۔

**(6) امیدوں کی کمی وزیادتی، فوائد ونقصانات کی معلومات حاصل کیجئے:** لمبی امیدوں کا ایک سبب جہالت بھی ہے کہ بندہ اپنی جوانی پر بھروسا کرکے یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ جوانی میں موت نہیں آئے گی اور بے چارہ اس بات پر غور نہیں کرتا کہ زیادہ تر لوگ جوانی میں ہی مَر جاتے ہیں، اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ لمبی امیدوں کے نقصانات اور چھوٹی امیدوں کے فضائل وغیرہ کی تفصیلی معلومات حاصل کرے، اس سلسلے میں مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ، حُجَّۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنَا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ الْوَالِی کی مایہ ناز تصنیف **''احیاء العلوم''** جلد ۵، صفحہ ۴۸۴ سے مُطالَعہ بہت مُفید ہے۔

**(7) ہر وقت موت کو پیشِ نظر رکھیے:** موت کی یاد اُمیدوں کی کمی کا بہت بڑا سبب ہے۔ اِس کا طریقہ یہ ہے کہ بندہ اپنے جوان رشتہ داروں، دوستوں اور محلے داروں کو یاد کرے جو ہنستے کھیلتے اچانک موت کا شکار ہوکر قبر کی اندھیری کوٹھری میں چلے گئے، وہ لوگ بھی موت کا شکار ہوگئے جنہوں نے کبھی موت کے بارے میں سوچا بھی نہ تھا، مجھے بھی اچانک موت کا مزہ چکھنا ہوگا اور اندھیری قبر میں اترنا ہوگا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہوگا، امید ہے یوں امیدوں کی کمی کا مدنی ذہن بنے گا۔

**(8) نزع وقبر کے وحشت ناک ماحول کا تصور کیجئے:** یوں تصور کیجئے کہ میری موت کا وقت



www.dawateislami.net

آ پہنچا ہے، مجھ پر غشی طاری ہوچکی ہے، زبان خاموش ہوچکی ہے، مجھے سخت پیاس محسوس ہورہی ہے، میرے گرد کھڑے لوگ مجھے بے بسی کے عالم میں دیکھ رہے ہیں، پھر ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میرے جسم میں سوئیاں چبھودی گئی ہوں، میرے جِسمانی اَعضاء ٹھنڈے ہونا شروع ہوگئے، میرے دل کی دھڑکن آہستہ ہوتے ہوتے بند ہوگئی، میری سانس بھی ختم ہوگئی، آہ میری موت واقع ہوگئی، مجھے غسل وکفن دیا گیا، جنازہ گاہ پہنچ کر میری نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور قبرستان لے جایا گیا، یہ وہی قبرستان ہے کہ جہاں دن کے اُجالے میں تنہا آنے کے تَصَوُّر سے ہی میرا کلیجہ کانپتا تھا، یہ وہی قبر ہے جس کے بارے میں کہا گیا کہ جنت کا ایک باغ ہے یا دوزخ کا ایک گڑھا، یہ تو وہی جگہ ہے کہ جہاں دوخوف ناک شکلوں والے فرشتے سر سے پاؤں تک بال لٹکائے، آنکھوں سے شعلے نکالتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں مجھ سے تین سوال کریں گے، آہ! گناہوں کی نحوست کے سبب کہیں میری قبر دوزخ کا گڑھا نہ بنا دیا جائے۔ آہ! میرا کیا بنے گا؟ پھر اپنے آپ سے مخاطب ہوکر کہیں کہ ابھی تو میں زندہ ہوں، ابھی میری سانسیں چل رہی ہیں، میں اُن حسرت آمیز لمحات کے آنے سے پہلے پہلے اپنی قبر کو جنت کا باغ بنانے کی کوشش میں لگ جاؤں گا، خوب نیکیاں کروں گا، گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کروں گا تاکہ کل مجھے پچھتانا نہ پڑے، لمبی لمبی امیدیں باندھنے کی بجائے فکرِ آخرت میں مَشغول ہوجاؤں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

**(9) حشر یعنی قیامت کی ہولناکیوں کا تَصَوُّر کیجئے:** یوں تصور کیجئے کہ میں نے قبر سے نکل کر بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں حاضری کے لئے میدانِ محشر کی طرف بڑھنا شروع کردیا ہے،



www.dawateislami.net

سورج آگ برسا رہا ہے، لیکن اس کی تپش سے بچنے کے لئے کوئی سایہ مُیَسَّر نہیں، ہر ایک کو پسینوں پر پسینے آرہے ہیں جس کی بدبو سے دماغ پھٹا جارہا ہے، ہر کوئی پیاس سے نڈھال ہے، دل زندگی بھر کی جانے والی نافرمانیوں کا سوچ کر ڈوبا جارہا ہے، ان کے نتیجے میں ملنے والی جہنم کی ہولناک سزاؤں کے تَصَوُّر سے کلیجہ کانپ رہا ہے، آہ صد آہ! اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کر کے اسی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر زندگی بھر کے اعمال کا حساب کیسے دوں گا؟ دوسری طرف اپنی مُختصر سی زندگی میں نیک اعمال اختیار کرنے والوں کو ملنے والے انعامات دیکھ کر اپنے کرتوتوں پر شدید افسوس ہو رہا ہے کہ وہ خوش نصیب تو سیدھے ہاتھ میں نامۂ اعمال لے کر شاداں وفرحاں جنت کی طرف بڑھے چلے جارہے ہیں، لیکن نہ جانے میرا کیا بنے گا؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جہنم میں جانے کا حکم سنا کر الٹے ہاتھ میں اَعمال نامہ تھما دیا جائے اور سارے عزیز واقارِب کی نظروں کے سامنے مجھے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے، ہائے میری ہلاکت! آہ میری رُسوائی! (مَعَاذَ الله) یہاں پہنچ کر اپنی آنکھیں کھول دیجئے اور اپنے آپ سے مخاطب ہو کر یوں کہیے کہ گھبراؤ نہیں! ابھی مجھ پر یہ وقت نہیں آیا، ابھی میں زندہ ہوں، یہ زندگی میرے لئے غنیمت ہے، مجھے لمبی لمبی اُمیدیں لگانے کی بجائے اپنی آخرت سنوارنے کی کوشش میں لگ جانا چاہیے، میں اپنے ربّ تعالیٰ کا اطاعت گزار بندہ بننے کے لئے اس کے اَحکامات پر ابھی اور اسی وقت عمل شروع کر دوں گا تاکہ کل میدانِ مَحشر میں مجھے پچھتانا نہ پڑے۔ اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



www.dawateislami.net

# (26)...صِدق (سچ بولنا)

## صِدق کی تعریف:

حضرت علّامہ سَیِّد شریف جُرجانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی صِدق یعنی سچ کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''صِدق کا لغوی معنی واقع کے مطابِق خبر دینا ہے۔''(1)

## آیتِ مبارکہ:

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَالَّذِیۡ جَآءَ بِالصِّدۡقِ وَصَدَّقَ بِہٖۤ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ ﴿۳۳﴾ ﴾ (پ ۲۴، الزمر: ۳۳) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔'' اس آیتِ مُبارکہ میں سچ لے کر تشریف لانے والے سے مراد حضور نبی رحمت شَفِیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور تصدیق کرنے والے سے مراد امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یا تمام مؤمنین ہیں۔(2) ایک اور مقام پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاہَدُوا اللّٰہَ عَلَیۡہِ ۚ ﴾ (پ ۲۱، الاحزاب: ۲۳) ترجمۂ کنزالایمان: ''مسلمانوں میں کچھ وہ مَرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللّٰہ سے کیا تھا۔''

## (حدیثِ مبارکہ) سچ جنت کی طرف لے جاتا ہے:

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک صدق (سچ) نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بے

---

1 ......التعریفات للجرجانی، باب الصاد، ص ۹۵۔

2 ......خزائن العرفان، پ ۲۴، الزمر، تحت الآیۃ: ۳۳۔



www.dawateislami.net

شک آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں صِدِّیق (بہت بڑا سچا) لکھ دیا جاتا ہے اور بے شک کِذب (جھوٹ) گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کَذَّاب (بہت بڑا جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔''(1)

## سچ بولنے کا حکم:

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے دِینی و دُنیوی تمام معاملات میں سچ بولے کہ سچ بولنا نَجات دلانے اور جنت میں لے جانے والا کام ہے۔

## حکایت 28 سچ بولنے کی برکت:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ ۱۰۶ صفحات پر مُشتَمِل کتاب ''غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حالات'' صفحہ ۳۷ پر ہے: سرکارِ بَغداد، حُضُور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب میں علمِ دِین حاصل کرنے کے لیے جیلان سے بغداد قافلے کے ہمراہ روانہ ہوا اور جب ہمدان سے آگے پہنچے تو ساٹھ (60) ڈاکو قافلے پر ٹوٹ پڑے اور سارا قافلہ لوٹ لیا لیکن کسی نے مجھ سے تعرض نہ کیا۔ ایک ڈاکو میرے پاس آکر پوچھنے لگا: ''اے لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟'' میں نے جواب میں کہا: ''ہاں۔'' ڈاکو نے کہا: ''کیا ہے؟'' میں نے کہا: ''چالیس دینار۔'' اس نے پوچھا: ''کہاں ہیں؟'' میں نے کہا: ''گُدڑی کے نیچے۔'' ڈاکو اس راست گوئی کو مذاق تَصَوُّر کرتا ہوا چلا گیا۔ اس کے بعد دوسرا ڈاکو آیا اور اس نے بھی اسی طرح کے سوالات کیے اور میں نے یہی

(1) ......مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب قبح الکذب...الخ، ص ۱۴۰۵، حدیث: ۲۶۰۷۔



www.dawateislami.net

جوابات اس کو بھی دیے اور وہ بھی اسی طرح مذاق سمجھتے ہوئے چلتا بنا۔ جب سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سردار کو میرے بارے میں بتایا تو مجھے وہاں بلا لیا گیا۔ وہ مال کی تقسیم کرنے میں مَصروف تھے۔ ڈاکوؤں کا سردار مجھ سے مخاطب ہوا: ''تمہارے پاس کیا ہے؟'' میں نے کہا: ''چالیس دینار ہیں۔'' ڈاکوؤں کے سردار نے ڈاکوؤں کو حکم دیتے ہوئے کہا: ''اس کی تلاشی لو۔'' تلاشی لینے پر جب سچائی کا اظہار ہوا تو اس نے تعجب سے سوال کیا کہ ''تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟'' میں نے کہا: ''والدہ ماجدہ کی نصیحت نے۔'' سردار بولا: ''وہ نصیحت کیا ہے؟'' میں نے کہا: ''میری والدہ مُحترمہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین فرمائی تھی اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ سچ بولوں گا۔'' تو ڈاکوؤں کا سردار رو کر کہنے لگا: ''یہ بچہ اپنی ماں سے کیے ہوئے وعدے سے مُنْحَرِف نہیں ہوا اور میں نے ساری عمر اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے کیے ہوئے وعدے کے خلاف گزاردی ہے۔'' اسی وقت وہ ان ساٹھ ڈاکوؤں سمیت میرے ہاتھ پر تائِب ہوا اور قافلے کا لوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔ [1]

## سچ بولنے کا ذہن بنانے اور سچ بولنے کے نو (9) طریقے:

**(1) سچ کے فضائل کا مُطَالَعہ کیجئے:** تین فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

❁ ''سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں (لے جانے والے) ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں (لے جانے والے) ہیں۔'' [2] ❁ ''جب بندہ سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا

---

1 ...... بهجة الاسرار، ذكر طريقه رحمة الله تعالى عليه، ص ۱۶۸۔

2 ...... ابن حبان، كتاب البر، باب الكذب، ۷/ ۴۹۴، حديث: ۵۷۰۴۔



www.dawateislami.net

ہے محفوظ ہوجاتا ہے اور جب محفوظ ہوجاتا ہے تو جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔‘‘[1] ❁ ’’تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: (۱) جب بولو تو سچ بولو (۲) جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو (۳) جب امانت لو تو اسے ادا کرو (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (۵) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو اور (۶) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔‘‘[2]

**(2) سچ سے مُتَعَلِّق بُزُرگانِ دِین کے اَقوال کا مُطَالَعَہ کیجئے:** چند اَقوال یہ ہیں: ❁ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بِن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ’’چار باتیں ایسی ہیں کہ جس میں ہوں گی وہ نفع پائے گا: (۱) صِدق (یعنی سچ) (۲) حَیا (۳) حُسنِ اَخلاق اور (۴) شکر۔‘‘ ❁ حضرت سَیِّدُنا ابوسُلَیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی فرماتے ہیں: ’’صِدق (یعنی سچ) کو اپنی سواری، حق کو اپنی تلوار اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو اپنا مَطْلُوب ومَقْصُود بنالو۔‘‘ ❁ حضرت سَیِّدُنا محمد بن علی کَتَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی فرماتے ہیں: ’’ہم نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے دِین کو تین اَرکان پر مبنی پایا: (۱) حق (۲) صِدق (یعنی سچ) اور (۳) عَدل۔ پس حق اَعضاء پر، عَدل دِلوں پر اور صِدق عَقلوں پر ہوتا ہے۔‘‘[3]

**(3) سچ کے دُنیوی واُخروی فوائِد پر غور کیجئے:** چند فوائد یہ ہیں: ❁ سچ بولنے والا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر عمل کرتا ہے۔ ❁ سچ بولنے والے کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ ❁ سچ بولنے والے کی روزی میں برکت ہوتی ہے۔ ❁ سچ بولنے والے کو مؤمن قرار دیا

---

1 ...... مسند امام احمد، مسند عبداللہ ابن عمرو بن العاص، ۲/ ۵۸۹، حدیث: ۶۶۵۲ ملتقطا۔

2 ...... ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب الصدق، ۱/ ۲۴۵، حدیث: ۲۷۱۔

3 ...... احیاء العلوم، ۵/ ۲۸۹ ملتقطا۔


www.dawateislami.net

گیا ہے۔ ❁ سچ بولنے والا نِفاق سے دُور ہوجاتا ہے۔ ❁ سچ بولنے والے کا دِل روشن ہو جاتا ہے۔ ❁ سچ بولنے والے کا ضمیر مُطْمَئِن ہوتا ہے۔ ❁ سچ بولنے والے کو معاشرے میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ❁ سچ بولنے والے کا رحمتِ الٰہی سے خاتِمہ بالخَیر ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ❁ سچ بولنے والے کو رحمتِ الٰہی سے قبر وحشر کی تکلیفوں سے امان ملے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ❁ سچ بولنے والے کو جنت میں داخلہ نصیب ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

**(4) جھوٹ بولنے کی وعیدوں کو پیشِ نَظر رکھیے:** تین فرامینِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ❁ ''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گناہ کرتا ہے تو ناشکری کرتا ہے اور جب ناشکری کرتا ہے تو جہنم میں داخل ہوجاتا ہے۔''[1] ❁ ''مُنافِق کی تین علامتیں ہیں: (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور (۳) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔''[2] ❁ کتنی بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے کوئی بات کہو جس میں وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو حالانکہ تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو۔''[3]

**(5) جھوٹ بولنے کے دُنیوی واُخروی نقصانات پر غور کیجئے:** چند نقصانات یہ ہیں: ❁ جھوٹ بولنے والا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نافرمان ہے۔ ❁ جُھوٹ بولنے والے پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی لَعنت ہے۔ ❁ جھوٹ بولنا مُنافِق کی نشانی قرار دیا گیا ہے۔ ❁ جھوٹ بولنے والے کو مُعاشَرے میں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا

---

1 ......مسند امام احمد، مسند عبد اللہ ابن عمرو بن العاص، ۲/ ۵۸۹، حدیث: ۶۶۵۲۔

2 ......مسلم، کتاب الایمان، باب خصال المنافق، ص ۵۰، حدیث: ۱۰۷۔

3 ......ابوداود، کتاب الادب، باب فی المعاریض، ۴/ ۳۸۱، حدیث: ۴۹۷۱۔



www.dawateislami.net

جاتا۔ ❁ جھوٹ بولنے والا مسلمانوں کو دھوکا دینے والا ہے۔ ❁ جھوٹ بولنے والے کا ضمیر مُطمَئِن نہیں ہوتا۔ ❁ جھوٹ بولنے والے کی روزی سے برکت اُٹھالی جاتی ہے۔ ❁ جھوٹ بولنے والے کا دل سیاہ ہوجاتا ہے۔ ❁ جھوٹ بولنے والے کو قبر وحشر کی سختیوں کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

**(6) اپنے دل میں خوفِ خدا پیدا کیجئے:** خوفِ خدا تمام گناہوں سے بچنے کی اصل ہے، جب بندے کے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف پیدا ہوجاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو تمام گناہوں سے بچانے کی کوشش کرتا ہے، خوفِ خدا پیدا کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۱۶۰ صفحات پر مشتمل کتاب ''**خوفِ خدا**'' اور حُجَّۃُ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی مایہ ناز تصنیف ''**اِحیاء العلوم**'' جلد ۴، صفحہ ۴۵۱ کا مُطالَعہ بہت مُفید ہے۔

**(7) اپنے دِل میں اِحترامِ مُسلِم پیدا کیجئے:** کئی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے مسلمان بھائیوں سے کاروباری معاملات میں جھوٹ اور دروغ گوئی سے کام لیتے ہیں، اس کی ایک وجہ اِحترامِ مسلم کا نہ ہونا بھی ہے، جب بندے کے دل میں اپنے مسلمان بھائیوں کا احترام پیدا ہوجاتا ہے تو ان سے جھوٹ بولنے، دھوکہ دہی سے کام لینے اور خیانت کرنے میں عار محسوس کرتا اور سچ بولتا ہے، لہٰذا دل میں اِحترامِ مُسلِم پیدا کیجئے کہ اس کی برکت سے جھوٹ سے بچنے اور سچ بولنے میں مدد ملے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

**(8) کسی کی ملامت کی پرواہ مت کیجئے:** بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بندہ اپنی عزت بچانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے کہ اگر سچ بولے گا تو لوگ ملامت کریں گے، برا بھلا کہیں گے، اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ دُنیوی ذلت کے مقابلے میں جہنم کی اُخروی ذلت اور عذابات کو



www.dawateislami.net

پیشِ نظر رکھے کہ دُنیوی ذلت تو چند لمحوں کی ہے اور عنقریب ختم ہو جائے گی لیکن اُخروی ذلت تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے، لہٰذا کسی کی ملامت کی پرواہ نہ کیجئے، ہمیشہ سچ بولیے۔

**(9) اُخروی فائدے کو دُنیوی نقصان پر ترجیح دیجئے:** بسا اوقات بظاہر تھوڑے سے دُنیوی فائدے کے پیشِ نظر بھی بندہ جُھوٹ بول لیتا ہے لیکن اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جھوٹ بولنا فقط پہلی بار آسان ہوتا ہے اس کے بعد اس میں مشکل ہی مشکل ہوتی ہے، نقصان ہی نقصان ہوتا ہے، جبکہ سچ بولنا فقط پہلی بار مشکل ہوتا ہے بعد میں اس میں آسانیاں ہی آسانیاں ہوتی ہیں، جھوٹ بولنے میں بعض وقتی دُنیوی فوائد مگر آخرت کے بہت نقصانات ہیں، جبکہ سچ بولنے میں کبھی ہوسکتا ہے کہ تھوڑا سا دُنیوی نقصان ہو مگر اس میں اُخروی طور پر فائدے ہی فائدے ہیں، لہٰذا ہمیشہ سچ بولیے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل وکرم اور اپنی رحمت سے سچ بولنے کی برکت سے بظاہر تھوڑے سے دُنیوی نقصان کو بھی نفع میں تبدیل فرمادے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (27)... ہمدردیٔ مسلم

### ہمدردیٔ مسلم کی تعریف:

کسی مسلمان کی غمخواری کرنا اور اس کے دکھ درد میں شریک ہونا ''ہمدردیٔ مسلم'' کہلاتا ہے۔ ہمدردیٔ مسلم کی کئی صورتیں ہیں، بعض یہ ہیں: (۱) بیمار کی عیادت کرنا (۲) انتقال پر لواحقین سے تعزیت کرنا (۳) کاروبار میں نقصان پر یا مصیبت پہنچنے پر اِظہارِ ہمدردی کرنا (۴) کسی غریب مسلمان کی مدد کرنا (۵) بقدرِ استطاعت مسلمانوں


www.dawateislami.net

سے مصیبتیں دور کرنا اور اُن کی مدد کرنا (٦) علم دِین پھیلانا (٧) نیک اَعمال کی ترغیب دینا (٨) اپنے لیے جو اچھی چیز پسند ہو وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی پسند کرنا۔ (٩) ظالِم کو ظلم سے روکنا اور مظلوم کی مدد کرنا (١٠) مَقرُوض کو مُہلَت دینا یا کسی مَقرُوض کی مدد کرنا (١١) دکھ درد میں کسی مسلمان کو تسلی اور دلاسہ دینا۔ وغیرہ

## آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (پ٢٨، الحشر: ٩) ترجمہ کنزالایمان: ''اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو۔''

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ایک بھوکا شخص آیا، حضور نے اَزواجِ مُطَہَّرات کے حجروں پر معلوم کرایا کیا کھانے کی کوئی چیز ہے؟ معلوم ہوا کسی بی بی صاحبہ کے یہاں کچھ بھی نہیں ہے، تب حضور نے اصحاب سے فرمایا: جو اس شخص کو مہمان بنائے، اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے۔ حضرت اَبُوطَلْحہ اَنْصاری کھڑے ہوگئے اور حضور سے اجازت لے کر مہمان کو اپنے گھر لے گئے، گھر جا کر بی بی سے دریافت کیا: کچھ ہے؟ انہوں نے کہا: کچھ نہیں، صرف بچّوں کے لئے تھوڑا سا کھانا رکھا ہے۔ حضرت اَبُوطَلْحہ نے فرمایا: بچّوں کو بہلا کر سُلا دو اور جب مہمان کھانے بیٹھے تو چراغ درست کرنے اٹھو اور چراغ کو بُجھا دو تا کہ وہ اچھی طرح کھالے۔ یہ اس لیے تجویز کی کہ مہمان یہ نہ جان سکے کہ اہلِ خانہ اس کے ساتھ نہیں کھا رہے ہیں کیونکہ اس کو یہ معلوم ہوگا تو وہ اصرار



www.dawateislami.net

کرے گا اور کھانا کم ہے بُھوکا رہ جائے گا۔اس طرح مہمان کو کھلایا اور آپ ان صاحبوں نے بھوکے رات گذاری۔ جب صبح ہوئی اور سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حُضُورِ اَقدس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ''رات فُلاں فُلاں لوگوں میں عجیب مُعاملہ پیش آیا، اللہ تعالیٰ ان سے بہت راضی ہے۔'' اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (1)

## (حدیثِ مبارکہ) مصیبت زدہ سے غمخواری کی فضیلت:

حضرت سَیِّدُنا جابِر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''جو کسی غمزدہ شخص سے غمخواری کرے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے غمخواری کرے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے عطا کرے گا جن کی قیمت دنیا بھی نہیں ہوسکتی۔ (2)

## ہمدردیٔ مُسلِم کا حکم:

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنت، مُجدِّدِ دِین ومِلّت، پروانۂ شمع رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ''ہر فردِ اسلام کی خیر خواہی ہر مسلمان پر لازم ہے۔''(3)

## حکایت 29 مفتی اعظم ہند اور دکھیاروں کی غمخواری:

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب ''فیضانِ سنت'' جلد اول صفحہ 111 پر

---

1 ......خزائن العرفان، پ ۲۸، الحشر، تحت الآیۃ:۹۔

2 ......معجم اوسط، ۲/ ۴۲۹، حدیث: ۹۲۹۲۔

3 ......فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۱۸۷۔



www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: حضور مفتیٔ اعظم (محمد مصطفٰے رضا خان) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسلمانوں کی غمخواری اور دلجوئی کرنے میں اپنی مثال آپ تھے، مسلمان کا دل توڑنے سے ہر دم اجتناب فرماتے، ان کو فائدہ پہنچانے کے بے حد حریص تھے اور حریص کیوں نہ ہوتے کہ جس مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے والہانہ عشق تھا انہی کا اِرشادِ حقیقت بنیاد ہے: ''خَیْرُ النَّاسِ اَنْفَعُھُمْ لِلنَّاسِ یعنی بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔''(1) اس حدیثِ پاک پر عمل کی مدنی جھلک پیش کرتی ہوئی ایک انوکھی حکایت ملاحظہ فرمائیے۔ چنانچہ حضور مفتی اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک خاص موقع پر مدرسہ فیض العلوم (دھتکی ڈیہہ جمشید پور، جھارکھنڈ الہند) میں مدعو کیے گئے۔ واپسی پر ریلوے اسٹیشن جانے کے لیے حضور مفتی اعظم ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رکشہ میں تشریف فرما ہوئے ہی تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کی: حضور! فلاں پریشانی سے دوچار ہوں، تعویذ مَرحَمت فرمادیجئے، مدرسہ کے مُہتَمِم رَئیسُ القَلَم حضرت علامہ اَرشَدُ القادری صاحِب نے اس شخص سے فرمایا: گاڑی کا ٹائم ہو چکا ہے اور تم ابھی تعویذ کے لیے بول رہے ہو! حضور مفتی اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم نے عَلاَّمَہ زِیدَ مَجْدُہ کو اس شخص کو روکنے سے منع فرمایا۔ علامہ صاحِب نے عرض کی: حضور! گاڑی چھوٹ جائے گی۔ اس پر حضور مفتی اعظم ہند قُدِّسَ سِرُّہ نے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے سَرشار اور دکھیاری اُمَّت کی دِلجوئی میں بے قرار ہوکر جو جواب دیا وہ سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ چنانچہ فرمایا: ''چھوٹ جانے دو، دوسری ٹرین سے چلا جاؤں گا۔ کل قیامت کے دن اگر خداوندِ کریم جَلَّ جَلَالُہ نے پوچھ

(1)......جامع صغیر، ص ۲۴۶، حدیث: ۴۰۴۴۔



www.dawateislami.net

لیا کہ تونے میرے فلاں بندے کی پریشانی میں کیوں مدد نہیں کی؟ تو میں کیا جواب دوں گا!'' یہ فرما کر رکشہ سے سارا سامان اُتر والیا۔[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین

## ہمدردی کا ذہن بنانے اور ہمدردی کی عادت اپنانے کے سات (7) طریقے:

**(1) مسلمانوں سے ہمدردی کے فوائد کو پیشِ نظر رکھیے:** فطری طور پر جب بندے کے سامنے کسی چیز کے فوائد ہوتے ہیں تو وہ اسے پانے میں جلدی کرتا ہے، مسلمانوں سے ہمدردی کرنے کے چند فوائد یہ ہیں: ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کا حُصُول ❁ دل جوئی ❁ مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ❁ حوصلہ افزائی کرنا ❁ حُسنِ سُلوک کرنا ❁ خیر خواہی کرنا ❁ پریشان حال کی دعاؤں کی برکت سے تکالیف و پریشانی سے نجات ملنا ❁ رحمتِ الٰہی کے سبب حُصُولِ جنت۔ وغیرہ وغیرہ

**(2) حُسنِ اَخلاق کو پیشِ نظر رکھیے:** کسی مسلمان سے ہمدردی کرنا اس کے ساتھ حُسنِ سُلوک اور اچھے اَخلاق کا مُظاہرہ ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''میزانِ عمل میں حُسنِ اَخلاق سے وزنی کوئی اور عمل نہیں۔''[2]

**(3) صِلَۂ رحمی کو پیشِ نظر رکھیے:** عزیز و اَقارِب، رشتہ دار تکلیف و پریشانی میں آجائیں تو اُن کے دکھ درد میں شامل ہونا ان کے ساتھ صلۂ رحمی کرنا ہے اور رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحمی کرنے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا بندے کو چاہیے کہ صلۂ رحمی کا مدنی ذہن

---

1 ...... مفتیٔ اعظم کی استقامت وکرامت، ص ۱۲۰، ۱۲۱۔

2 ...... الادب المفرد، باب حسن الخلق، ص ۹۱، حدیث: ۲۷۳۔



www.dawateislami.net

بنائے اور جب بھی کوئی رشتہ دار تکلیف و پریشانی میں مبتلا ہو جائے تو اس کے ساتھ ہمدردی کر کے صلۂ رحمی کا ثواب حاصل کرنے کی کوشش کرے کہ اسلام میں صلۂ رحمی کے بہت فضائل بیان فرمائے گئے ہیں۔

**(4) اِحترامِ مُسلِم کو پیشِ نظر رکھیے:** ایک عام مسلمان کے ساتھ ہمدردی کرنے میں احترامِ مُسلِم بھی ہے، اسلام میں ایک مسلمان مؤمن کی حرمت کی بڑی اہمیت بیان کی گئی ہے، لہٰذا اپنے اندر احترامِ مسلم کا جذبہ بیدار کیجئے، کسی مسلمان کے تکلیف و پریشانی میں مبتلا ہونے کا پتا چلے تو اسی جذبے کے تحت اس کی ہمدردی کی سعادت حاصل کیجئے۔

**(5) حقِّ مُسلِم کی ادائیگی کی نیت سے ہمدردی کیجئے:** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''ایک مؤمن کے دوسرے مؤمن پر چھ 6 حق ہیں: (۱) جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے (۲) جب وہ مَر جائے تو اس کے جنازے میں حاضر ہو (۳) جب وہ بلائے تو حاضر ہو (۴) جب اس سے ملے تو سلام کرے (۵) جب چھینکے تو جواب دے اور (۶) موجودگی و غیر موجودگی میں اس کی خیر خواہی کرے۔''(1)

**(6) بیمار کی عیادت کر کے ہمدردی کیجئے:** فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا رضائے الٰہی کے لئے اپنے کسی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ایک منادی اسے مخاطب کر کے کہتا ہے کہ خوش ہو جا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنا لیا ہے۔''(2)

---

1 ......نسائی، کتاب الجنائز، باب النھی عن سب الاموات، ص ۳۲۸، حدیث: ۱۹۳۵۔

2 ......ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی زیارة الاخوان، ۳/۴۰۶، حدیث: ۲۰۱۵۔



www.dawateislami.net

**(7) مریض کی دعائیں لینے کے لیے اس سے ہمدردی کیجئے:** مریض کی دعا بھی مقبول ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کی درخواست کرو کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔''[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (28)... رَجا (رَحمتِ الٰہی سے اُمید)

### رَجا کی تعریف:

آئندہ کے لئے بھلائی اور بہتری کی اُمید رکھنا ''رَجا'' ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص اچھا بیج حاصل کر کے نرم زمین میں بودے اور اس زمین کو گھاس پھوس وغیرہ سے صاف کر دے اور وقت پر پانی اور کھاد دیتا رہے پھر اس بات کا امیدوار ہو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کھیتی کو آسمانی آفات سے محفوظ رکھے گا تو میں خوب غلہ حاصل کروں گا تو ایسی آس اور اُمید کو ''رَجا'' کہتے ہیں۔[2]

### حقیقی اُمّید:

حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی ''احیاء العلوم'' میں فرماتے ہیں: ''جب بندہ ایمان کا بیج بوتا ہے اور اس کو عبادات کے پانی سے سیراب کرتا ہے اور دل کو بُری عادات کے کانٹوں سے پاک کرتا ہے تو پھر وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل یعنی ان چیزوں پر مَرتے دم تک قائم رہنے اور مغفرت کا سبب بننے والے حُسنِ خاتمہ کا

---

1 ...... ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء فى عيادة المريض، ۲/ ۱۹۱، حديث: ۱۴۴۱۔

2 ...... احياء علوم الدين، كتاب الخوف والرجاء، بيان حقيقة الرجا، ۴/ ۱۷۴، ۱۷۵ ملخصاً۔
كيميائے سعادت، اصل سيم درخوف ورجاء، حقيقت رجا، ۲/ ۸۱۰ ملخصاً۔



www.dawateislami.net

منتظر رہتا ہے تو اس کا یہ انتظار حقیقی اُمید ہے جو فی نَفسِہٖ قابلِ تعریف ہے۔''(1)

## رَجا کی اقسام اور اُن کے احکام:

حضرت سَیِّدُنا ابنِ خُبَیق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَجا تین طرح کی ہے: (۱) کوئی شخص اچھا کام کرے اس کی قبولیت کی اُمید رکھے۔ (۲) کوئی شخص بُرا کام کرے پھر توبہ کرے اور وہ مغفرت کی اُمید رکھتا ہو۔ (۳) جھوٹا شخص جو گناہ کرتا چلا جائے اور کہے میں مغفرت کی اُمید رکھتا ہوں۔(2)

پہلی دو قسم کی رَجا محمود جبکہ آخری قسم کی رجا مَذموم ہے جیسا کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے: ''اَلْاَحْمَقُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللہِ الْجَنَّۃَ یعنی احمق وہ ہے جو اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنت کی تمنّا رکھے۔''(3)

## آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ-اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًاؕ﴾ (پ۲۴، الزمر: ۵۳) ترجمۂ کنزالایمان: ''تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔'' اس آیت کے تحت تفسیرِ خزائن العرفان میں ہے: ''مشرکین میں سے چند آدمی سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان حقیقۃ الرجا، ۴/۱۷۵۔

2 ......الرسالۃ القشیریۃ، باب الرجا، ص۱۶۸۔

3 ......غریب الحدیث لابن سلام، دین، ۱/۴۳۸۔



www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے حضور سے عرض کیا کہ آپ کا دِین تو بے شک حق اور سچا ہے لیکن ہم نے بڑے بڑے گناہ کئے ہیں بہت سی مَعْصِیَتوں میں مبتلا رہے ہیں کیا کسی طرح ہمارے وہ گناہ معاف ہو سکتے ہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔"[1]

## (حدیثِ مُبارکہ) اچھا گُمان رکھتے ہوئے مَرنا:

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ کی وفات سے تین دن پہلے یہ فرماتے سنا کہ: "تم میں سے کوئی نہ مرے مگر اس طرح کہ اللہ سے اچھی اُمید رکھتا ہو۔"[2]

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت صُوفیاء کے حوالے سے فرماتے ہیں: "نیک بختی کی نشانی یہ ہے کہ بندے پر زندگی میں خوفِ خدا غالب ہو اور مَرتے وقت اُمید، نیک کار نیکیاں قبول ہونے کی امید رکھیں اور بدکار معافی کی۔ امید کی حقیقت یہ ہے کہ انسان نیکیاں کرے اور اس کے فضل کا امیدوار رہے، بدکاری کے ساتھ امید رکھنا دھوکا ہے امید نہیں، اس حدیث کی بنا پر بعض بزرگوں نے کہا کہ خوف کی عبادت سے امید کی عبادت بہتر ہے۔"[3]

## رَجا کا حکم:

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھا گمان رکھنا واجب ہے۔[4]

---

1. ......خزائن العرفان، پ ۲۴، الزمر، تحت الآیۃ: ۵۳۔
2. ......مسلم، کتاب الجنۃ، وصفۃ نعیمھا، باب امر بحسن الظن باللہ تعالی عند الموت، ص ۱۵۳۸، حدیث: ۲۸۷۷۔
3. ......مرآۃ المناجیح، ۲/ ۴۳۹۔
4. ......خزائن العرفان، پ ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۲۔



www.dawateislami.net

## 30 حکایت: اچھی اُمّید کے سبب مغفرت:

حضرت سَیِّدُنَا قَاضِی یَحْیٰی بِنِ اَکْثَم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کے وصال کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنی بارگاہِ عالی میں کھڑا کر کے فرمایا: ''اے بد عمل بوڑھے! تو نے فلاں فلاں کام کیا۔'' فرماتے ہیں: مجھ پر اس قدر رُعب طاری ہو گیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے۔ پھر میں نے عرض کی: ''اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے تیرا یہ حال نہیں بتایا گیا ہے۔ ارشاد فرمایا: ''پھر میرے بارے میں کیا بیان کیا گیا؟'' میں نے عرض کی: مجھ سے حضرت عَبْدُالرَّزَّاق نے، ان سے حضرت مَعْمَر نے، ان سے حضرت امام زُہری نے اور ان سے حضرت سَیِّدُنَا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اور وہ تیرے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اور انہوں نے حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کے حوالے سے بیان فرمایا کہ تُو فرماتا ہے: ''میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں تو وہ میرے ساتھ جو چاہے گمان رکھے۔''(1) میرا گمان یہ تھا کہ تُو مجھے عذاب نہیں دے گا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''جبریل نے سچ کہا، میرے نبی نے سچ کہا، اَنَس، زُہرِی، مَعْمَر، عَبْدُالرَّزَّاق نے بھی سچ کہا اور میں نے بھی سچ کہا۔'' حضرت سَیِّدُنَا یَحْیٰی بِنِ اَکْثَم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: پھر مجھے جنتی لباس پہنایا گیا اور جنت تک میرے آگے آگے غلام چلتے رہے تو میں نے کہا: واہ! یہ تو خوشی کی بات ہے۔(2)

---

1 ......ابن حبان، کتاب الرقائق، باب حسن الظن باللہ تعالٰی، ۲/۱۵، حدیث: ۶۳۴۔

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان حقیقۃ الرجاء، ۴/۱۷۸۔



www.dawateislami.net

## رَجا (یعنی اچھی اُمید) کا ذہن بنانے اور اس کے حُصُول کے پانچ (5) طریقے:

**(1) رجا کے فضائل میں غور وفکر کیجئے:** رَحمتِ اِلٰہی کے متعلق تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں اب وہ میرے متعلق جو چاہے گمان رکھے۔''[1] (۲) اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت بندے سے اِسْتِفْسار فرمائے گا: ''جب تونے بُرائی دیکھی تو کس وجہ سے اسے نہیں روکا؟'' اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذہن میں جواب اِلقا فرمادے گا تو وہ عرض کرے گا: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے تیری رحمت کی اُمید تھی اور لوگوں کا خوف تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''میں نے تیرا گناہ معاف کیا۔''[2] (۳) ''ایک شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو وہ وہاں ایک ہزار سال تک ''یَاحَنَّان یَامَنَّان'' کہہ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پکارتا رہے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جبریلِ امین سے فرمائے گا: ''جاؤ! میرے بندے کو لے کر آؤ۔'' چنانچہ وہ اسے لے کر آئیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کردیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے دریافت فرمائے گا: ''تونے اپنا ٹھکانا کیسا پایا؟'' وہ عرض کرے گا: ''بہت بُرا۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ''اسے دوبارہ وہیں لے جاؤ۔'' وہ جارہا ہوگا تو پیچھے مُڑ کر دیکھے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: کیا دیکھتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: مجھے تجھ سے یہ اُمید تھی کہ ایک مَرتَبہ جَہَنَّم سے نکالنے کے بعد مجھے دوبارہ اس میں نہیں بھیجے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''اسے جنت میں لے جاؤ۔''[3]

---

1 ......دارمی، کتاب الرقاق، باب حسن ظن باللہ، ۲/۳۹۵، حدیث: ۲۷۳۱۔

2 ......ابن ماجه، کتاب الفتن، باب قوله تعالٰی: یا ایها الذین امنو، ۴/۳۶۲، حدیث: ۴۰۱۷، دون: قدغفرته لک۔
احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان حقیقة الرجاء، ۴/۱۷۸۔

3 ......موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب حسن الظن باللہ، ۱/۱۰۵، حدیث: ۱۰۹۔



www.dawateislami.net

**(2) رَجا سے مُتَعَلِّق بُزُرگانِ دِین کے اَحوال کا مُطَالَعہ کیجئے:** اس کے لیے امام اَبُو القاسم قُشَیرِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی کتاب ''رِسالۂ قُشَیرِیہ'' اور امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی کی کتاب ''اِحیاءُ العلوم'' جلد چہارم کا مُطَالَعہ بہت مفید ہے۔

**(3) رَجا سے مُتَعَلِّق روایات اور بُزُرگانِ دِین کے اَقوال میں غور کیجئے:** رَجا کے متعلق تین فرامینِ بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن: (۱) امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے فرمایا: جس نے کوئی گناہ کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا میں اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ آخرت میں اس کا پردہ اٹھادے اور جس شخص کو دنیا میں اس کے گناہ کی سزا دے دی گئی ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عدل وانصاف کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ آخرت میں اپنے بندے کو دوبارہ سزا دے۔ (۲) حضرتِ سَیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مجھے یہ پسند نہیں کہ میرا حساب میرے والدین کے سپُرد کردیا جائے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے والدین سے بڑھ کر مجھ پر رحم کرنے والا ہے۔ (۳) حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بِن دِینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کی حضرتِ سَیِّدُنا اَبان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان سے ملاقات ہوئی تو ان سے پوچھا: آپ کب تک لوگوں کو اُمید اور رخصت کی احادیث سناتے رہیں گے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اے ابویحییٰ! میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عفووکرم کے ایسے مَناظر دیکھیں گے کہ خوشی کے سبب اپنے کپڑے پھاڑ دیں گے۔[1]

**(4) رجا کے سبب بلند درجات اور مغفرت نصیب ہوتی ہے:** کسی نے حضرت سَیِّدُنا اُستاد اَبُوسَہل صَعْلُوکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو انتقال کے بعد خواب میں ایسی عُمدہ حالت میں

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان دواء الرجاء والسبیل الذی یحصل منہ۔۔۔الخ، ۴/۱۸۷۔



www.dawateislami.net

دیکھا جسے بیان نہیں کیا جا سکتا اور ان سے دریافت کیا کہ کس سبب سے آپ نے یہ مقام پایا؟ ارشاد فرمایا: اپنے رب کے ساتھ اچھا گمان رکھنے کی وجہ سے۔[1] ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا، مالدار کے ساتھ نرمی کرتا اور تنگ دَست کو معاف کر دیتا۔ جب اس کی موت واقع ہوئی تو وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملا کہ (مذکورہ اعمال کے علاوہ) اس نے کوئی بھی نیک عمل نہیں کیا تھا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ہم سے زیادہ معاف کرنے کا کون حق دار ہے؟'' یوں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُسے عبادت کے مُعَاملے میں مُفْلِس ہونے کے باوجود حُسنِ ظَن اور اُمید رکھنے کے باعث بخش دیا۔[2]

**(5) رَجا نیک اَعمال کرنے کا باعِث ہے:** کہ اچھائی کی اُمید رکھنے والا اُس کے لیے عمل بھی کرتا ہے چنانچہ امام غزالی عَلَیْهِ رَحمَةُ اللهِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''جو شخص اس بات کو جانتا ہے کہ زمین نمکین ہے اور پانی بھی کم ہے، بیج بھی کھیتی اُگانے کی صلاحیت نہیں رکھتے تو وہ لازمی طور پر زمین کی نگرانی چھوڑ دیتا ہے اور اس کی دیکھ بھال میں خود کو تھکاتا نہیں ہے۔ اُمید اس لئے محمود ہے کہ وہ عمل پر اُکساتی ہے اور مایوسی جو کہ اُمید کی ضِد ہے اس لئے مذموم ہے کہ وہ عمل سے روک دیتی ہے۔ جسے اُمید کی حالت مُیَسَّر ہوتی ہے وہ اَعمال کے ساتھ طویل مُجاہَدہ کر لیتا ہے اور اُسے عبادات پر پابندی نصیب ہو جاتی ہے اگرچہ اَحوال میں تبدیلی ہوتی رہے۔''[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...... احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان دواء الرجاء والسبیل الذی یحصل منه ۔۔۔ الخ، ۴/ ۱۸۹۔

2 ...... احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان فضیلة الرجاء والترغیب فیه، ۴/ ۱۷۸۔

3 ...... احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان حقیقة الرجا، ۴/ ۱۷۶۔



www.dawateislami.net

# (29)...مَحَبَّتِ الٰہی

## مَحَبَّتِ اِلٰہی کی تعریف:

طبیعت کا کسی لذیذ شے کی طرف مائل ہوجانا محبت کہلاتا ہے۔[1] اور محبت الٰہی سے مُراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب اوراس کی تعظیم ہے۔[2]

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بَخْش عَلی بِن عُثْمان ہَجْوِیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی محبت الٰہی کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''بندے کی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت وہ ایک صفت ہے جو فرماں بردار مؤمن کے دل میں ظاہر ہوتی ہے جس کا معنیٰ تعظیم وتکریم بھی ہے یہاں تک کہ بندہ محبوب کی رضا طلب کرنے میں لگا رہتا ہے اوراس کے دیدار کی طلب میں بے خبر ہوکر اس کی قربت کی آرزو میں بے چین ہوجاتا ہے اوراسے اُس کے بغیر چین وقرار حاصل ہی نہیں ہوتا۔اس کی عادت اپنے محبوب کے ذکر کے ساتھ ہوجاتی ہے اوروہ بندہ غیر کے ذکر سے دوراور متنفر رہتا ہے۔وہ تمام طَبعی رَغبتوں وخواہشوں سے جدا ہوکراپنی خواہشات سے کنارہ کش ہوجاتا ہے، وہ غَلَبۂ محبت کے ساتھ مُتوجّہ ہوتا ہےاور خُدا کے حکم کے آگے سر جُھکا دیتا ہےاوراسے کمال اوصاف کے ساتھ پہچاننے لگتا ہے۔''[3]

## آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۶۵) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں۔''

1 ......احیاء العلوم، ۵/ ۱۶۔

2 ......الرسالۃ القشیریۃ، باب المحبۃ، ص ۳۴۸۔

3 ......کشف المحجوب، باب المحبۃ وما یتعلق بہا، ص ۳۳۸۔



www.dawateislami.net

## (حدیثِ مبارکہ) ایمان کیا ہے؟

حضرت سَیِّدُنا ابُو رَزِین عُقَیلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! ایمان کیا ہے؟ اِرشاد فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول تمہارے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہوں۔''(1)

## محبتِ الٰہی کا حکم:

حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''اُمَّت کا اِس بات پر اجماع ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول سے محبت کرنا فرض ہے۔''(2)

## حکایت 31 سَیِّدُنا مَعْرُوف کَرْخی عَلَیْہِ الرَّحمَہ اور مَحَبَّتِ الٰہی:

حضرت سَیِّدُنا ابُوالحَسَن عَلی بِن مُوَفَّق رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ مجھے جنت میں داخل کیا گیا ہے تو میں نے وہاں ایک شخص کو دسترخوان پر بیٹھے ہوئے دیکھا جس کے دائیں بائیں دو فرشتے اُسے انواع واقسام کی چیزیں کھلا رہے ہیں اور وہ کھا رہا ہے اور ایک شخص کو دیکھا کہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہے لوگوں کے چہروں کو دیکھ کر بعض کو داخل ہونے دیتا ہے اور بعض کو واپس لوٹا دیتا ہے پھر میں ''حَظِیْرَۃُ الْقُدُس'' کی جانب بڑھا تو عرش کے خیموں میں سے ایک شخص نظر آیا جو دیدارِ الٰہی میں مُسْتَغْرِق تھا اور آنکھ نہیں جھپکتا تھا۔ میں نے (خازنِ جنت) حضرت رِضوان عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ جواب دیا: یہ معروف کرخی ہیں جنہوں نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی

1 ......مسند امام احمد، مسند مدنیین، حدیث ابی رزین العقیلی، ۵/ ۴۷۰، حدیث: ۱۶۱۹۴۔

2 ......احیاء علوم الدین، کتاب المحبۃ والشوق۔۔۔الخ، بیان شواھد الشرع فی حب العبد للہ تعالی، ۵/ ۳۔



www.dawateislami.net

عبادت جہنم کے خوف اور جنت کے حُصول کے لیے نہیں کی بلکہ مَحض اس کی محبت کی وجہ سے کی، لہٰذا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں قیامت تک اپنی طرف دیکھنے کی اجازت عطا فرمادی ہے اور دیگر افراد کے بارے میں بتایا کہ وہ حضرت سَیِّدُنا بِشر حافی اور حضرت سَیِّدُنا اِمام اَحمد بِن حَنبَل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ہیں۔[1]

## مَحبتِ الٰہی پیدا کرنے کے نو(9) طریقے اور اَسباب:

**(1) وجود عطا فرمانے والی ہستی سے محبت:** اِنسان دیکھے کہ اس کا کمال و بقاء مَحض اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے۔ وہی ذات اس کو عَدَم سے وُجود میں لانے والی، اس کو باقی رکھنے والی اور اس کے وجود میں صفات کمال، ان کے اسباب اور ان کے استعمال کی ہدایت پیدا کرکے اسے کامل کرنے والی ہے تو ایسی ذات سے ضرور محبت رکھنی چاہیے۔

**(2) اپنے مُحسِن سے محبت:** جس طرح اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو پہچاننے کا حق ہے اگر بندہ اس طرح اُسے پہچانے تو ضرور جان جائے گا کہ اس پر احسان کرنے والا صرف اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے اور مُحسِن سے مَحبت فِطری ہوتی ہے لہٰذا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت رکھنی چاہیے۔

**(3) جمال والے سے محبت:** اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جمیل ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ''اِنَّ اللہَ جَمِیۡلٌ یُحِبُّ الۡجَمَالَ یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔''[2] اور جمال والے سے محبت فِطرِی اور جِبلّی ہے لہٰذا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کا یہ بھی ایک سبب ہے۔

**(4) عُیُوب سے پاک ذات سے محبت:** اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمام عُیُوب وَنَقَائِص سے مُنَزَّہ

---

1 ...... احیاء علوم الدین، کتاب المحبۃ والشوق۔۔۔الخ، بیان ان اجل اللذات واعلاھا معرفۃ اللہ۔۔۔الخ، ۵/ ۲۳۔

2 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص ۶۰، حدیث: ۹۱۔



www.dawateislami.net

ہے اور ایسی ذات سے محبت کرنا اسبابِ محبت میں سے ایک قوی سبب ہے۔

**(5) محبتِ الٰہی کے مُتَعَلِّق بُزُرگانِ دِین کے اَقوال واَحوال کا مُطَالَعہ کیجئے:** اس کے لیے امام ابُوالقاسِم قُشَیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی کتاب ''رِسَالَہ قُشَیرِیہ'' اور امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی کتاب ''اِحیاء العلوم'' جلد پنجم کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

**(6) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں میں غور کیجئے:** انسان دیکھے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جو منعم حقیقی ہے تمام نعمتیں اسی کی طرف سے ہیں اور وہ ہر مخلوق کو اپنی نعمتوں سے نواز رہا ہے۔ یہ اِحساس انسان کے اندر مُنْعِمِ حقیقی کی محبت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

**(7) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے عَدل اور فَضل ورحمت میں غور کیجئے:** انسان غور کرے کہ تو اسے عدل وانصاف میں سب سے بڑھ کر ذات اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی دکھائی دے گی اور وہ یہ بھی دیکھے گا کہ کافروں اور گناہ گاروں پر بھی اس کی رحمت جاری ہے باجود یہ کہ وہ اس کی نافرمانی اور سرکشی کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ غور وفکر انسان کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت پر اُبھارے گا۔

**(8) محبت کی علامتوں میں غور کیجئے:** علمائے کرام فرماتے ہیں: ''بندے کی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس سے محبت کرتا ہے بندہ اسے اپنی محبوب ترین چیز پر ترجیح دیتا ہے اور بکثرت اس کا ذکر کرتا ہے، اس میں کوتاہی نہیں کرتا اور کسی دوسرے کام میں مَشغول ہونے کے بجائے بندے کو تنہائی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے مناجات کرنا زیادہ محبوب ہوتا ہے۔''(1)

**(9) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی صُحبت اور اُن سے محبت:** نیک بندوں کی صحبت اور

(1)......لباب الاحیاء، الباب السادس والثلاثون فی المحبة۔۔۔الخ، فصل فی الشوق، ص ۳۱۹۔



www.dawateislami.net

ان سے محبت بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنے کا ایک ذریعہ ہے کہ نیک بندے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی محبت کا درس دیتے ہیں اور ان کی صحبت سے دلوں میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (30)... رِضائے اِلٰہی

### رضائے الٰہی کی تعریف:

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا چاہنا رضائے الٰہی ہے۔

### آیتِ مبارکہ:

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ﴾ (پ ۲، البقرۃ: ۱۶۵) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں۔''

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ ''صراط الجنان'' میں ہے: ''**اللہ** تعالٰی کے مقبول بندے تمام مخلوقات سے بڑھ کر **اللہ** تعالٰی سے محبت کرتے ہیں۔ محبتِ الٰہی میں جینا اور محبتِ الٰہی میں مرنا ان کی حقیقی زندگی ہوتا ہے۔ اپنی خوشی پر اپنے ربّ کی رضا کو ترجیح دینا، نرم و گداز بستروں کو چھوڑ کر بارگاہِ نیاز میں سَربسجود ہونا، یادِ الٰہی میں رونا، رضائے الٰہی کے حُصُول کیلئے تڑپنا، سردیوں کی طویل راتوں میں قیام اور گرمیوں کے لمبے دنوں میں روزے، **اللہ** تعالٰی کیلئے محبت کرنا، اسی کی خاطر دشمنی رکھنا، اسی کی خاطر کسی کو کچھ دینا اور اسی کی خاطر کسی سے روک لینا، نعمت پر شکر، مصیبت میں صبر، ہر حال میں خدا پر توکُّل، اپنے ہر معاملے کو **اللہ** تعالٰی کے سپرد کر دینا، احکامِ الٰہی پر عمل کیلئے ہمہ وقت تیار رہنا، دل کو غیر کی محبت سے پاک رکھنا، **اللہ** تعالٰی کے محبوبوں سے محبت اور **اللہ** تعالٰی کے دشمنوں سے نفرت کرنا، **اللہ**



www.dawateislami.net

تعالیٰ کے پیاروں کا نیاز مند رہنا، **اللہ** تعالیٰ کے سب سے پیارے رسول و محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دل و جان سے محبوب رکھنا، **اللہ** تعالیٰ کے کلام کی تلاوت، **اللہ** تعالیٰ کے مُقرَّب بندوں کو اپنے دلوں کے قریب رکھنا، ان سے محبت رکھنا، محبتِ اِلٰہی میں اِضافے کیلئے اُن کی صُحبت اِختیار کرنا، **اللہ** تعالیٰ کی تعظیم سمجھتے ہوئے اُن کی تعظیم کرنا، یہ تمام اُمور اور ان کے علاوہ سینکڑوں کام ایسے ہیں جو محبتِ الٰہی کی دلیل بھی ہیں اور اس کے تقاضے بھی ہیں۔[1]

## (حدیثِ مبارکہ) جنت میں بھی رضائے الٰہی کا سوال:

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ جنتیوں پر تَجَلِّی فرمائے گا اور ان سے کہے گا: مجھ سے مانگو۔ جنتی کہیں گے: الٰہی! ہم تجھ سے تیری رضا کا سوال کرتے ہیں۔''[2] ایک حدیثِ پاک میں ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اے گروہِ فُقَرَاء! دل کی گہرائیوں سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے راضی رہو گے تو اپنے فَقْر کا ثواب پاؤ گے ورنہ نہیں۔''[3]

## رضائے اِلٰہی کا حکم:

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا والے کام کرے اور اس کی ناراضی والے کاموں سے بچے۔

---

1. ......صراط الجنان، پ ۲، البقرہ، تحت الآیۃ: ۱۶۵، ۱/ ۲۶۴۔
2. ......حلیۃ الاولیاء، الفضل الرقاشی، ۶/ ۲۲۶، حدیث: ۸۳۸۴۔
3. ......مسند الفردوس، ۵/ ۲۹۱، حدیث: ۸۲۱۶۔



www.dawateislami.net

## حکایت 32 رضائے الٰہی پر راضی:

حضرت سَیِّدُنا سعد بن اَبی وَقّاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مُستَجَابُ الدَّعوات تھے (یعنی جو دعا کرتے قبول ہوتی)۔ایک بار مکہ مکرمہ تشریف لائے اور اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نابینا تھے۔لوگ دوڑتے ہوئے آپ کے پاس حاضر ہوئے اور ہر ایک آپ سے دعا کی درخواست کرتا اور آپ سبھی کے لیے دعا کرتے۔حضرت سَیِّدُنا عبد اللّٰہ بِن سائِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت نَوعُمر تھا۔ میں نے ان سے اپنا تعارف کرایا تو وہ مجھے پہچان گئے اور فرمایا: تم مکہ والوں کے قاری ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ پھر کچھ اور باتیں ہوئیں، آخر میں میں نے ان سے عرض کی: چچا جان! آپ لوگوں کے لیے دعا کرتے ہیں اپنے لیے بھی دعا کریں تاکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی بینائی لوٹا دے۔تو وہ مسکرا دیئے اور ارشاد فرمایا: ”بیٹا! میرے نزدیک ربّ تعالیٰ کی رضا میری بینائی سے زیادہ اچھی ہے۔“(1)

## اپنے عمل میں رضائے الٰہی چاہنے کے چار (4) طریقے:

**(1) رضائے الٰہی چاہنے کے لئے اس کے فوائد اور فضائل میں غور کیجئے:** سرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”سن لو! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء وہ لوگ ہیں جو اُن پانچ نمازوں کو قائم کرتے ہیں جنہیں اُس نے اپنے بندوں پر فرض فرمایا ہے اور رمضان کے روزے خالِص رضائے الٰہی کے لیے رکھتے ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دلی سے ادا کرتے ہیں اور ان کبیرہ

(1) ......احیاء علوم الدین، کتاب المحبۃ والشوق۔۔۔الخ، بیان حقیقۃ الرضا۔۔۔الخ، ۵/ ۷۱۔



www.dawateislami.net

گناہوں سے بچتے ہیں جن کے ارتکاب سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے منع فرمایا ہے۔"[1]

**(2) رِضائے الٰہی چاہنے کے لئے بُزُرگانِ دِین کے اَقوال واَحوال کا مُطَالَعہ کیجئے:** اس کے لیے امام ابوطالب مکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی کتاب ''قُوتُ الْقُلوب'' اورامام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی کی کتاب ''احیاء العلوم'' کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

**(3) اِخلاص کے ساتھ نیک اَعمال کیجئے:** ریاکاری سے بچتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ نیک اَعمال کرنا رضائے الٰہی چاہنے والوں کے لیے بہترین ذریعہ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اخلاص کے ساتھ کئے جانے والے عمل کو پسند فرماتا ہے اور ایسے عمل کرنے پر اپنے بندے سے راضی ہوتا ہے۔

**(4) ربّ کی نافرمانی اور گناہوں سے بچیے:** اپنے عمل سے رضائے الٰہی چاہنے کے لیے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی اور گناہوں سے بچنا انتہائی ضروری ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کے ہوتے ہوئے اس کی رضا کیسے ممکن ہے؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (31)...شوقِ عِبادَت

### شَوقِ عِبادت کی تعریف:

سُستی کو ترک کرکے شوق اور چُستی کے ساتھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنا شوقِ عبادت ہے۔

### آیتِ مبارکہ:

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾﴾ (پ۲۹،

[1] ......معجم کبیر، ۱۷/ ۴۸، حدیث: ۱۰۱۔



www.dawateislami.net

القلم:۳۲) ترجمۂ کنزالایمان: ''ہم اپنے ربّ کی طرف رغبت لاتے ہیں۔''

## (حدیثِ مبارکہ) اُمورِ دنیا ربّ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر:

حدیثِ قدسی میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''جب میں بندے کے دل میں اپنی عبادت کا شوق دیکھتا ہوں تو اس کے اُمورِ دنیا کو اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہوں۔''(1)

## شوقِ عبادت پر تنبیہ:

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ عبادت میں سستی کو ترک کر کے شوق اور چُستی کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرے۔

## حکایت 33 عِبادتِ اِلٰہی کے شوق میں تکلیف کا اِحساس نہ ہوا:

ایک بُزُرگ کے جسم کا کوئی حصہ گل گیا اور اسے کاٹنے کی ضرورت محسوس ہوئی لیکن ممکن نہ تھا تو کہا گیا کہ کچھ بھی ہو جائے نماز میں مَشْغُولیت کے وقت انہیں عبادتِ الٰہی کے شوق کی وجہ سے کسی چیز کا احساس نہیں ہوتا۔ چنانچہ نماز کی حالت میں ان کے بدن کا وہ حصہ کاٹ دیا گیا۔(2)

## شوقِ عِبادت کا ذہن بنانے اور شوق پیدا کرنے کے سات (7) طریقے:

**(1) نیک اَعمال کی معلومات حاصل کیجئے:** جب تک بندے کو نیک اَعمال کا علم نہیں ہوگا اُس وقت تک اسے اُن اَعمال کو بَجالانے کا شوق وذوق اور جذبہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ کتاب ''جنت میں لے جانے والے اعمال'' کا مطالعہ کیجئے۔

---

1 ...... مجموعۃ رسائل امام غزالی، منھاج العارفین، باب السجود، ص۲۱۷۔

2 ...... احیاء علوم الدین، کتاب اسرار الصلاۃ ومھماتھا، حکایات واخبار فی صلاۃ الخاشعین رضی اللہ عنھم، ۱/۲۳۲۔



www.dawateislami.net

**(2) نیکیوں کی جزاؤں اور گناہوں کی سزاؤں پر غور کیجئے:** نیکیوں کی جزاؤں اور گناہوں کی سزاؤں پر غور کرنے سے نیکیوں کی طرف رغبت اور گناہوں سے نفرت کا ذہن بنے گا، شوقِ عبادت حاصل ہوگا۔اس کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مَطبوعہ کتاب ''نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں'' کا مُطَالَعہ بہت مُفید ہے۔

**(3) شوقِ عِبادت سے مُتَعَلِّق بُزُرگانِ دِین کے واقعات کا مُطَالَعہ کیجئے:** اس سے بھی شوقِ عبادت کا مدنی ذہن بنے گا۔اس کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ اِن کُتُب کا مُطَالَعہ بہت مُفِید ہے: حکایتیں اور نصیحتیں، خوفِ خدا، توبہ کی روایات وحکایات۔

**(4) آسان نیکیوں کی معلومات حاصل کیجئے:** آسان نیکیاں بھی شوقِ عبادت پیدا کرنے میں بہت مُعَاوِن ہیں، آسان نیکیوں کی معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مَطبوعہ کتاب ''آسان نیکیاں'' کا مُطَالَعہ کیجئے۔

**(5) شوقِ عِبادت کے حُصُول کی بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے:** دعا مؤمن کا ہتھیار ہے، شوقِ عبادت کے حصول کے لیے یوں دعا کیجئے: یا الٰہی! میں تیری رضا کے لیے نیک بندہ بننا چاہتا ہوں، تو اپنی عبادت کا مجھے شوق اور ذوق عطا فرما، اپنی عبادت میں میرا دل لگادے، تجھے تیرے ان نیک بندوں کا واسطہ جو ذوق اور شوق کے ساتھ ہر وقت تیری عبادت میں مشغول رہتے ہیں مجھے بھی شوقِ عبادت عطا کردے۔آمین

دے شوق تلاوت دے ذوق عبادت
رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

**(6) اپنے آپ کو باطنی امراض سے بچایئے:** باطنی اَمراض اَحکامِ اِلٰہی پر عمل کرنے میں


www.dawateislami.net

سب سے بڑی رُکاوٹ ہیں، جو شخص باطنی اَمراض کا شکار ہوجاتا ہے اُس کے دل سے عبادت کی لذت اور شوق ختم ہوجاتا ہے۔ باطنی اَمراض کی معلومات، اسباب وعلاج کی تفصیل کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب **"باطنی بیماریوں کی معلومات"** کا مطالعہ کیجئے۔

**(7) اپنے آپ کو بُری صُحبت سے بچائیے:** بندہ جب بری صحبت اختیار کرتا ہے تو اس کی نحوست سے عبادت کی لذت ختم ہوجاتی ہے کیونکہ اچھوں کی صحبت اچھا اور بروں کی صحبت برا بنادیتی ہے، لہٰذا برے لوگوں کی صحبت سے بچیے اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا مشکبار مدنی ماحول بھی اچھی صحبت فراہم کرتا ہے، آپ بھی اس مدنی ماحول سے ہردم وابستہ رہیے، اپنے علاقے میں ہونے والے **ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع** میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرمائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور نیکیوں کے لیے کُڑھنے کا مدنی ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مدنی ذہن بنائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے **مدنی انعامات** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کے لیے **مدنی قافلوں** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

## (32)...غَنَا (لوگوں سے بے نیازی)

### غَنَا کی تعریف:

جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اُس سے نا اُمید ہونا غَنَا ہے۔[1]

---

1 ...... معجم کبیر، ۱۰/ ۱۳۹، حدیث: ۱۰۲۳۹۔



www.dawateislami.net

## آیتِ مبارکہ:

**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے: ﴿ **وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَ اَقْنٰى ﴿۴۸﴾** ﴾ (پ۲۷، النجم: ۴۸)

ترجمۂ کنزالایمان: ’’اور یہ کہ اُس نے غِنٰی دی اور قناعت دی۔‘‘

## (حدیثِ مبارکہ) مختصر سی نصیحت:

حضرت سَیِّدُنا اَبُو اَیُّوب اَنْصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے ایک مختصر سی نصیحت فرمائیے۔ ارشاد فرمایا: ’’جب تم نماز پڑھو تو زندگی کی آخری نماز سمجھ کر پڑھو اور ہرگز ایسی بات نہ کرو جس سے تمہیں کل مَعذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے مکمل نا امید ہو جاؤ۔‘‘(1)

## غِنا کے بارے میں تنبیہ:

مسلمان کو چاہیے کہ وہ دنیا کی ذلیل دولت سے غِنا یعنی بے نیازی بَرتے اور قناعت اختیار کرے۔

## حکایت 34 قَنَاعت اور اِسْتِغْنَاء کی دولت:

حضرت سَیِّدُنا اَحمد بن حُسَیْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا اَبُو عبد اللّٰہ مَحَامِلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی کو یہ فرماتے سنا: ’’عید الفطر کے دن نمازِ عید کے بعد میں نے سوچا کہ آج عید کا دن ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ میں حضرت سَیِّدُنا داوٗد بن عَلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی بارگاہ میں حاضر ہو کر انہیں عید کی مبارکباد دوں، آج تو خوشی کا دن ہے، اُن سے

1 ......ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحکمۃ، ۴/۴۵۵، حدیث: ۴۱۷۱۔



www.dawateislami.net

ضرور ملاقات کرنی چاہے۔ چنانچہ اسی خیال کے پیشِ نظر میں حضرت سَیِّدُنا داوٗد بِن عَلِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے گھر کی جانب چل دیا۔ وہ سادگی پسند بُزُرگ تھے اور ایک سادہ سے مکان میں رہتے تھے۔ میں نے وہاں پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر آنے کی اجازت چاہی تو انہوں نے مجھے اندر بلالیا۔ جب میں کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے ایک برتن میں پھلوں اور سبزیوں کے چھلکے اور ایک برتن میں آٹے کی بُور (یعنی بھوسی) رکھی ہوئی تھی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اسے کھا رہے تھے۔ یہ دیکھ کر مجھے بڑی حیرت ہوئی، میں نے انہیں عید کی مبارکباد دی اور سوچنے لگا کہ آج عید کا دن ہے، ہر شخص اَنواع واَقسام کے کھانوں کا اہتمام کررہا ہوگا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آج کے دن بھی اس حالت میں ہیں کہ چھلکے اور آٹے کی بھوسی کھا کر گزارہ کررہے ہیں۔ میں نہایت غم کے عالم میں وہاں سے رخصت ہوا اور اپنے ایک صاحِبِ ثَرْوَت دوست کے پاس پہنچا، جس کا نام ''جرجانی'' مشہور تھا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا: حضور! کس چیز نے آپ کو پریشان کردیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی مدد فرمائے، آپ کو ہمیشہ خوش وخرم رکھے، میرے لئے کیا حکم ہے؟ میں نے کہا: اے جُرجانی! تمہارے پڑوس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک ولی رہتا ہے، آج عید کا دن ہے لیکن اس کی یہ حالت ہے کہ کوئی چیز خرید کر نہیں کھا سکتا۔ میں نے دیکھا کہ وہ پھلوں کے چھلکے کھا رہے تھے، تم تو نیکیوں کے معاملے میں بہت زیادہ حریص ہو، تم اپنے اس پڑوسی کی خدمت سے غافل کیوں ہو؟ یہ سن کر اس نے کہا: حضور! آپ جس شخص کی بات کررہے ہیں وہ دنیادار لوگوں سے دور رہنا پسند کرتا ہے۔ میں نے آج صبح ہی اسے ایک ہزار درہم بھجوائے اور اپنا ایک غلام بھی ان کی خدمت کے لئے بھیجا


www.dawateislami.net

لیکن انہوں نے میرے دراہم اور غلام کو یہ کہہ کر واپس بھیج دیا کہ جاؤ اور اپنے مالک سے کہہ دینا کہ تم نے مجھے کیا سمجھ کر یہ درہم بھجوائے ہیں؟ کیا میں نے تجھ سے اپنی حالت کے بارے میں کوئی شکایت کی ہے؟ مجھے تمہارے ان درہموں کی کوئی حاجت نہیں، میں ہر حال میں اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے خوش ہوں، وہی میرا مَقْصُودِ اصلی ہے، وہی میرا کَفِیل ہے اور وہ مجھے کافی ہے۔ اپنے دوست سے یہ بات سن کر میں بہت مُتَعَجِّب ہوا اور اس سے کہا: تم وہ درہم مجھے دو، میں ان کی بارگاہ میں یہ پیش کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ قبول فرمالیں گے۔ اُس نے فوراً غلام کو حکم دیا: ہزار ہزار درہموں سے بھرے ہوئے دو تھیلے لاؤ۔ پھر اس نے مجھ سے کہا: ایک ہزار درہم میرے پڑوسی کے لئے اور ایک ہزار آپ کے لئے تحفہ ہیں۔ آپ یہ حقیر سا نذرانہ قبول فرمالیں۔ میں وہ دو ہزار درہم لے کر حضرت سَیِّدُنا داؤد بن علی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے مکان پر پہنچا اور دروازے پر دستک دی، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دروازے پر آئے اور اندر ہی سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ مَحَامِلی! تم دوبارہ کس لئے یہاں آئے ہو؟ میں نے عرض کی: حضور! ایک معاملہ درپیش ہے، اسی کے متعلق کچھ گفتگو کرنی ہے۔ پس انہوں نے مجھے اندر آنے کی اجازت عطا فرمادی میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور پھر درہم نکال کر ان کے سامنے رکھ دیئے۔ یہ دیکھ کر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے تجھے اپنے پاس آنے کی اجازت دی اور تم میری حالت سے واقف ہو گئے۔ میں تو یہ سمجھا تھا کہ تم میری اس حالت کے امین ہو۔ میں نے تم پر اعتماد کیا تھا، کیا اس اعتماد کا صِلہ تم اس دُنیوی دولت کے ذریعے دے رہے ہو؟ جاؤ! اپنی یہ دُنیوی دولت اپنے پاس ہی رکھو، مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔ حضرت سَیِّدُنا ابُو عبد اللہ مَحَامِلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی



www.dawateislami.net

فرماتے ہیں: ان کی یہ شانِ اِستِغناء دیکھ کر میں واپس چلا آیا اوراب میری نظروں میں دنیا حَقِیر ہوگئی تھی۔ میں اپنے دوست جُرجانی کے پاس گیا اسے سارا ماجرا سنایا اور ساری رقم واپس کردینا چاہی تو اس نے یہ کہتے ہوئے وہ درہم واپس کردیئے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں جو رقم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں دے چکا اسے کبھی واپس نہ لوں گا لہٰذا یہ مال تم اپنے پاس رکھو اور جہاں چاہو خرچ کرو۔ پھر میں وہاں سے چلا آیا اور میرے دل میں مال کی بالکل بھی محبت نہ تھی میں نے سوچ لیا کہ میں یہ ساری رقم ایسے لوگوں میں تقسیم کردوں گا جو شدید حاجت مند ہونے کے باوجود دوسروں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے بلکہ صبر و شکر سے کام لیتے ہیں اور اپنی حالت حَتَّی الْاِمْکَان کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیتے۔[1] **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین

## غنا پیدا کرنے اور اس کا ذہن بنانے کے آٹھ (8) طریقے:

**(1) غنا کے فضائل کا مطالعہ کیجئے:** غنا کے متعلق تین فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (۱) ”امیری زیادہ مال واَسباب سے نہیں بلکہ امیری دل کی غنا سے ہے۔“[2]

(۲) حضرت سَیِّدُنا اَبُوذَر غِفَاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے ابوذر! کیا تم کثرتِ مال کو غنا سمجھتے ہو؟“ میں نے عرض کی: جی ہاں! **یارسولَ اللہ**! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”کیا تم مال کی کمی کو فقر سمجھتے ہو؟“ میں نے عرض کی: جی ہاں! **یارسولَ اللہ**! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ......عیون الحکایات، الحکایۃ التاسعۃ والخمسون بعد المائۃ، ص ۱۷۴۔

2 ......بخاری، کتاب الرقاق، باب الغنی غنی النفس، ۴/۲۳۳، حدیث: ۶۴۴۶۔



www.dawateislami.net

وَسَلَّم نے فرمایا: ''اصل غنا تو دل کی تونگری ہے۔''[1] (۳) ''اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے نفس میں غنا اور اس کے دل میں تقویٰ ڈال دیتا ہے۔''[2]

**(2) غنا سے مُتَعَلِّق بُزُرگانِ دِین کے اَقوال واَحوال پر غور کیجئے:** اس کے لیے امام ابوطالِب مکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی کتاب ''قُوتُ القُلُوب'' اور امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کی کتاب ''احیاء العلوم'' اور امام ابُو القاسِم قُشَیرِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی کتاب ''رِسالۂ قُشَیرِیہ'' کا مُطَالَعہ بہت مُفِید ہے۔

**(3) اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامِل یقین رکھیے:** دنیا اور آخرت میں کامیابی کا بنیادی اُصول اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامِل یقین رکھنا ہے کیونکہ بے یقینی کا ایک لمحہ کامیابی کے حُصُول کے لیے کئی سالوں کی جانے والی محنت پر پانی پھیر دیتا ہے جبکہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامِل اور پُختہ یقین رکھتا ہے وہ دوسروں سے بے نیاز رہتا ہے اور یہ یقین اس میں غنا کا جذبہ بیدار کرنے میں بے حد مُعَاوِن ثابِت ہوتا ہے۔

**(4) غنا کی دعا کیجئے:** دعا مؤمن کا ہتھیار اور عبادت کا مَغز ہے، یوں دعا کیجئے: یا ربِّ کریم! حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک غنا کے صدقے مجھے بھی غنا کی دولت عطا فرما۔ آمین

**(5) زُہد وقناعت اختیار کیجئے:** زُہد دنیا سے بے رغبتی دلاتا ہے جبکہ قناعت تھوڑے پر راضی ہونے پر اُبھارتا ہے اور یہ دونوں چیزیں غنا پر مُعَاوِن ثابِت ہوتی ہیں کہ آدمی زُہد

---

1 ......ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الفقر والزھد والقناعۃ، ۱/ ۳۷، حدیث: ۶۸۴۔

2 ......ابن حبان، کتاب التاریخ، باب بدء الخلق، ذکر سوال کلیم اللہ ۔۔۔ الخ، ۸/ ۳۴، حدیث: ۶۱۸۴۔



www.dawateislami.net

وقناعت اختیار کرکے دوسروں سے بے نیاز ہوجاتا ہے اور تھوڑے پر راضی رہ کر دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرلیتا ہے یوں وہ زُہد وقناعت کے ساتھ غنا کی دولت بھی سمیٹ لیتا ہے۔

**(6) غنا اختیار کرنے والوں کی صحبت اختیار کیجئے:** کہ جس طرح بُری صحبت اثر دکھاتی ہے یوں ہی اچھی صحبت بھی اثر دکھاتی ہے کہ آدمی جب اچھی صحبت میں رہتا ہے تو اسے بھی اچھے کام کرنے کا جذبہ ملتا ہے اور وہ اچھائی کا راستہ اختیار کرنے لگتا ہے۔

**(7) مال ودولت کی حرص کو ختم کیجئے:** مال ودولت کی حرص کو ختم کیجئے کہ یہ انسان کے لیے بہت ہی خطرناک ہے اگر اس کی روک تھام نہ کی جائے تو بسا اوقات یہ دُنیوی بربادیوں کے ساتھ ساتھ اُخروی ہلاکتوں کی طرف بھی لے جاتی ہے اور اسے ختم کرکے ہی غنا کی دولت حاصل ہوسکتی ہے۔

**(8) غنا کے فوائد پر نظر کیجئے:** ۞ جس شخص کی نظر لوگوں کے مال واسباب پر نہیں ہوتی اور وہ لوگوں سے بے نیاز ہوتا ہے تو لوگ ایسے شخص کو پسند کرتے ہیں اور اس کے استغناء کو اچھی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ۞ غنا کی دولت اختیار کرنے والا مال ودولت کی حرص سے دور ہوجاتا ہے اور خوشدلی کے ساتھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا ہے۔ ۞ غنا اختیار کرنے والا بآسانی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتا ہے اور فضول کاموں سے اجتناب کرتا ہے۔ ۞ غنا کے سبب آدمی میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ ۞ غنا کے باعث آدمی دوسروں پر بھروسہ کرنا چھوڑ کر صرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کرنے لگتا ہے۔ ۞ غنا کے سبب زُہد وقناعت کی دولت بھی نصیب ہوتی ہے۔ ۞ غنا کی وجہ سے آدمی بُخل سے دُور ہوجاتا ہے۔ ۞ غنا کے سبب سخاوت کی دولت نصیب ہوتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



www.dawateislami.net

# (33)...قبولِ حق

## قبولِ حق کی تعریف:

باطل پر نہ اَڑنا اور حق بات مان لینا قبولِ حق ہے۔

## آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں فرماتا ہے:﴿اِنَّا هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا(۳)﴾ (پ ۲۹، الدھر: ۳) ترجمۂ کنزالایمان: ''بے شک ہم نے اسے راہ بتائی یا حق مانتا یا ناشکری کرتا۔''

## (حدیثِ مبارکہ) قبولِ حق پر مجبور کرنا:

حضرت سَیِّدُنا عبد اللہ بِن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم ضرور نیکی کی دعوت دیتے رہنا اور بُرائی سے منع کرتے رہنا۔ ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اسے حق کی طرف جُھکا دینا اور حق بات قبول کرنے پر اسے مجبور کر دینا۔''(1) ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت سَیِّدُنا اَبُودَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ارشاد فرماتے ہیں: ''جب تک تم نیک لوگوں سے محبت رکھو گے بھلائی پر رہو گے اور تمہارے بارے میں جب کوئی حق بات بیان کی جائے تو اسے مان لیا کرو کہ حق کو پہچاننے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔''(2)

## قبولِ حق کے بارے میں تنبیہ:

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ حق بات قبول کرے کہ حق بات معلوم ہونے کے باوجود

---

1 ......ابو داود، کتاب الملاحم، باب الامر والنھی، ۴/ ۱۶۲، حدیث: ۴۳۳۶۔

2 ......شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ...الخ، ۶/ ۵۰۳، حدیث: ۹۰۶۳۔



www.dawateislami.net

انانیت کی وجہ سے اسے قبول نہ کرنا فرعونیوں کا طریقہ ہے۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں فرعونیوں کے متعلق ہے: ﴿فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ(۷۶)﴾ (پ ۱۱، یونس: ۷۶) ترجمۂ کنزالایمان: ''تو جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا بولے یہ تو ضرور کھلا جادو ہے۔'' اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیرِ ''صراط الجنان'' میں ہے: ''اس آیت سے معلوم ہوا کہ حق بات معلوم ہوجانے کے بعد نفسانیت کی وجہ سے اسے قبول نہ کرنا اور اس کے بارے میں ایسی باتیں کرنا جو دوسروں کے دلوں میں حق بات کے بارے میں شکوک وشُبہات پیدا کردیں فرعونیوں کا طریقہ ہے، اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو حق جان لینے کے باوجود صرف اپنی ضد اور اَنا کی وجہ سے اسے قبول نہیں کرتے اور اس کے بارے میں دوسروں سے ایسی باتیں کرتے ہیں جن سے یوں لگتا ہے کہ ان کا عمل درست ہے اور حق بیان کرنے والا اپنی بات میں سچا نہیں ہے۔''[1]

## حکایت 35 قبولِ حق کی اعلیٰ ترین مثال:

حضرت سیدنا عبداللہ بن مُصْعَب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک بار امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''عورتوں کا حق مہر چالیس اُوْقِیہ سے زیادہ نہ کرو جو زیادہ ہوگا اسے بیت المال میں جمع کردیا جائے گا۔'' ایک عورت بولی: ''اے امیر المؤمنین! یہ آپ کیا فرمارہے ہیں حالانکہ قرآنِ پاک میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ یوں ارشاد فرماتا ہے: اور تم ایک بی بی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو اور اُسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔'' یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قبول

1 ......صراط الجنان، پ ۱۱، یونس، تحت الآیۃ: ۷۶، ۴ / ۳۶۳۔



www.dawateislami.net

حق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''ایک عورت نے صحیح کہا اور مَرد نے خطا کی۔''[1]

## کاش ہم سیرتِ فاروقی پر عمل کرنے والے بن جائیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! ہم بھی سیرتِ فاروقی پر عمل کرنے والے بن جائیں، اگر کوئی ہماری بات سے درست اختلاف کرے تو فوراً قبول کرلیں۔ اس معاملے میں امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مُبارک اَنداز دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر کوئی آپ کی بات سے اختلاف رائے کرتا ہے اور بالفرض وہ درست رائے رکھتا ہے تو آپ فوراً اسے قبول فرمالیتے ہیں بلکہ اس کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اسے جزائے خیر کی دعاؤں سے بھی نوازتے ہیں، اگر بالفرض اس کی رائے درست نہ ہو تو اَحسن طریقے سے اس کی ایسی اصلاح فرماتے ہیں کہ اسے اس بات کا اِحساس ہی نہیں ہوتا کہ میری بات کو قبول نہیں کیا گیا۔

## قبولِ حق کا ذہن بنانے اور اس کی رُکاوٹوں کو دور کرنے کے آٹھ (8) طریقے:

(1) **قبولِ حق کے فوائد پر نظر کیجئے:** ❁ حق بات قبول کرنے والے کو لوگ پسند کرتے ہیں۔ ❁ حق بات قبول کرنے والا تکبر سے دور ہوتا ہے کیونکہ کسی کو خود سے حقیر سمجھنا اور حق بات قبول نہ کرنا تکبر ہے۔[2] ❁ قبولِ حق عاجزی کی علامت ہے۔ ❁ قبول حق صالحین اور نیک لوگوں کا طریقہ ہے۔ ❁ قبول حق کے سبب آدمی فُضُول بَحث ومُبَاحَثہ سے بچ جاتا ہے۔ ❁ حق بات قبول کرنے والے کی لوگوں میں قَدْر ومَنْزِلَت بڑھ جاتی ہے۔ ❁ حق

1 ...... کنز العمال، کتاب النکاح، الجزء: ١٦، ٨/٢٢٦، حدیث: ٤٥٧٩٢۔

2 ...... مستدرک حاکم، کتاب اللباس، باب ان اللہ جمیل یحب الجمال، ٥/٢٥٦، حدیث: ٧٤٤٥۔



www.dawateislami.net

بات قبول کرنے والا جھگڑے سے بچا رہتا ہے۔ ❁ قبولِ حق کے سبب آدمی عنادِ حق اور اِصرارِ باطل سے بچ جاتا ہے۔

**(2) حق بات قبول نہ کرنے کے نقصانات میں غور کیجئے:** ❁ حق بات قبول نہ کرنے والے کو لوگ حق کی تلقین کرنے سے رُک جاتے ہیں۔ ❁ حق بات قبول نہ کرنے والوں کو لوگ ناپسند کرتے ہیں۔ ❁ حق بات قبول نہ کرنے والا اصرارِ باطل اور عنادِ حق میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ ❁ حق بات قبول نہ کرنے والا تکبر میں پڑ جاتا ہے۔ ❁ حق بات نہ ماننے والا جھگڑے سے نہیں بچ پاتا۔ ❁ حق بات قبول نہ کرنے والا فُضُول بَحْث و مُبَاحَثَہ میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ ❁ حق بات نہ ماننے والے کو لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہونا پڑتا ہے۔

**(3) قُبُولِ حق کے مُتَعَلِّق بُزُرگانِ دِین کے اَقوال واَحوال کا مُطالَعَہ کیجئے:** قبولِ حق کے متعلق دو فرامینِ بُزُرگانِ دِین: ❁ حضرت سَیِّدُنا ذُوالنُّون مِصْرِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”تین چیزیں عاجزی کی علامت ہیں: (۱) نفس کا عیب پہچان کر اسے چھوٹا سمجھنا (۲) اسلام کی حُرمت کے سبب لوگوں کی تعظیم کرنا اور (۳) ہر ایک سے حق بات اور نصیحت کو قبول کرنا۔“[1] ❁ حضرت سَیِّدُنا فُضَیْل بِن عِیَاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”عاجزی یہ ہے کہ تم حق کے آگے جُھک جاؤ اور اس کی پیروی کرو اور اگر تم سب سے بڑے جاہل سے بھی حق بات سنو تو اسے بھی قبول کرلو۔“[2]

**(4) صالحین اور حق قبول کرنے والوں کی صحبت اختیار کیجئے:** صالحین اور حق قبول

---

1 ......شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع۔۔۔الخ، ۶/ ۲۹۸، حدیث: ۸۲۳۰۔

2 ......الزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الاول فی الکبائر الباطنۃ وما یتبعھا، ۱/ ۱۶۳۔



www.dawateislami.net

کرنے والوں کی صحبت کی برکت سے قبولِ حق کا جذبہ ملے گا اور باطل پر اِصرار سے آدمی بچ جائے گا۔

**(5) ذاتی مَفادات کو بالائے طاق رکھئے:** جب بندہ یہ مَحسوس کرتا ہے کہ حق کی تائید کرنے سے ذاتی مَفادات خطرے میں پڑ جائیں گے جبکہ غلط کام پر اَڑے رہنے سے میری ذات کو خاطر خواہ فائدہ ہوگا تو وہ حق بات کو قبول کرنے سے رُک جاتا ہے لہٰذا قبول حق کے لیے ضروری ہے کہ ذاتی مَفادات کو بالائے طاق رکھا جائے۔

**(6) تکبر کو ختم کیجئے:** قبولِ حق میں ایک بڑی رُکاوٹ تکبر ہے کہ مُتکبر انسان حق بات کو جان کر بھی اسے قبول کرنے سے کَتراتا ہے اور اسے اپنی بے عزتی جانتا ہے لہٰذا قبولِ حق کے لیے ضروری ہے کہ تکبر کو ختم کیا جائے۔

**(7) خود پسندی کو ختم کیجئے:** جو اپنی رائے یا مشورے کو حتمی اور نا قابلِ رَد سمجھتے ہیں بعض اوقات حق بات کی تائید کرنا اُن کے لیے مُشکِل ہوجاتا ہے اور وہ اسے اپنی انا کا مسئلہ بنا کر حق بات کی مخالفت شروع کر دیتے ہیں لہٰذا قبول حق کے لیے ضروری ہے کہ خود پسندی کو ختم کیا جائے۔

**(8) حُبِّ جاہ اور طَلَبِ شُہرت کو ختم کیجئے:** کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی بات کا حق ہونا روزِ روشن کی طرح واضح ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود مُخالَفت میں اپنا باطل اور غلط مَوقِف پیش کیا جارہا ہوتا ہے جس کا سبب حُبِّ جاہ اور شُہرت کا حُصُول ہوتا ہے لہٰذا قبولِ حق کے لیے حُبِّ جاہ اور طَلَبِ شُہرت کو ختم کرنا ضروری ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



www.dawateislami.net

# (34)...مال سے بے رغبتی

## مال سے بے رغبتی کی تعریف:

مال سے محبت نہ رکھنا اور اس کی طرف رغبت نہ کرنا مال سے بے رغبتی کہلاتا ہے۔

## مال سے بے رغبتی کا کمال درجہ:

حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''مال سے بے رغبتی کا کمال درجہ یہ ہے کہ بندے کے نزدیک مال اور پانی برابر ہوں، ظاہر ہے کہ کثیر پانی کا انسان کے نزدیک ہونا اسے نقصان نہیں دیتا جیسا کہ ساحل سمندر پر رہنے والا شخص اور نہ ہی پانی کا کم ہونا ضرر دیتا ہے جبکہ بقدرِ ضرورت پانی دستیاب ہو۔ پانی ایک ایسی چیز ہے جس کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے، انسان کا دل نہ تو کثیر پانی سے نفرت کرتا ہے اور نہ ہی راہِ فرار اختیار کرتا ہے بلکہ وہ کہتا ہے کہ میں اس سے اپنی حاجت کے مطابق پیوں گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کو پلاؤں گا اور اس میں بُخل نہیں کروں گا۔ انسان کے نزدیک مال کی حالت بھی یہی ہونی چاہیے کہ اس کے ہونے نہ ہونے سے اسے کوئی فرق نہ پڑے۔''[1]

## آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۞ ﴾ (پ۳۰، التکاثر: ۵) ترجمۂ کنزالایمان: ''ہاں! ہاں! اگر یقین کا جاننا جانتے تو مال کی محبت نہ رکھتے۔''

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب الفقر والزھد، بیان حقیقۃ الفقر۔۔۔الخ، ۴/۲۳۷۔



www.dawateislami.net

## (حدیثِ مبارکہ) موت ناپسند کیوں؟

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کیا ہوگیا ہے کہ میں موت کو پسند نہیں کرتا؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تمہارے پاس مال ہے؟'' اُس نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: ''اپنا مال آگے بھیج دو (یعنی آخرت کے لیے صدقہ کرو)، کیونکہ مؤمن کا دل اپنے مال کے ساتھ ہوتا ہے اگر اس نے اسے آگے بھیج دیا تو اس سے ملنا چاہتا ہے اور اگر پیچھے چھوڑ دے تو اس کے ساتھ پیچھے رہنا چاہتا ہے۔''(1)

## مال سے بے رغبتی کے مُتَعَلِّق تنبیہ:

حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: جس قدر مال کی ضرورت ہوتی ہے اس کا حُصُول ممنوع نہیں، مال ضرورت سے زیادہ ہو تو زہرِ قاتل ہے جبکہ ضرورت کی مقدار ہو تو نفع بخش دوا ہے اور ان دونوں کے درمیان مختلف درجات ہیں جن کے بارے میں شبہات ہیں۔ مال کی وہ مقدار جو ضرورت سے زائد کے قریب ہو وہ اگرچہ زہرِ قاتل نہ ہو لیکن نقصان دہ ہے اور جو مقدار ضرورت کے قریب ہو وہ اگر نفع مند دوا نہ بھی ہو تو کم نقصان دہ ہے۔ زہر کا پینا حرام اور دوا کا استعمال ضروری ہے۔(2)

## حکایت 36 اَمِینُ الاُمَّہ اور حضرت مُعاذ کی مال سے بے رغبتی:

ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک تھیلی

---

1 ......الزهد لابن مبارك، باب في طلب الحلال، ص ۲۲۴، حديث: ۶۳۴۔

2 ......احياء علوم الدين، كتاب الفقر والزهد، بيان تفصيل الزهد فيما هو من ضروريات الحياة، ۴/۲۹۶۔



www.dawateislami.net

میں چارسو دینار ڈال کر غلام کو دیے اور فرمایا: ''انہیں حضرت ابُوعُبَیدہ بِن جَراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لے جاؤ پھر کچھ دیر وہاں ٹھہرنا اور دیکھنا کہ وہ انہیں کہاں صَرف کرتے ہیں؟'' چنانچہ غلام وہ تھیلی لے کر اَمِیْنُ الْاُمَّہ حضرت سَیِّدُنا ابُوعُبَیدہ بِن جَراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا ہے کہ یہ دینار اپنی کسی ضرورت میں استعمال کرلیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر المؤمنین پر رحم فرمائے۔'' پھر اپنی لونڈی کو بلایا اور فرمایا: ''یہ سات دینار فلاں کو، یہ پانچ فلاں کو اور یہ پانچ فلاں کو دے آؤ۔'' یہاں تک کہ وہ سب کے سب دینار ختم کردیئے۔ غلام نے امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری صورتِ حال بیان کردی۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اتنے ہی دینار ایک اور تھیلی میں ڈال کر غلام کے حوالے کیے اور فرمایا: ''یہ حضرت مُعَاذ بِن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس لے جاؤ اور کچھ دیر وہاں ٹھہرنا اور دیکھنا کہ وہ انہیں کہاں صَرف کرتے ہیں؟'' غلام نے تھیلی لی اور حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ''امیر المؤمنین فرماتے ہیں کہ اس رقم سے اپنی کوئی حاجت پوری کرلیں۔'' حضرت سَیِّدُنا مُعَاذ بِن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر المؤمنین پر رحم فرمائے۔'' پھر اپنی لونڈی کو بلا کر فرمایا: ''اتنے درہم فلاں کے گھر، اتنے فلاں کے گھر پہنچادو۔'' اسی اثنا میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زوجہ کو اس بات کا علم ہوا تو عرض کی: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم بھی مِسکین ہیں ہمیں بھی عطا فرمائیں۔'' اس وقت تھیلی میں صرف دو دینار باقی بچے تھے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے



www.dawateislami.net

وہ تھیلی دیناروں سمیت اپنی اہلیہ کی طرف اُچھال دی۔ غلام امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ سنایا جسے سن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت خوش ہوئے۔[1]

## مال سے بے رغبتی کا ذہن بنانے اور اسے اختیار کرنے کے نو (9) طریقے:

**(1) مال سے بے رغبتی کے فضائل میں غور کیجئے:** ❁ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے فقیر ہونے کی حالت میں ملنا، مال دار ہوکر نہ ملنا۔''[2] ❁ ایک حدیثِ پاک میں ہے کہ ''جو شخص دنیا سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے دل میں حکمت داخل فرما کر اس کی زبان پر جاری فرما دیتا ہے، اسے دنیا کی بیماری اور اس کے علاج کی پہچان عطا فرماتا ہے اور اسے دنیا سے صحیح سلامت نکال کر سلامتی کے گھر (یعنی جنت کی طرف) لے جاتا ہے۔''[3]

**(2) مال سے بے رغبتی کے مُتَعَلِّق اَقوالِ بُزُرگانِ دِین میں غور کیجئے:** امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنی ہتھیلی میں ایک درہم رکھا پھر فرمایا: ''تو جب تک مجھ سے دور نہیں ہوگا مجھے نفع نہیں دے گا۔'' ❁ حضرت سَیِّدُنا حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو شخص روپے پیسے کی عزت کرتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے ذلیل کرتا ہے۔ ❁ حضرت سَیِّدُنا سُمَیط بن عَجْلَان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: درہم اور دینار منافقوں کی لگامیں ہیں وہ ان کے ذریعے دوزخ کی طرف

1 ......الزهد للامام احمد بن حنبل، اخبار الحسن بن ابی الحسن، ص ٢٨٣، حدیث: ١٥٦٢۔

2 ......مستدرک حاکم، کتاب الرقاق، باب الف اللہ فقیرا، ٥ / ٤٥٠، حدیث: ٧٩٥٧۔

3 ......شعب الایمان، باب فی الزهد وقصر الامل، ٧ / ٣٤٦، حدیث: ١٠٥٣٢۔



www.dawateislami.net

کھینچے جائیں گے۔(1)

**(3) مال کی طرف رغبت کرنے کے نقصانات میں غور کیجئے:** 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (١) ''مال اور جاہ کی محبت دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتی ہے جس طرح پانی سبزی اُگاتا ہے۔''(2) (٢) ''بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑے گئے دو بھوکے بھیڑیئے اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا نقصان جاہ ومَنْصب اور مال کی محبت مسلمان آدمی کے دِین میں کرتی ہے۔''(3) (٣) ''روپے پیسے کا پُجاری مَلعُون ہے۔''(4)

**(4) مال سے بے رغبتی کے مُتعَلِّق بُزُرگانِ دِین کے اَحوال کا مُطَالَعہ کیجئے:** ❁ مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُمّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا زَیْنَب بِنْتِ جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی طرف عَطِیّات بھیجے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ لانے والوں نے کہا: یہ حضرت عُمَر بن خَطَّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کے لئے بھیجے ہیں۔ فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کی مَغْفِرت فرمائے، پھر ایک پردہ کھینچا اور اسے پھاڑ کر تھیلیاں بنائیں اور وہ تمام مال اپنے گھر والوں، رشتہ داروں اور یتیموں میں تقسیم کر دیا، اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اس سال کے بعد مجھے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا عَطِیّہ نہ پہنچے۔ لہٰذا رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصال کے بعد اَزواجِ مُطَہَّرات میں سب سے پہلے آپ کا انتقال ہوا۔(5) ❁ ایک

---

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان ذم المال وکراھۃ حبہ، ٣/٢٨٨۔

2 ......الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثالثۃ والخمسون بعد المائتین، ٢/٤٩۔

3 ......ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی اخذ المال، ٤/١٦٦، حدیث: ٢٣٨٣۔

4 ......ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی اخذ المال، ٤/١٦٦، حدیث: ٢٣٨٢۔

5 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان ذم المال وکراھۃ حبہ، ٣/٢٨٨۔



www.dawateislami.net

مرتبہ حضرت سَیِّدُنا کَعب قُرظی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو بہت مال ملا تو آپ سے کہا گیا: کیا ہی اچھا ہو اگر آپ اپنے بعد اپنی اولاد کے لیے اسے ذخیرہ کرلیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں! بلکہ میں اسے اپنے لئے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ذخیرہ کروں گا اور اپنی اولاد کو اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کروں گا۔(1)

**(5) مال سے بے رَغبتی حُضُور خاتَمُ النَّبِیِّیْن رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقہ ہے:** حضرت سیدنا ابوامامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے میرے ربّ نے اس بات کی پیشکش کی کہ وہ میرے لیے وادیٔ مکہ کو سونے کا بنادے لیکن میں نے عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میں ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن کھانا کھاؤں، جس دن بھوکا رہوں اس دن تیری بارگاہ میں عاجزی اور دعا کروں اور جس دن کھانا کھاؤں اس دن تیری حمد وثنا اور شکر بجالاؤں۔''(2)

**(6) مال سے بے رغبتی کے فوائد میں غور کیجئے:** ۞ مال سے بے رغبتی زُہد وقناعت پیدا کرتی ہے۔ ۞ مال سے بے رغبتی نیک اَعمال میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ ۞ مال سے بے رغبتی کے باعث آدمی حرص وطَمع سے بچ جاتا ہے۔ ۞ مال سے بے رغبتی سادگی پیدا کرتی ہے۔ ۞ مال سے بے رغبت شخص کو لوگ پسند کرتے ہیں۔ ۞ مال سے بے رغبتی تقویٰ پر اُبھارتی ہے۔ ۞ مال سے بے رغبتی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور بُزرگانِ دِین کا

1 ......احیاء علوم الدین، کتاب ذم البخل و ذم حب المال، بیان ذم المال وکراھۃ حبہ، ۳/ ۲۸۹۔

2 ......ترمذی، کتاب الزھد عن رسول اللہ، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیہ، ۴/ ۱۵۵، حدیث: ۲۳۵۴۔



www.dawateislami.net

طریقہ ہے۔ ۞ مال سے بے رغبتی کے سبب آدمی بُخل سے بچ جاتا ہے۔ ۞ مال سے بے رغبتی کے باعث آدمی مال جمع کرنے کی آفت سے بچ جاتا ہے۔

**(7) مال سے بے رغبتی کے لئے اس کی آفات اور ہلاکتوں میں غور کیجئے:** ۞ مال آدمی کو گناہ کے راستے پر ڈال دیتا۔ ۞ عموماً مال کے سبب آدمی عیش وعشرت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ۞ مال آخرت سے غافل کر دیتا ہے۔ ۞ مال کے باعث اِنسان حرص وطمع میں پڑ جاتا ہے۔ ۞ مالدار آدمی کو اپنے مال کی حفاظت کی فکر لگی رہتی ہے۔ ۞ مال کے سبب آدمی لمبی اُمیدوں اور خواہشات کو پورا کرنے میں لگ جاتا ہے۔ ۞ زیادہ مال والے کو اپنے مال کا حساب بھی زیادہ دینا پڑے گا۔ ۞ زیادہ دیر تک میدانِ محشَر میں کھڑا رہنا پڑے گا۔ ۞ اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دینے والے کو آخرت میں طرح طرح کے عذابات کا سامنا ہوگا۔ ۞ مال کی رغبت آدمی کو فعلِ حرام میں بھی مبتلا کر دیتی ہے۔ ۞ مالدار کے ذمہ لوگوں کے بہت سے حُقُوق ہوتے ہیں۔ ۞ مالداری آدمی کو ناشکری میں ڈال دیتی ہے۔ ۞ مالداری سرکشی کا باعِث بھی بنتی ہے۔

**(8) مال ودولت کی حرص کا خاتمہ کیجئے:** دُنیوی مال کی حرص مؤمن کے لئے بہت ہی خطرناک ہے اگر اس کی روک تھام نہ کی جائے تو بسا اوقات یہ دُنیوی بربادیوں کے ساتھ ساتھ اُخروی ہلاکتوں کی طرف بھی لے جاتی ہے، لہٰذا اسے ختم کر کے مال سے بے رغبتی اور زُہد اختیار کیجئے۔

**(9) قیامت کے حساب وکتاب سے خود کو ڈرائیے:** ضرورت اور حاجت سے زائد مال کمانا اگرچہ جائز ہے لیکن یاد رکھیے جس کا مال جتنا زیادہ ہوگا قیامت کے روز اس کا



www.dawateislami.net

حساب وکتاب بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ زیادہ مال و دولت والے کو کل بروزِ قیامت دُشواری اور تکلیف کا سامنا ہوگا اور اُسے دیر تک میدانِ محشر میں ٹھہرنا پڑے گا جبکہ کم مال والا جلدی جلدی حِساب وکِتاب سے فارِغ ہوجائے گا، لہٰذا قیامت کے حساب وکتاب سے خود کو ڈرائیے، اس سے بھی مال سے بے رغبتی اختیار کرنے میں بھرپور مدد ملے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (35)...غِبْطَه (رَشک)

### غِبْطَہ کی تعریف:

کسی شخص میں کوئی خوبی یا اس کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر یہ تمنا کرنا کہ مجھے بھی یہ خوبی یا نعمت مل جائے اور اس شخص سے اس خوبی یا نعمت کے زوال کی خواہش نہ ہو تو یہ غِبطَہ یعنی رشک ہے۔(1)

### آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾﴾

(پ۳۰، المطففین: ۲۶) ترجمۂ کنزالایمان: ”اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں للچانے والے۔“

### (حدیثِ مبارکہ) دو شخصوں پر رشک:

حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”دو آدمیوں کے علاوہ کسی پر حَسَد (یعنی رشک) کرنا جائز نہیں، ایک وہ شخص جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال عطا فرمایا اور اُسے صحیح راستے میں خرچ کرنے

(1)...... بہار شریعت، حصہ شانزدہم، ۳/ ۵۴۲ ملخصاً۔



www.dawateislami.net

کی قدرت عطا فرمائی اور ایک وہ مَرد جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا تو وہ اس کے مطابق فیصلہ کرے اور اس کی تعلیم دے۔“[1]

## غِبْطَہ (رَشک) کا حکم:

رَشک بعض صورتوں میں واجِب، بعض میں مُستَحَب اور بعض میں مُبَاح ہے۔ ❁ اگر کوئی نعمت دینی ہو اور واجِب ہو مثلاً ایمان، نماز اور زکوٰۃ تو ایسی نعمت پر رشک کرنا بھی واجب ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ بندہ اپنے لیے بھی ایسی ہی نعمت پسند کرے اگر ایسا نہیں کرے گا تو وہ گناہ پر راضی ہوگا اور یہ حرام ہے۔ ❁ اگر نعمت ایسی ہو جو فضائل سے تعلق رکھتی ہو مثلاً اچھے کاموں میں مال خرچ کرنا اور صدقہ وخیرات وغیرہ کرنا تو ایسی نعمت پر رشک کرنا مُستَحَب ہے۔ اگر نعمت ایسی ہو جس سے فائدہ اُٹھانا جائز ہو تو اس پر رشک کرنا مُباح ہے۔ ان تمام صورتوں میں اس کا اِرادہ اس شخص کے مُساوِی ہونا اور نعمت میں اس کے ساتھ شریک ہونا ہے، نعمت کا اس کے پاس ہونا ناپسند نہیں۔ گویا یہاں دو باتیں ہیں: ایک یہ کہ جس کے پاس نعمت ہے وہ نعمت کے سبب راحت میں ہے اور دوسری یہ کہ جو اِس نعمت سے محروم ہے وہ اِس کی وجہ سے نقصان میں ہے۔ رشک کرنے والا پہلی بات کو ناپسند نہیں کرتا بلکہ اپنا محروم ہونا اور پیچھے رہ جانا ناپسند کرتا اور نعمت والے کی برابری چاہتا ہے اور اِس میں کوئی حَرَج نہیں کہ انسان مُباح اشیاء میں اپنے نقصان اور پیچھے رہنے کو ناپسند جانے۔ البتہ اس طرح فضائل میں کمی ضرور آتی ہے کیونکہ اس طرح کی باتیں زُہد، توکل اور رضا کے خلاف اور اعلیٰ مقامات کے حُصُول میں رُکاوٹ ہیں تاہم گناہ کا باعِث نہیں۔[2]

---

1 ...... بخاری، کتاب العلم، باب الاغتباط فی العلم والحکمۃ، ۱/ ۴۳، حدیث: ۷۳۔

2 ...... احیاء العلوم، ۳/ ۵۸۶ ملتقطاً۔



www.dawateislami.net

## حکایت 37 صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا رشک:

حضرت سَیِّدُنا ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ فُقَراءِ مُہاجِرین رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوکر (مالدار مسلمانوں پر رشک کرتے ہوئے) بولے کہ مالدار بڑے درجے اور دائمی نعمت لے گئے۔ فرمایا: یہ کیسے؟ عرض کیا: جیسے ہم نمازیں پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں اور (مالدار ہونے کے سبب) وہ خیرات کرتے ہیں (لیکن فُقَراء ہونے کے سبب) ہم نہیں کرتے، وہ غلام آزاد کرتے ہیں، ہم نہیں کرتے۔ تو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں جس سے تم آگے والوں کو پکڑ لو اور پیچھے والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور تم سے کوئی افضل نہ ہو سوائے اس کے کہ جو تمہاری طرح کرے۔ عرض کی: جی ہاں یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ارشاد فرمایا: ”ہر نماز کے بعد ۳۳، ۳۳ بار سُبْحَانَ اللہ، اَللہُ اَکْبَر اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا کرو۔“[1]

## رشک کرنے کے چار (4) مَواقِع:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی بھی مُباح کام میں رشک کرنا حرام نہیں لیکن انسان کو ایسی چیزوں پر رشک کرنا چاہیے جس پر رشک کرنے سے اسے ثواب ملے۔ مثلاً:

**(1) اہلِ علم پر رشک کرنا چاہیے:** علم ایک ایسی نعمت ہے جس کی بدولت انسان کو مُعاشرے میں امتیازی حیثیت حاصل ہوتی ہے، انسان کو چاہیے کہ وہ عُلَمَاء پر رشک کرے کیونکہ ان کے پاس وہ نعمت ہے جو خرچ کرنے سے بڑھتی ہے اور اسی نعمت کے سبب انسان

1 ......مسلم، کتاب المساجد۔۔۔الخ، باب استجاب الذکر۔۔۔الخ، ص ۳۰۰، حدیث: ۵۹۵۔



www.dawateislami.net

اَشْرَفُ الْمَخْلُوقَات ہے اور یہ نعمت دنیا و آخرت میں بندے کو سرفراز کرتی ہے تو جس کے پاس یہ نعمت ہے حقیقت میں وہی قابلِ رشک ہے۔

**(2) سخاوت کرنے والے پر رشک کرنا چاہیے:** دنیا میں مالداروں کی کمی نہیں لیکن ایسے مالدار لوگ بہت ہی کم ہیں کہ جو اپنے مال کو بخوشی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرتے ہوں۔ مسلمان کو چاہیے کہ سخاوت کرنے والوں پر رشک کرے کیونکہ حلال مال حاصل ہونا ایک نعمت ہے اور پھر اس مال کو کھلے دل سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنا دوسری نعمت، حلال مال تو بہت سوں کو مل جاتا ہے لیکن سخاوت کی نعمت خاص لوگوں کا ہی مُقدَّر بنتی ہے۔

**(3) اچھی صفات کے حامل شخص پر رشک کرنا چاہیے:** دنیا کی ظاہری نعمتیں تو کئی افراد کو مُیَسَّر ہوتی ہیں لیکن باطنی صفات کی نعمت ہر ایک کو مُیَسَّر نہیں ہوتی۔ اچھا لباس، بہترین رہائش، مال و دولت اور طرح طرح کی دنیاوی نعمتیں بہت سے لوگوں کے پاس ہیں مگر صبر، توکل، قناعت، عاجزی وانکساری، تواضُع اور دیگر باطنی خَصَائِل کی نعمت سے بہت کم لوگ مُتَّصِف ہیں، اچھے لباس وسُکونت اور دیگر دنیاوی نعمتوں پر رشک کرنا اگرچہ گناہ کا باعث نہیں لیکن اُن نعمتوں پر رشک کرنے سے فضائل میں کمی آتی ہے اور اُن نعمتوں سے دنیا میں فائدہ حاصل ہوتا ہے جبکہ صبر، توکل، قناعت وغیرہ ایسی صفات ہیں جن پر رشک کرنے سے انسان کا مَرتبہ بلند ہوتا ہے اور یہ دنیا و آخرت میں بندے کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔

**(4) شہید پر رشک کرنا چاہیے:** اس دارِ فانی سے ہر انسان کو کوچ کرنا ہے، بعض لوگوں کی موت تو بڑی عِبرت ناک ہوا کرتی ہے، کچھ لوگ گناہ کرتے ہوئے موت کے گھاٹ اُتار دیئے جاتے ہیں مگر بعض خوش نصیب اس طرح سفرِ آخرت پر روانہ ہوتے



www.dawateislami.net

ہیں کہ ہر ایک حَسرت کرتا ہے کہ کاش! مجھے بھی اسی طرح موت آئے، شہادت کی موت بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ایسی عطا ہے جس کی ہر مسلمان تمنا کرتا ہے اور شہید کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جو اعلیٰ مقام حاصل ہے اس کے پیشِ نظر ہر مسلمان کو شہید پر رشک کرنا چاہیے۔

## رشک کرنے کا جذبہ حاصل کرنے کے تین (3) طریقے:

**(1) رشک کرنے کے ثواب پر غور کیجئے:** دینی اُمور میں رشک کرنے کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے رشک کے اجر پر غور کرنا چاہیے کیونکہ بندہ جس نیک عمل پر سچے دل سے رشک کرتا ہے اسے اس پر ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ مثلاً: کسی کو حج پر جاتے ہوئے دیکھ کر رشک کرنا کہ مجھے بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اتنا مال عطا فرمادے کہ میں بھی اس مسلمان بھائی کی طرح حج کرسکوں یا کسی غریب مسلمان کا کسی کو خیرات کرتا دیکھ کر رشک کرنا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی مال عطا فرمادے تاکہ میں بھی اس مسلمان کی طرح راہ خُدا میں خرچ کرسکوں، اسی طرح ہر نیک کام پر رشک کرکے بندہ اپنے آپ کو اس کے ثواب کا مُستَحِق بنا سکتا ہے۔ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''ایک شخص وہ ہے جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مال اور علم عطا فرمایا اور وہ اس میں اپنے ربّ سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں **اللہ** تعالیٰ کے حق کو جانتا ہے، یہ شخص سب سے افضل مَرتبہ میں ہے اور دوسرا شخص وہ ہے جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے علم دیا، مال نہیں دیا، یہ شخص سچی نیت کے ساتھ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں کی طرح عمل کرتا پس یہ اس کی نیت ہے اور ان دونوں کا ثواب برابر ہے۔''[1]

**(2) اس بات پر غور کیجئے کہ رشک حَسَد سے بچاتا ہے:** یہ ایک فطری بات ہے کہ انسان

---

1 ......ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر، ۴/۱۴۶، حدیث: ۲۳۳۲۔



www.dawateislami.net

جب کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھتا ہے تو اس کے دل میں بھی اس کے حُصُول کی خواہش پیدا ہوتی ہے اگر انسان دوسروں کو ملنے والی نعمتوں پر رشک نہیں کرے گا تو ممکن ہے کہ وہ حَسَد میں مبتلا ہو جائے اور حَسَد بہت بڑا گناہ ہے۔ رشک، حَسَد سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ حضرت سَیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''رشک ایمان سے ہے اور حَسَد نِفاق سے، مؤمن رشک کرتا ہے حَسَد نہیں کرتا اور منافق حَسَد کرتا ہے رشک نہیں کرتا۔''(1)

**(3) رشک کرنے کے سبب نیک اَعمال میں رغبت:** انسان کسی چیز پر اسی حال میں رشک کرتا ہے جبکہ اس کے دل میں اس چیز کی اہمیت اور طلب ہوتی ہے اور انسان کے دل میں جس چیز کی اہمیت و طلب نہیں ہوتی وہ اس پر رشک بھی نہیں کرتا تو بندہ اپنے دل میں کسی کی اچھائی پر اسی صورت میں رشک کرے گا جبکہ اس کے دل میں اس اچھائی کی طلب ہوگی اور جب نیکی کی طلب ہوگی تو یقیناً پھر وہ اس نیک کام کو کرنے کی بھی خوب کوشش کرے گا اور اس طرح وہ مختلف نیک اَعمال کی طرف راغب ہوگا لہٰذا دوسروں کے نیک اَعمال پر رشک کرنا چاہیے تاکہ خود بھی وہ نیکیاں کرنے کا جذبہ بندے میں پیدا ہو اور وہ زیادہ سے زیادہ نیک اَعمال کرنے کی کوشش کرتا رہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (36)... مَحَبَّتِ مُسلِم

### مَحَبَّتِ مُسلِم کی تعریف:

''کسی بندے سے صرف اس لیے محبت کرے کہ ربّ تعالٰی اس سے راضی ہو جائے،

1 ...... حلیۃ الاولیاء، الفضیل بن عیاض، ۸/ ۹۸، رقم: ۱۱۴۸۷۔



www.dawateislami.net

اس میں دنیاوی غرض ریا نہ ہو، اس محبت میں ماں باپ، اولاد، اہلِ قَرابت مسلمانوں سے محبت سب ہی داخل ہیں جب کہ رضائے الٰہی کے لیے ہوں۔''[1]

## آیتِ مبارکہ:

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ﴾ (پ ۴، آل عمران: ۱۰۳) ترجمۂ کنز الایمان: ''اور اللّٰہ کی رسّی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا (فرقوں میں بٹ نہ جانا) اور اللّٰہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم میں بیر تھا (دشمنی تھی) اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی ہو گئے۔''

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اس آیت مبارکہ میں ''اِخْوَانًا یعنی بھائی ہونے'' سے مراد الفت و محبت قائم ہونا ہے۔[2]

## (حدیثِ مبارکہ) محبت رکھنے والوں کا انعام:

(1) حضور نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: میرے جلال کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے کہاں ہیں؟ آج کے دن میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا جبکہ میرے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔''[3] (2) حضور نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں

1 ...... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۸۴۔

2 ...... احیاء العلوم، ۲/ ۵۷۱۔

3 ...... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فی فضل الحب فی اللّٰہ ۔۔۔ الخ، ص ۱۳۸۸، حدیث: ۲۵۶۶۔



www.dawateislami.net

کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''میرے جَلال کی خاطِر آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے قیامت کے دن نور کے ایسے مِنبر ہوں گے کہ انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) اور شُہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔''[1]

## مَحَبَّتِ مُسْلِم کا حکم:

رضائے الٰہی کی خاطر کسی سے محبت کرنا اور دِین کے خاطِر بھائی چارہ قائم کرنا افضل ترین نیکی اور اچھی عادت ہے۔ البتہ اس کی کچھ شرائِط ہیں جن کی رعایت کرنے سے آپس میں دوستی رکھنے والے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر محبت کرنے والوں میں شمار ہوتے ہیں۔ نیز ان شرائِط کی رعایت کرنے سے بھائی چارہ کُدُورتوں کی آمیزش اور شیطانی وسوسوں سے پاک وصاف رہتا ہے جبکہ اس کے سبب انسان کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل ہوتا ہے اور ان پر مُحافَظت کرنے سے اسے بلند اور اعلیٰ درجات حاصِل ہوتے ہیں۔[2] اللّٰہ کے واسطے کسی سے محبت کرنا بہترین نیکی ہے اور ایسی محبت اللّٰہ تعالیٰ کی محبت کا ذریعہ ہے۔[3]

## حکایت 38: اللّٰہ کے لیے بھائی سے مَحَبَّت کا صِلہ:

حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ایک شخص اپنے ایک مسلمان بھائی سے ملاقات کے لیے دوسری بستی کی طرف چلا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ مُقَرَّر فرما دیا جب وہ اس کے پاس پہنچا تو فرشتے نے پوچھا: کہاں کا اِرادہ ہے؟ اس نے کہا: اس بستی میں میرا ایک دینی بھائی ہے اس کے پاس جا رہا ہوں۔

1 ......ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الحب فی اللہ، ۴/ ۱۷۴، حدیث: ۲۳۹۷۔
2 ......احیاء العلوم، ۲/ ۵۶۸۔
3 ......مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۸۸ ملخصًا۔



www.dawateislami.net

فرشتے نے کہا: کیا تجھ پر اس کا کوئی اِحسان ہے جس کا بدلہ دینے جارہے ہو۔ اس نے کہا: نہیں، بلکہ میں اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے محبت کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: ''بے شک! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے تیرے لیے یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تو اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے محبت کرتا ہے ایسے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی تجھ سے محبت فرماتا ہے۔''(1)

## مَحَبَّتِ مُسْلِم کا جذبہ پیدا کرنے کے چار(4) طریقے:

(1) مسلمانوں سے محبت کے فضائل پر غور کیجئے: مسلمانوں سے محبت کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے مَحَبَّتِ مُسْلِم کے فضائل پر غور کرنا چاہیے کیونکہ جب انسان کو کسی عمل کی فضیلت معلوم ہوتی ہے تو اس کا دل اس عمل کی طرف مائل ہوتا ہے اور وہ عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے لہٰذا اپنے دل میں مسلمانوں کی محبت پیدا کرنے کے لیے اس کے فضائل پر غور کیجئے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابُو اِدرِیس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے حضرت سَیِّدُنا مُعاذ بِن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں۔'' حضرت سَیِّدُنا مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''تمہیں مبارک ہو، میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا کہ ''قیامت کے دن بعض لوگوں کے لیے عرش کے گرد کرسیاں نصب کی جائیں گی، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوں گے، لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے جبکہ انہیں کوئی گھبراہٹ نہ ہوگی، لوگ خوفزدہ ہوں گے انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست ہیں جن پر نہ کوئی اندیشہ ہے نہ کچھ غم۔'' عرض کی گئی: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا:

(1) ...... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب فی فضل الحب فی اللہ، ص ۱۳۸۸، حدیث: ۲۵۶۷۔



www.dawateislami.net

"اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والے۔"(1)

**(2) سلام و مُصافَحہ کی عادت بنائیے:** سلام و مُصافَحہ کرنا حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایسی پیاری سنت ہے کہ جس پر عمل کرنے سے مُعاشرے میں محبت بڑھتی ہے اور دل ایک دوسرے کے قریب ہوجاتے ہیں، حدیثِ پاک میں بھی سلام کو محبت پیدا کرنے کا سبب بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: "تم جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوسکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ اور تم (کامل) مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟" پھر ارشاد فرمایا: "آپس میں سلام کو عام کرو۔"(2)

**(3) حُسنِ اَخلاق اپنائیے:** حُسنِ اَخلاق کے سبب باہم اُلفت و محبت اور مُوافَقَت پیدا ہوتی ہے جبکہ بداَخلاقی کے سبب آپس میں بُغض و کینہ، حَسَد اور جُدائی پیدا ہوتی ہے۔ حُسنِ اَخلاق کی صِفَت سے مُتَّصِف شخص سے ہر ایک میل میلاپ رکھنا پسند کرتا ہے جبکہ بداَخلاق سے ہر کوئی کنارہ کشی اختیار کرتا ہے اگر بندہ حُسنِ اَخلاق کا دامن چھوڑ دے اور بداَخلاقی سے پیش آئے تو اپنے بھی دُوری اختیار کرلیتے ہیں لہٰذا مسلمانوں سے محبت کا رشتہ قائم رکھنے کے لیے حُسنِ اَخلاق کا مُظاہرہ کرنا بہت ضروری ہے۔

**(4) مسلمانوں سے کینہ رکھنے کی وعیدوں پر غور کیجئے:** اپنے دل کو مسلمانوں کی محبت کا گلشن بنانے کے لیے مسلمانوں سے بُغض و کینہ رکھنے کی وعیدوں پر غور کرنا چاہیے کیونکہ

---

1 ...... قوت القلوب، ۲/ ۳۶۴۔

2 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان انه لا يدخل الجنة الا المؤمنون ۔۔۔ الخ، ص ۴۷، حدیث: ۵۴۔



www.dawateislami.net

جب دل میں کینہ ہوتا ہے تو انسان حَسَد، غیبت اور بُہتان تراشی جیسے کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوجاتا ہے لہٰذا جب اِنسان کی نظر میں کِینہ پَروری کی وعیدیں ہوں گی تو وہ اپنے دل کو بُغض وکینہ سے پاک رکھنے کی کوشش کرے گا اور جب دل بُغض سے پاک ہوگا تو یقینی طور پر دل میں مسلمانوں کی محبت گھر کرے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (37)...اللہ کی خُفیَہ تَدبِیر سے ڈَرنا

### اللہ کی خفیہ تدبیر سے ڈرنے کی تعریف:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پوشیدہ اَفعال سے واقع ہونے والے بعض اَفعال کو اس کی خفیہ تدبیر کہتے ہیں اور اس سے ڈرنا اللہ کی خفیہ تدبیر سے ڈرنا کہلاتا ہے۔(1)

### آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ ﴾ (پ۹، الاعراف: ۹۹) ترجمۂ کنز الایمان: ''کیا اللہ کی خَفی تدبیر سے نڈر ہیں تو اللہ کی خَفی تدبیر سے نڈر نہیں ہوتے مگر تباہی والے۔''

صدرُ الافاضل حضرتِ عَلَّامہ مولانا سَیِّد محمد نَعِیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''اور اس کے مُخلِص بندے اس کا خوف رکھتے ہیں۔ رَبیع بِن خُثَیم کی صاحبزادی نے ان سے کہا: کیا سبب ہے میں دیکھتی ہوں سب لوگ سوتے ہیں اور آپ نہیں سوتے ہیں؟ فرمایا: ''اے نُورِ نظر! تیرا باپ شب کو سونے سے ڈرتا ہے

1 ......احیاء العلوم، ۴ / ۵۰۴، ۵۰۵ ماخوذا۔


www.dawateislami.net

یعنی یہ کہ غافل ہو کر سوجانا کہیں سببِ عذاب نہ ہو۔''(1)

## (حدیثِ مبارکہ) گناہ پر قائم رہنے والے کے بارے میں خُفیہ تدبیر:

حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس کی خواہش کے مطابق عطا فرماتا ہے حالانکہ وہ اپنے گناہ پر قائم ہے تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ڈھیل ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُکِّرُوۡا بِهٖ فَتَحۡنَا عَلَیۡهِمۡ اَبۡوَابَ کُلِّ شَیۡءٍ ؕ حَتّٰۤی اِذَا فَرِحُوۡا بِمَاۤ اُوۡتُوۡۤا اَخَذۡنٰهُمۡ بَغۡتَةً فَاِذَا هُمۡ مُّبۡلِسُوۡنَ ﴿۴۴﴾﴾ (پ۷، الانعام: ۴۴)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب انہوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں اُن کو کی گئیں تھیں ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو انہیں ملا تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا اب وہ آس ٹوٹے رہ گئے۔(2)

## اللہ کی خفیہ تدبیر سے ڈرنے کا حکم:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر بھروسہ کرتے ہوئے گناہوں میں مُستَغرَق ہوجانا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہونا کبیرہ گناہ ہے۔''(3) لہٰذا ہر مسلمان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر سے ڈرنا واجب ہے۔

## حکایت 39: اللہ کی خُفیہ تدبیر سے پناہ:

حضرتِ سَیِّدُنَا قاسم بن محمد بن ابوبکر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر سے مَنقول ہے کہ جنگِ قادسیہ

---

1 ......خزائن العرفان، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۹۹۔

2 ......معجم اوسط، ۶/۴۲۲، حدیث: ۹۲۷۲۔

3 ......الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ التاسعۃ والثلاثون، ۱/۱۸۵۔



www.dawateislami.net

کے بعد حضرتِ سَیِّدُنا سَعد بن اَبی وَقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے امیرُ المؤمنین، خلیفۃُ المُسلِمِین حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن خَطَّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف کِسریٰ (یعنی ایران کے بادشاہ) کی تلوار، قمیص، تاج، پٹکا اور دیگر اشیاء بھیجیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کی طرف دیکھا تو ان میں حضرتِ سَیِّدُنا سُراقَہ بن مالِک بن جُعْشُم مُدلِجی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی موجود تھے، وہ بہت طاقتور اور طویلُ القامت تھے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ''اے سُراقَہ! اٹھو اور یہ لباس پہن کر دکھاؤ۔'' حضرتِ سَیِّدُنا سُراقَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں پہلے ہی خواہش تھی۔ چنانچہ میں کھڑا ہوا اور شاہِ ایران کا لباس پہن لیا۔ امیرالمؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ''اب دوسری جانب منہ کرو۔'' میں نے ایسا ہی کیا۔ فرمایا: ''اب میری طرف منہ کرو۔'' میں آپ کی طرف مُڑ گیا تو فرمایا: ''واہ بھئی واہ! قبیلہ مُدلج کے اس جوان کی کیا شان ہے! دیکھو تو سہی، شاہِ ایران کا لباس پہن کر، اس کی تلوار گلے میں لٹکا کر کیسا لگ رہا ہے! اے سُراقَہ! اب جس دن تو نے شاہِ ایران کا لباس پہنا وہ دن تیرے لیے اور تیری قوم کے لیے شَرَف والا تصور کیا جائے گا، اچھا! اب یہ لباس اُتار دو۔'' پھر امیرالمؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اس طرح عرض گزار ہوئے: ''اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تُو نے اپنے نبی ورسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس (دُنیوی مال) سے منع فرمایا، حالانکہ وہ تیری بارگاہ میں مجھ سے کہیں زیادہ محبوب ہیں اور مجھ سے بہت زیادہ بلند و بالا ہیں۔ پھر تُو نے امیر المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بھی اس (مال) سے منع فرمایا، حالانکہ وہ تیری بارگاہ میں مجھ سے زیادہ بلند مرتبے والے ہیں۔ پھر تُو نے مجھے مال عطا فرمادیا۔ اے


www.dawateislami.net

میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اگر تیری طرف سے یہ خفیہ تدبیر ہے تو میں اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' یہ کہہ کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُالرَّحمٰن بِن عَوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ''شام سے قبل اس تمام مال کو غُرَباء میں تقسیم کردو۔''(1)

## اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرنے کا ذہن بنانے کے چھ (6) طریقے:

**(1) انبیاء واولیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اَحوال پر غور کرنا چاہیے:** اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے انبیاء کرام عَلَیْہِ السَّلَام، فرشتے اور اولیاء کرام بھی خوف زدہ رہتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی اور فرشتے معصوم ہیں، ان سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ممکن نہیں جبکہ ہم سراپا خطا ہیں، ہمارے جسم کا ہر ذرہ گناہوں سے آلودہ ہے، ہماری زندگی کا بہت بڑا حِصّہ غَفلت میں گزر رہا ہے جبکہ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام اور فرشتوں کا ہر لمحہ خدا کی بندگی میں بَسر ہوتا ہے مگر پھر بھی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے غافل نہ ہوں اور ہم ہر وقت ربّ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی اور سرکشی میں مُنْہَمِک ہونے کے باوجود اپنے بارے میں مُطْمَئِن رہیں، بِلاشُبہ یہ ہمارے لیے نہایت خطرے کی بات ہے، ہمیں ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ چنانچہ مَنقُول ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت سَیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے رو رہے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی کہ تم دونوں کیوں رو رہے ہو حالانکہ میں تمہیں امان دے چکا ہوں؟ عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری خفیہ تدبیر سے کون بے خوف ہوسکتا ہے؟''(2)

---

1 ......عیون الحکایات، حصہ دوم، ص ۷۳۔

2 ......احیاء العلوم، ۴/ ۵۰۳۔



www.dawateislami.net

**(2) بُرے خاتمے کا خوف کیجئے:** ہر مسلمان کو بُرے خاتمے سے ڈرنا چاہیے کہ بُرے خاتمے کا خوف دل میں بٹھانے سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کا خوف بھی دل میں بیٹھ جائے گا اورکوئی بھی اپنی موت کے معاملے میں کیسے مُطمئن ہوسکتا ہے؟ کیونکہ کوئی شخص اس بات سے واقِف نہیں کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا کُفر پر اور انسان کی پوری زندگی کا دارومدار خاتمے پر ہی ہے اسی لیے اگر کوئی شخص ساری زندگی کُفر پر رہا مگر موت سے چند لمحے پہلے اسے ایمان کی دولت نصیب ہوگئی تو وہ بامُراد و کامیاب ہوگیا اور جو شخص ساری زندگی اسلام پر رہا اور خوب عبادت و ریاضت کرتا رہا لیکن مَرنے سے کچھ دیر قبل **مَعَاذَ اللہ** کافر و مُرتَد ہوگیا تو ایسا شخص تباہ و برباد اور ہمیشہ کے لیے نارِ جہنم کا مُستَحِق ہے، بُرے خاتمے کا مُعَامَلَہ تو اتنا نازُک ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے معصوم نبی بھی اس سے خوف زدہ رہتے تھے اگرچہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے اُن کا ایمان محفوظ تھا مگر پھر بھی وہ اس بارے میں بے حد مُتفکِّر رہا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنَا سَہل بِن عبد اللہ تُستَرِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خواب میں خود کو میں نے جنت میں پایا، جہاں میں نے 300 انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے ملاقات کی اور ان سب سے یہ سوال کیا کہ آپ حضرات دنیا میں سب سے زیادہ کس چیز سے خوف زدہ تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ''بُرے خاتمے سے۔''(1)

**(3) گزشتہ لوگوں کے واقعات پر غور کیجئے:** **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے متعلق بہت سے واقعات اِسلامی کتب میں بیان کیے گئے ہیں جن میں ایسے لوگوں کا تذکرہ ہے کہ جنہوں اپنی ساری زندگی عبادت و ریاضت میں گزاری مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے کسی خاص گناہ کے

(1)......احیاء العلوم، ۴/ ۵۲۵۔



www.dawateislami.net

سبب اُن کی گرفت فرمالی اور اُن کا بہت بھیانک انجام ہوا۔خود اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم میں بَلْعَم بِن بَاعُوراء کے بارے میں بیان فرمایا ہے، یہ بہت عابِد وزاہد اور مُستَجَابُ الدَّعْوات تھا مگر جب اس نے اپنی قوم کے کہنے پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے بَددُعا کی تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے ایمان ومَعرِفَت کی دولت چھین لی اور یہ کُفر پر مَرا۔اسی طرح اور بھی بہت سے واقعات ہیں جن کا مُطَالَعَہ کرنے سے بندے کے دل میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کا خوف پیدا ہوتا ہے۔

**(4) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی پر غور کیجئے:** انسان اپنے عمل سے اللّٰہ تعالٰی کی ذات کو نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات بے نیاز ہے، اس کے حکم میں کوئی دخل اندازی نہیں کرسکتا، وہ جس کی پکڑ کرنا چاہے اُسے کوئی چُھڑا نہیں سکتا، بندہ چاہے جتنے نیک اعمال کرلے مگر اس کی بخشش یقینی نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کسی بھی خطا پر بندے کی گرفت فرما سکتا ہے، وہ ظلم سے پاک ہے اور اس کا ہر فیصلہ عَدل پر مبنی ہے، انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے نیک اعمال پر بھروسہ نہ کرے بلکہ ہر وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی کو مدنظر رکھے اور اس کی خفیہ تدبیر سے ڈرتا رہے اور اپنی عبادت وریاضت پر ناز نہ کرے، شیطان نے ہزاروں سال عبادت کی مگر اسے تکبر نے آلیا اور وہ ہمیشہ کے لیے مَردود ہوگیا۔

**(5) اپنی نعمتوں پر غور کیجئے:** جس شخص پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا میں مال ودولت، روزی میں کثرت، فرمانبردار اولاد کی نعمت، اچھی صِحت، عُہدہ وَزارت یا صَدارت یا حکومت وغیرہ کے ذریعے فَراخی فرمائی ہے اسے یہ سوچنا چاہیے کہ کہیں یہ آسائشیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر تو نہیں کہ مجھے دنیا میں یہ نعمتیں عطا کردی گئی ہیں اور آخرت میں مجھے ان نعمتوں سے


www.dawateislami.net

محروم کردیا جائے گا یا یہ نعمتیں میرے لیے غرور وتکبر، سرکشی، غفلت اور مختلف گناہوں کا سبب تو نہیں جن میں مشغول ہو کر میں اپنی آخرت خراب کردوں، اس طرح اپنی نعمتوں کے بارے میں غور وفکر کرنے سے بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرنے کا ذہن بنے گا۔

حضرت سَیِّدُنَا حَسَنْ بَصرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ جس پر وُسعت فرمائے اور وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر ہے تو وہ بالکل بے عقل ہے۔''(1)

**(6) اپنی آزمائشوں پر غور کیجئے:** شیخ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت عَلَّامَہ مَولَانَا اَبُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ''سرمایہ داروں وغیرہ کے ساتھ ساتھ ناداروں، بیماروں اور مصیبت کے ماروں کو بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے ڈرنا لازمی ہے کہ ہوسکتا ہے ان آفتوں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا گیا ہو اور ناجائز گلہ شِکوہ، غیر شرعی بے صبری اور غُربَت و مُصِیبت کو حرام ذرائع کے ذریعے ختم کرنے کی کوششیں آخرت کی تباہی کا سبب بن جائیں۔''(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (38)...اِحْتِرامِ مُسْلِم

### اِحْتِرامِ مُسْلِم کی تعریف:

مسلمان کی عِزَّت وحُرمَت کا پاس رکھنا اور اسے ہر طرح کے نقصان سے بچانے کی کوشش کرنا اِحترامِ مُسلِم کہلاتا ہے۔

1 ......الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ التاسعۃ والثلاثون، ۱/ ۱۸۵۔
2 ......فیضان سنت، پیٹ کا قفل مدینہ، ص ۶۸۳۔



www.dawateislami.net

## آیتِ مبارکہ:

(1) ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ ﴾ (پ۵، النساء:۳۶) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے۔''

(2) فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ ﴾ (پ۱۳، الرعد: ۲۱) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور وہ کہ جوڑتے ہیں اُسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا۔''

صَدرُ الاَفاضِل حضرتِ عَلّامہ مولانا سید محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْهِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْهَادِی مذکورہ آیت کے تحت فرماتے ہیں: ''یعنی اللہ کی تمام کتابوں اور اس کے کل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کو مان کر بعض سے مُنکِر ہو کر ان میں تفریق (جُدائی) نہیں کرتے یا یہ معنی ہیں کہ حُقُوقِ قَرابَت کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ قطع نہیں کرتے۔ اسی میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم کی قَرابَتیں اور ایمانی قرابتیں بھی داخل ہیں، ساداتِ کرام کا احترام اور مسلمانوں کے ساتھ مُوَدَّت (پیار و محبت) و اِحْسان اور اُن کی مدد اور ان کی طرف سے مُدافَعت (دفاع) اور ان کے ساتھ شفقت اور سلام و دُعا اور مُسلمان مَریضوں کی عیادت اور اپنے دوستوں، خادموں، ہمسایوں، سفر کے ساتھیوں کے حُقُوق کی رعایت بھی اس میں داخل ہے اور شریعت میں اس کا لحاظ رکھنے کی بہت تاکیدیں آئی ہیں، بکثرت



www.dawateislami.net

احادیثِ صحیحہ اس باب میں وارد ہیں۔"(1)

## (حدیثِ مبارکہ) اِحترامِ مسلم کی ترغیب:

ایک مرتبہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: "جانتے ہو مسلمان کون ہے؟" صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔" تو ارشاد فرمایا: "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔" صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: "مؤمن کون ہے؟" ارشاد فرمایا: "مؤمن وہ ہے کہ جس سے دوسرے مؤمن اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ سمجھیں۔"(2)

## اِحترامِ مُسلِم کا حکم:

اِحترامِ مُسلِم کا تقاضا یہ ہے کہ ہر حال میں ہر مسلمان کے تمام حقوق کا لحاظ رکھا جائے اور بلا اجازتِ شرعی کسی بھی مسلمان کی دِل شکنی نہ کی جائے۔ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بھی کسی مسلمان کا دل نہ دُکھایا، نہ کسی پر طنز کیا، نہ کسی کا مذاق اڑایا، نہ کسی کو دُھتکارا، نہ کبھی کسی کی بے عزتی کی بلکہ ہر ایک کو سینے سے لگایا۔(3)

## حکایت 40 اِحترامِ مُسلِم کا عظیم جذبہ:

حضرت سَیِّدُنا شیخ ابو عبد اللّٰہ خَیَّاط رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دُکان پر بیٹھ کر کپڑے سلائی کرتے تھے، ایک آتِش پرست (آگ کی پوجا کرنے والا) آپ سے کپڑے سِلواتا اور ہر

---

1 ......خزائن العرفان، پ ۱۳، الرعد، تحت الآیۃ: ۲۱۔

2 ......مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۶۵۴، حدیث: ۶۹۴۲۔

3 ......احترام مسلم، ص ۲۶۔



www.dawateislami.net

بار اُجرت میں کھوٹے سِکے دے جاتا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموشی سے رکھ لیتے اور کھوٹے سِکّوں کے مُتَعَلِّق کچھ کہتے نہ ہی واپس لوٹاتے۔ ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی کام سے کہیں چلے گئے آپ کی غیر موجودگی میں وہ آتش پرست آیا، آپ کو نہ پا کر شاگرد کو کھوٹے سکے دے کر اپنا کپڑا مانگا۔ شاگرد نے کھوٹے سکے دیکھے تو لینے سے انکار کردیا۔ آپ واپس تشریف لائے تو شاگرد نے سارا ماجرا بیان کیا۔ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''تم نے بُرا کیا، یہ آتش پرست کئی سال سے مجھے کھوٹے سکے ہی دیتا آرہا ہے، میں اس نیت سے لے کر رکھ لیتا اور کنویں میں ڈال دیتا ہوں کہ کہیں وہ ان سے دوسرے مسلمانوں کو دھوکا نہ دے۔''(1)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اِحترامِ مسلم بجالانے کے لیے مسلمانوں کے حقوق کی ادائیگی بہت ضروری ہے، مسلمانوں کے بعض حُقُوق ایسے ہیں جو ہر مسلمان سے تعلق رکھتے ہیں یعنی چاہے گھر والے ہوں، رشتہ دار ہوں، والدین ہوں یا دوست احباب ہوں، ان کا تعلق ہر مسلمان سے ہے لہٰذا اِحترامِ مُسلِم کی ادائیگی کے لیے چند حقوق ملاحظہ کیجئے:

## مسلمانوں کے حقوق کی تفصیل:

(1) جو اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرے، جو اپنے لیے ناپسند کرے وہی اپنے بھائی کے لیے ناپسند کرے۔ (2) اپنے قول وفعل سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچائے۔ (3) ہر مسلمان کے ساتھ عاجزی سے پیش آئے اور کسی پر تکبر نہ کرے کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی متکبر اور اِترانے والے کو پسند نہیں فرماتا۔ (4) ایک دوسرے

1 ......احیاء العلوم، ۳/ ۲۱۸۔



www.dawateislami.net

کے خلاف باتیں نہ سنے اور نہ ہی کسی کی بات دوسروں تک پہنچائے۔(5) جس مسلمان کے ساتھ جان پہچان ہے اگر اس کے ساتھ ناراضی ہو جائے تو تین دن سے زیادہ بول چال ترک نہ کرے۔(6) جس قدر ممکن ہو ہر مسلمان کے ساتھ اچھا سلوک کرے خواہ وہ حُسنِ سُلوک کا مُستَحِق ہو یا نہ ہو۔(7) کسی مسلمان کے ہاں اجازت لیے بغیر داخل نہ ہو بلکہ تین بار اجازت طلب کرے اگر اجازت نہ ملے تو واپس لوٹ جائے۔(8) ہر ایک سے حُسنِ اَخلاق کے ساتھ پیش آئے اور ان کے مقام و مَرتبے کا خیال رکھتے ہوئے ان سے معاملات کرے کیونکہ اگر وہ جاہل کے ساتھ علمی، ان پڑھ کے ساتھ فِقہی اور کم پڑھے لکھے کے ساتھ فَصَاحَت و بَلاغَت سے بھرپور گفتگو کرے گا تو انہیں بھی تکلیف دے گا اور خود بھی تکلیف اُٹھائے گا۔(9) بڑوں کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آئے اور بچوں پر شَفقَت و مہربانی کا مُعَامَلہ کرے۔(10) تمام مخلوق کے ساتھ ہَشَّاش بَشَّاش نرم مِزاج رہے۔(11) کسی مسلمان کے ساتھ وعدہ کرے تو وفا کرے۔(12) لوگوں کے ساتھ اپنی طرف سے مُنصِفَانہ رَوَیّہ اپنائے اور انہیں وہ نہ دے جو خود نہیں لینا چاہتا۔(13) جس شخص کی ہیئت اور کپڑے اس کے بلند مرتبہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں اس شخص کی عزت و اکرام زیادہ کرے اور لوگوں کے ساتھ ان کے مقام و مَرتبہ کے مطابق پیش آئے۔ (14) جس قدر ممکن ہو مسلمانوں کے درمیان صلح کروائے۔(15) مسلمانوں کی پردہ پوشی کرے۔(16) تہمت کی جگہوں سے بچے تاکہ لوگوں کے دل اس کے بارے میں بدگمانی کا شکار نہ ہوں اور زبانیں اس کی غیبت کرنے سے محفوظ رہیں، کیونکہ جب لوگ اس کی غیبت کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کے مرتکب ہوں گے تو وہ اس نافرمانی کا سبب


www.dawateislami.net

ہونے کی وجہ سے اس میں شریک ہوگا۔(17) ہر حاجت مند مسلمان کی اپنی وجاہت کے باعث جائز سفارش کرے اور جس قدر ممکن ہو اس کی حاجت روائی کی کوشش کرے۔ (18) ہر مسلمان کے ساتھ بات کرنے سے پہلے سلام کرے اور سلام کے وقت مصافحہ کرے۔(19) جہاں تک ممکن ہو اپنے مسلمان بھائی کی عزت اور اس کے جان و مال کو دوسروں کے ظلم وستم سے محفوظ رکھے۔ اپنی زبان اور ہاتھ کے ذریعے اس کا دفاع کرے اور اس کی مدد کرے کیونکہ اسلامی بھائی چارہ اسی بات کا تقاضا کرتا ہے۔(20) مسلمان کی چھینک کا جواب دے۔(21) اگر کسی شریر سے سامنا ہو جائے تو تحمل مزاجی سے کام لے اور اس کے شر سے بچے۔(22) اغنیاء کے ساتھ میل جول سے اجتناب کرے، مساکین کے ساتھ میل رکھے اور یتیموں کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آئے۔(23) ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرے اور اس کے دل میں خوشی داخل کرنے کی کوشش کرے۔(24) مسلمان کی عیادت کرے۔(25) مسلمانوں کے جنازے میں شرکت کرے۔(26) قبورِ مُسلِمین کی زیارت کرے۔[1]

## احترامِ مُسلِم کا جذبہ پیدا کرنے کے چار(4) طریقے:

**(1) اِحترامِ مُسلِم کی فضیلت پر غور کیجئے:** مسلمانوں کی عزت وآبرو کی حفاظت کرنا اوران کا احترام کرنا بہت فضیلت کی بات ہے، ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ اسلامی رشتہ ہے جس کی وجہ سے اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا اکرام کرے اور اس کی عزت کی حفاظت کرے اور ہمیشہ اس کی بے حرمتی سے بچتا رہے اور اگر کوئی دوسرا شخص مسلمان کی

---

1 ......احیاء العلوم، ۲/ ۷۰۴ تا ۷۰۶ ملتقطا۔



www.dawateislami.net

بے عزتی کرے یا اُسے تکلیف پہنچائے تو مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرے اور اس کی عزت پامال نہ ہونے دے۔ چنانچہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کی اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس سے جہنم کا عذاب دور فرمادے گا۔'' اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۷﴾ (پ۲۱، الروم: ۴۷) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور ہمارے ذمۂ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا۔''[1]

**(2) مسلمان کی بے عزتی کرنے کی وعیدوں پر غور کیجئے:** مسلمان کی بے عزتی کرنا بہت بُرا فعل ہے اور اُس کی بہت مذمت بیان کی گئی ہے۔ بے عزتی کرنے کی مختلف صورتیں ہیں: مسلمان کا مذاق اُڑانا، گالی دینا، چُغلی لگانا، بُہتان تراشی کرنا، جہاں اس کی عزت کی جاتی ہو وہاں اسے ذلیل کرنا، غیبت کرنا یا اس کی غیبت ہو رہی ہو تو قدرت کے باوجود نہ روکنا بھی بے عزتی میں شامل ہے۔ اگر کسی مسلمان کو ذلیل و رُسوا کیا جا رہا ہو تو دوسرے مسلمان پر لازم ہے کہ اس کا دفاع کرے اگر قدرت کے باوجود اس کی حمایت نہیں کرے گا تو خود بھی گناہ گار ہوگا۔ (۱) حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سود 70 گناہوں کا مجموعہ ہے اور ان میں سب سے کم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے بدکاری کرے اور سود سے بڑھ کر گناہ مسلمان کی بے عزتی کرنا ہے۔''[2] (۲) فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ''جس کے سامنے اس کے مسلمان

---

1 ......الترغیب والترھیب، کتاب الادب وغیرہ، باب الترھیب من الغیبۃ۔۔۔الخ، ۳/۴۰۸، حدیث: ۴۳۷۱۔

2 ......موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت۔۔۔الخ، باب الغیبۃ وذمھا، ۷/۱۲۴، حدیث: ۱۷۳۔



www.dawateislami.net

بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد پر قادِر ہو اور مدد کرے، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرے گا اور اگر باوُجودِ قدرت اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسے پکڑے گا۔“[1]

**(3) حُقُوقُ العِباد ادا کرنے کا ذہن بنائیے:** حُقُوقُ العباد کی اسلام میں بڑی اہمیت ہے اور ان کی ادائیگی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اِحترامِ مُسلِم صحیح طور پر بجالانے کے لیے مسلمانوں کے حقوق کی ادائیگی بہت ضروری ہے اور ان حقوق میں والدین، بہن بھائی، رشتہ دار، پڑوسی، دوست احباب کے حقوق بھی شامل ہیں اگر بندہ ان تمام حقوق کو کامل طور پر ادا کرنے کا ذہن بنائے تو اس کے سبب اس کے دل میں اِحترامِ مُسلِم کا جذبہ بیدار ہوگا کیونکہ یہ ہی وہ تمام حقوق ہیں جن کو پورا کرنے سے اِحترامِ مُسلِم ادا ہوتا ہے۔

**(4) حُسنِ اَخلاق اپنائیے:** حُسنِ اَخلاق ایسی صفت ہے کہ جو اِحترامِ مُسلِم کی اصل ہے کیونکہ حُسنِ اخلاق اچھائیوں کی جامع ہے، حُسنِ اخلاق سے مُتَّصِف انسان ایثار، دل جوئی، سخاوت، بُردباری، تحمل مِزاجی، ہمدردی، اَخُوَّت ورَوَاداری جیسی اعلیٰ صفات سے مُتَّصِف ہوتا ہے اور یہ ہی وہ صفات ہیں جن سے انسان میں اِحترامِ مُسلِم کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (39)... مُخَالَفَتِ شیطَان

### مخالفتِ شیطان کی تعریف:

اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے شیطان سے دشمنی کرنا، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں شیطان

[1] ......مصنف عبد الرزاق، باب الاغتیاب والشتم، ۱۰/ ۱۸۸، حدیث: ۲۷۷۵۔



www.dawateislami.net

کی پیروی نہ کرنا اور صدقِ دِل سے ہمیشہ اپنے عقائد واَعمال کی شیطان سے حفاظت کرنا مخالفت شیطان ہے۔[1]

## آیتِ مبارکہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے:﴿ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ(۱۶۸) ﴾(پ۲، البقرۃ:۱۶۸) ترجمۂ کنزالایمان: ''اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کھلا دُشمن ہے۔'' ایک اور مقام پر فرمانِ باری تعالیٰ ہے:﴿ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّاؕ ﴾(پ۲۲، فاطر:۶) ترجمۂ کنزالایمان: ''بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو۔''

## (حدیثِ مبارکہ) شیطان کی مخالفت:

حضرت سَیِّدُنا عبداللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ہمیں سمجھانے کے لیے ایک لکیر کھینچی اور ارشاد فرمایا: ''یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا راستہ ہے، پھر اس لکیر کے دائیں بائیں مُتَعَدَّد لکیریں کھینچیں اور ارشاد فرمایا: ''یہ مختلف راستے ہیں، ان میں سے ہر ایک پر ایک شیطان ہے جو لوگوں کو اس پر چلنے کی دعوت دیتا ہے۔'' پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:﴿ وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُۚ وَ لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ ﴾(پ۸، الانعام:۱۵۳) ترجمۂ کنز الایمان: اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور، اور راہیں نہ چلو۔[2]

---

1 ...... مکاشفۃ القلوب، ص۱۱۰ ماخوذاً۔

2 ...... سنن کبری للنسائی، کتاب التفسیر، باب سورۃ الانعام، ۶/۳۴۳، حدیث: ۱۱۱۷۴۔



www.dawateislami.net

## مخالفتِ شیطان کا حکم:

علامہ عبدالرحمٰن بِن علی جوزی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''شیطان مَردود کی مخالفت اللہ تعالٰی کے عذاب سے بچادیتی ہے اور اللہ تعالٰی کے اولیاء کے ساتھ جنت میں اعلٰی مقام عطا کردیتی ہے اوراس مقام پر پہنچادیتی ہے کہ تم ربُّ العالَمین کی زیارت کرسکو گے۔''(1)

## حکایت 41 موت کے وقت شیطان کی مخالفت:

زکریا نام کا ایک مشہور زاہد گزرا ہے، شدید بیماری کے بعد جب اس پر سکرات کا عالَم طاری ہوا تو اس کے دوست نے اسے کلمہ کی تلقین کی مگر اس نے منہ دوسری طرف پھیر لیا، دوست نے دوسری مرتبہ تلقین کی لیکن اس نے اِدھر سے اُدھر منہ پھیر لیا، جب اس نے تیسری مرتبہ تلقین کی تو اس زاہد نے کہا: ''میں نہیں کہتا۔'' دوست یہ سنتے ہی بیہوش ہوگیا، کچھ دیر بعد جب زاہد کو کچھ افاقہ ہوا، اس نے آنکھیں کھولیں اور پوچھا: تم نے مجھ سے کچھ کہا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے تم کو کلمہ کی تلقین کی تھی مگر تم نے دو مرتبہ منہ پھیر لیا اور تیسری مرتبہ کہا: ''میں نہیں کہتا۔'' زاہد نے کہا: بات یہ ہے کہ میرے پاس شیطان پانی کا پیالہ لے کر آیا اور دائیں طرف کھڑا ہو کر مجھے وہ پانی دکھاتے ہوئے کہنے لگا تمہیں پانی کی ضرورت ہے؟ میں نے کہا: ہاں! کہنے لگا: کہو: ''عیسٰی (عَلَیْہِ السَّلَام) اللہ کے بیٹے ہیں۔'' میں نے منہ پھیر لیا تو دوسرے رخ کی طرف سے آکر کہنے لگا، میں نے منہ پھیر لیا، جب اس نے تیسری مرتبہ ''عیسٰی (عَلَیْہِ السَّلَام) اللہ کے بیٹے ہیں۔'' کہنے کو کہا تو میں نے کہا: ''میں نہیں کہتا۔'' اس پر وہ پانی کا پیالہ زمین پر پٹخ کر بھاگ گیا۔ میں نے تو یہ لفظ شیطان

1 ...... بستان الواعظین، مجلس فی الاستعاذۃ، ص ۲۷۔



www.dawateislami.net

سے کہے تھے، تم سے تو نہیں کہے تھے۔ پھر وہ کلمۂ شہادت کا ذکر کرنے لگا۔[1]

## شیطان کی مخالفت پر اُبھارنے کے چھ (6) طریقے:

**(1) شیطان کے مَقاصِد پر غور کیجئے:** شیطان کی مخالفت پر کَمَر بَستہ ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ہمیں اس کے مقاصد معلوم ہوں کیونکہ جب ہمیں اس کے ناپاک عزائم کا علم ہوگا تو ہمارے دل میں اس کے لیے نَفرت پیدا ہوگی اور اس کی مخالفت کا ذہن بنے گا۔ شیطان کے چند مَقاصِد ہیں: (۱) بندے سے اس کا ایمان چھیننا تاکہ وہ دائمی طور پر جہنم کا حقدار بن جائے، اگر ایمان نہ چھین سکے تو پھر اس کا مقصد ہوتا ہے کہ (۲) بندے کو فِسق و فُجُور میں مبتلا کرے، اگر یہ اپنے اس مقصد میں بھی کامیاب نہ ہو تو پھر اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ (۳) بندے کو نیک اعمال سے روکے تاکہ وہ اعلیٰ مرتبہ کو نہ پہنچ سکے۔ لہٰذا انسان کو شیطان کے مذموم مقاصِد اپنے ذہن میں رکھنے چاہئیں تاکہ دل میں اس کی مخالفت کا جذبہ پیدا ہو۔[2]

**(2) اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کیجئے:** شیطان اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دُشمن ہے اسی لیے وہ ہمارا بھی دُشمن ہے اور ہمیں اس کی مخالفت کرنی ہے، جب ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے محبت کریں گے تو اُن کی اطاعت کریں گے اور اُن کی اطاعت ہی شیطان کی مخالفت ہے۔

**(3) نیک لوگوں کی صُحبت اختیار کیجئے:** صحبت انسان کی زندگی پر بڑا گہرا اثر ڈالتی ہے اگر بندہ گناہوں میں مُنْہَمِک رہنے والے افراد کی صحبت میں بیٹھے گا تو اس کے لیے خود کو

---

1 ......مکاشفۃ القلوب، ص ۱۲۴۔

2 ......اصلاح اعمال، ۱/ ۱۹۷ ماخوذا۔



www.dawateislami.net

گناہوں سے بچانا اور اچھے اعمال کر کے شیطان کی مخالفت کرنا بہت دُشوار ہوگا لیکن اگر بندہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے گا تو اس کے لیے نیکیاں کرنا اور بُرائیوں سے بچ کر شیطان کی مخالفت کرنا آسان ہوگا۔ لہٰذا انسان کو چاہیے کہ بُرے لوگوں کی صحبت سے بچتا رہے اور ہمیشہ نیک پرہیزگار لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔

**(4) شیطان کے فریب کو جاننے کی کوشش کیجئے:** شیطان کی مخالفت کرنے کے لیے اس کے مکروفریب کو جاننا بہت ضروری ہے، بعض اوقات شیطان نیکی کی آڑ میں بُرائی کو پیش کرتا ہے کیونکہ جب وہ بظاہر بندے کو گناہ کی طرف بلانے پر قادر نہیں ہوتا تو گناہ کو نیکی کی صورت میں پیش کرتا ہے اور بندے کو گناہ میں مشغول ہونے کا علم ہی نہیں ہوتا۔ مثلاً عالم کو نصیحت کے پیرائے میں کہتا ہے: کیا تم خلقِ خدا کی طرف نظر نہیں کرتے کہ وہ جہالت کی وجہ سے تباہ ہوئے جا رہے ہیں اور غفلت کی وجہ سے ہلاکت کے قریب پہنچ گئے ہیں، کیا تم انہیں ہلاکت سے نہیں بچاؤ گے؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں علم، فصیح زبان اور بہترین انداز سے نوازا ہے تمہیں لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنی چاہیے، اِس طرح پہلے وہ بندے کو نیکی دعوت دینے پر راضی کرتا ہے پھر آہستہ آہستہ اس کے دل میں ریاکاری، خود پسندی، تکبر وغرور، حُبِّ جاہ اور دیگر باطنی بُرائیاں پیدا کر دیتا ہے اور اسے اس کا علم ہی نہیں ہوتا، بندہ اپنے گمان میں نیکی کر رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ گناہوں کے دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے، لہٰذا شیطان کی مخالفت کرنے کے لیے اس کے مکروفریب کا علم حاصل کرنا چاہیے تاکہ اس سے بچا جا سکے۔

**(5) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کیجئے:** شیطان کی مخالفت کرنے اور گناہوں سے بچنے کے لیے اس کے وَسوَسوں سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے اور شیطانی وسوسوں سے نجات کا بہترین


www.dawateislami.net

ذریعہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر ہے۔حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''شیطان اِبن آدم کے دل پر اپنی سُونڈ رکھے ہوئے ہوتا ہے اگر وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتا ہے اور اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو بُھول جائے تو فوراً اُس کے دل پر غالِب آجاتا ہے۔(1) حضرت سَیِّدُنا قَیس بِن حَجَّاج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے شیطان نے مجھ سے کہا: ''میں تم میں داخل ہوتے وقت فربہ اونٹنی کی مانند تھا اور اب چڑیا کی طرح ہوگیا ہوں۔'' میں نے پوچھا: ''ایسا کیوں؟'' اس نے کہا: ''تم ذِکرُ **اللہ** کے ذریعے مجھے پگھلاتے رہتے ہو۔''(2)

**(6) بُھوک سے کم کھایئے:** پیٹ بھر کر کھانا شیطان کی مخالفت میں رُکاوٹ بنتا ہے کیونکہ کھانا اگرچہ حلال اور شُبہ سے پاک ہو مگر اسے پیٹ بھر کر کھانے سے شہوات کو تقویت ملتی ہے اور شہوات شیطان کے ہتھیار ہیں۔مَنقول ہے کہ زیادہ کھانے میں چھ خرابیاں ہیں: (۱) دل سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خوف نکل جاتا ہے۔(۲) دل میں مخلوق کے لیے کچھ باقی نہیں رہتا کیونکہ وہ سبھی کو پیٹ بھرا گمان کرتا ہے۔(۳) عبادت بوجھ محسوس ہونے لگتی ہے۔(۴) عِلم وحِکمت کی بات سن کر دل میں رِقَّت پیدا نہیں ہوتی۔(۵) خود حِکمت ونصیحت کی بات کرتا ہے تو لوگوں کے دلوں پر اس کا اثر نہیں ہوتا اور (۶) اس کے سبب کئی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔(3)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

(1) ......موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب مکائد الشیطان، ۴/۵۳۶، حدیث: ۲۲۔

(2) ......احیاء العلوم، ۳/ ۹۵۔

(3) ......احیاء العلوم، ۳/ ۱۰۲۔



www.dawateislami.net

# تفصیلی فہرست


| مضامین | صفحہ |
|---|---|
| اِجمالی فہرست | 6 |
| المدينة العلمية | 7 |
| نجات دلانے والے اعمال (پیش لفظ) | 9 |
| 39نجات دلانے والے اعمال کی تعریفات | 12 |
| **(1)......نیت** | 19 |
| نیت کی تعریف | 19 |
| آیتِ مبارکہ | 19 |
| اَحادیثِ مبارکہ | 19 |
| نیت کے متفرق احکام | 20 |
| حکایت 1 اچھی نیت کی وجہ سے بخشش ہوگئی۔ | 22 |
| ’’عاملِ نیت‘‘ بننے کے آٹھ (8) طریقے | 22 |
| **(2)......اِخلاص** | 25 |
| اِخلاص کی تعریف | 25 |
| آیتِ مبارکہ | 26 |
| (حدیثِ مبارکہ) اِخلاص کے ساتھ تھوڑا عمل | 26 |
| بھی کافی | 26 |
| اِخلاص کا حکم | 26 |
| حکایت 2 اِخلاص کے ساتھ عبادت کرنے | 27 |
| والا غلام | 27 |
| اِخلاص پیدا کرنے کے گیارہ (11) طریقے | 29 |
| **(3)......شکر** | 34 |
| شکر کی تعریف | 34 |
| آیتِ مبارکہ | 34 |
| (حدیثِ مبارکہ) دنیا و آخرت کی بھلائیاں | 35 |
| شکر کے مختلف اَحکام | 35 |
| حکایت 3 معذوری میں بھی شکر ادا کرنے والا | 36 |
| نیک شخص | 36 |
| شکر کی عادت اپنانے کے سات (7) طریقے | 41 |
| **(4)......صبر** | 44 |
| صبر کی تعریف | 44 |
| آیتِ مبارکہ | 45 |
| (حدیثِ مبارکہ) صابر کے لیے اُخروی انعام | 45 |
| صبر کرنے کے مختلف اَحکام | 45 |
| حکایت 4 بچھو کے کاٹنے پر صبر | 47 |
| صبر کی عادت بنانے کے سات (7) طریقے | 47 |
| **(5)......حُسنِ اَخلاق** | 49 |
| حُسنِ اَخلاق کی ایک پہلو کے اعتبار سے تعریف | 49 |
| حُسنِ اَخلاق میں شامل نیک اَعمال | 50 |
| آیتِ مبارکہ | 50 |
| (حدیثِ مبارکہ) میزانِ عمل میں سب سے | 51 |
| وزنی شے | 51 |
| حُسنِ اَخلاق کا حکم | 51 |
| حکایت 5 نواسۂ رسول کا کمالِ حسنِ اَخلاق | 51 |
| حُسنِ اَخلاق اپنانے کے دس (10) طریقے | 53 |
| **(6)......مُحَاسَبَۂ نَفس** (فکرِ مدینہ) | 57 |
| محاسبۂ نفس کی تعریف | 57 |
| اَعمال سے قبل اور بعد محاسبہ کی نفیس وضاحت | 57 |
| محاسبۂ نفس، فکرِ مدینہ، دعوتِ اسلامی | 58 |
| آیتِ مبارکہ | 58 |
| (حدیثِ مبارکہ) سمجھدار کون؟ | 59 |
| محاسبۂ نفس کا حکم | 59 |
| حکایت 6 محاسبۂ نفس کرنے والا خوش نصیب | 59 |




www.dawateislami.net

| | |
|---|---|
| محاسبہ کرنے اور اس کا ذہن بنانے کے بارہ طریقے | 60 |
| **(7)......مُراقَبہ کرنا** | 66 |
| مراقبہ کی تعریف | 66 |
| آیتِ مبارکہ | 66 |
| (حدیثِ مبارکہ) مراقبہ کی مبارک تعلیم | 67 |
| مراقبہ کا حکم | 67 |
| حکایت 7: مراقبہ کرنے والا شاگرد | 68 |
| مراقبہ کرنے کے پانچ (5) طریقے | 69 |
| **(8)......مُجاہَدہ کرنا** | 70 |
| مجاہدہ کی تعریف | 70 |
| آیتِ مبارکہ | 70 |
| (حدیثِ مبارکہ) مجاہدہ نفس کرنے والے صحابی | 71 |
| مجاہدہ کا حکم | 72 |
| حکایت 8: سُستی دلانے پر نفس کو انوکھی سزا | 72 |
| مجاہدہ کرنے اور اس کا عادی بننے کے چھ طریقے | 73 |
| **(9)......قناعت** | 75 |
| قناعت کی تعریف | 75 |
| آیتِ مبارکہ | 76 |
| (حدیثِ مبارکہ) قناعت پسند رب کا محبوب ہے۔ | 76 |
| قناعت کا حکم | 76 |
| حکایت 9: روٹی کے ٹکڑے کے سبب قناعت اختیار کرلی۔ | 77 |
| قناعت کا ذہن بنانے اور اسے اختیار کرنے کے آٹھ (8) طریقے | 77 |
| **(10)......عاجزی وانکساری** | 81 |
| عاجزی وانکساری کی تعریف | 81 |
| آیتِ مبارکہ | 81 |
| (حدیثِ مبارکہ) عاجزی کرنے والے کے لیے بلندی | 82 |
| عاجزی وانکساری کا حکم | 82 |
| حکایت 10: سیدنا عمر بن عبد العزیز کی عاجزی وانکساری | 83 |
| عاجزی کا ذہن بنانے اور اپنانے کے گیارہ طریقے | 84 |
| **(11)......تَذکِرۂ موت** | 89 |
| تذکرۂ موت کی تعریف | 89 |
| آیتِ مبارکہ | 89 |
| (حدیثِ مبارکہ) لذتوں کو ختم کرنے والی موت کی یاد | 90 |
| تذکرۂ موت کا حکم | 90 |
| حکایت 11: موت کی یاد | 92 |
| تذکرۂ موت کا ذہن بنانے اور کرنے کے گیارہ (11) طریقے | 93 |
| **(12)......حُسنِ ظن** | 98 |
| حُسنِ ظن کی تعریف | 98 |
| آیتِ مبارکہ | 98 |
| (حدیثِ مبارکہ) مسلمان کے ساتھ حُسنِ ظن رکھنے کی حُرمت | 99 |
| حُسنِ ظن کا حکم | 99 |
| حکایت 12: حسنِ ظن کی برکت سے شفا مل گئی۔ | 100 |
| حُسنِ ظن کا ذہن بنانے اور حُسنِ ظن قائم کرنے کے نو (9) طریقے | 101 |
| **(13)......توبہ** | 105 |
| توبہ کی تعریف | 105 |
| آیتِ مبارکہ | 106 |
| (حدیثِ مبارکہ) توبہ کرنے والا ربّ تعالیٰ کو پسند ہے۔ | 106 |
| توبہ کا حکم | 106 |
| گناہوں سے توبہ کرنے کا طریقہ | 107 |
| حکایت 13: توبہ واستغفار ومجاہدہ کے سبب رُوح پرواز کرگئی۔ | 108 |




www.dawateislami.net

توبہ میں تاخیر کی سات وُجوہات اور ان کا حل 109
توبہ کرنے کا ذہن بنانے کے چھ(6) طریقے 112
توبہ پر استقامت پانے کے چھ(6) طریقے 114
گناہوں سے توبہ کرنے کا طریقہ 116
تجدیدِ ایمان کا طریقہ 119
توبہ کرنے کا ایک طریقہ 120
**(14)......صالِحِیْن سے محبت** 121
صالحین سے محبت کی تعریف 121
آیاتِ مبارکہ 121
اَحادیثِ مبارکہ 123
صالحین سے محبت کا حکم 123
حکایت 14 نیک لوگوں کی صحبت کے احوال 124
حکایت 15 سیدنا اُویس قرنی سے محبت اور 124
ان کی صحبت 124
صالحین سے محبت پیدا کرنے کے چار طریقے 127
**(15)......اللہ ورسول کی اِطاعت** 129
اللہ ورسول کی اطاعت کی تعریف 129
آیتِ مبارکہ 129
احادیثِ مبارکہ 129
اللہ ورسول کی اطاعت کا حکم 130
حکایت 16 ساری عمر اطاعت میں گزار دی مگر! 130
اطاعت کا جذبہ پیدا کرنے، اطاعت کرنے کے 131
نو(9) طریقے 131
**(16)......دل کی نرمی** 135
دل کی نرمی کی تعریف 135
آیتِ مبارکہ 135
(احادیثِ مبارکہ) نرم دل پاک دامن غَنی کی 135
فضیلت 135
دل کی نرمی کا حکم 136
حکایت 17 دُعا کی برکت سے دل کی سختی دُور 136
ہوگئی۔ 136
دل میں نرمی پیدا کرنے کے دس طریقے 137
**(17)......خلوت وگوشہ نشینی** 142
خلوت وگوشہ نشینی کی تعریف 142
آیتِ مبارکہ 143
(حدیثِ مبارکہ) خلوت وگوشہ نشینی ذریعۂ 144
نجات ہے۔ 144
خلوت وگوشہ نشینی کے اَحکام 144
حکایت 18 خلوت کے فوائد خلوت نشین 147
راہب کی زبانی 147
خلوت اِختیار کرنے کے نو(9) طریقے 150
**(18)......تَوَکُّل** 157
توکل کی تعریف 157
آیتِ مبارکہ 158
(حدیثِ مبارکہ) ربّ تعالیٰ پر کامل توکل کرنے 158
کا انعام 158
توکل کے اَحکام 158
حکایت 19 توکل بہترین چیز ہے۔ 160
توکل کا ذہن بنانے اور توکل پیدا کرنے کے 161
گیارہ(11) طریقے 161
**(19)......خشوع** 167
خُشوع کی تعریف 167
آیتِ مبارکہ 167
(حدیثِ مبارکہ) جس دل میں خُشوع نہ ہو اس 168
سے پناہ 168
خُشوع کا حکم 168
حکایت 20 ہر وقت خُشوع میں ڈوبے رہتے۔ 169
حکایت 21 نماز میں خُشوع وخُضوع 170
اَعمال میں خُشوع پیدا کرنے کے سات طریقے 170
**(20)......ذِکرُ اللہ** 173




www.dawateislami.net

| | |
|---|---|
| ذِکرُ اللّٰہ کی تعریف | 173 |
| ذِکرُ اللّٰہ کی مختلف اقسام | 173 |
| آیتِ مبارکہ | 175 |
| (حدیثِ مبارکہ) سب سے زیادہ محبوب عمل | 175 |
| ذِکرُ اللّٰہ کا حکم | 175 |
| حکایت 22: ایک یا اللّٰہ میں سو (100) لَبَّیْک | 176 |
| ذِکرُ اللّٰہ کا ذہن بنانے اور کرنے کے تیرہ | 177 |
| (13) طریقے | 177 |
| **(21)...... راہِ خُدا میں خرچ کرنا** | 183 |
| راہِ خدا میں خرچ کرنے کی تعریف | 183 |
| آیتِ مبارکہ | 183 |
| (حدیثِ مبارکہ) راہِ خدا میں خرچ کرنے والا | 184 |
| قابِلِ رشک ہے | 184 |
| راہِ خدا میں خرچ کرنے کا حکم | 184 |
| حکایت 23: سیدنا صدیقِ اکبر کا راہِ خدا میں | 184 |
| مال خرچ کرنا | 184 |
| راہِ خدا میں خرچ کا ذہن بنانے اور خرچ کرنے | 187 |
| کے چودہ (14) طریقے | 187 |
| **(22)...... اللّٰہ کی رضا پر راضی رہنا** | 193 |
| اللّٰہ کی رضا پر راضی رہنے کی تعریف | 193 |
| رضا سے متعلق مختلف صورتیں | 193 |
| آیتِ مبارکہ | 194 |
| (حدیثِ مبارکہ) رِضائے الٰہی پر راضی رہنے | 194 |
| والے مؤمن | 194 |
| اللّٰہ کی رضا پر راضی رہنے کا حکم | 195 |
| حکایت 24: صبر و رضا نے گرفتاری سے بچا لیا۔ | 195 |
| اللّٰہ کی رضا پر راضی رہنے کے نو (9) طریقے | 196 |
| **(23)...... خوفِ خدا** | 200 |
| خوفِ خدا کی تعریف | 200 |
| آیتِ مبارکہ | 200 |
| (حدیثِ مبارکہ) حکمت کی اصل خوفِ خدا ہے۔ | 201 |
| خوفِ خدا کا حکم | 201 |
| حکایت 25: خوفِ خدا کے سبب انتقال کرنے | 202 |
| والا جوان | 202 |
| خوفِ خدا پیدا کرنے کے آٹھ (8) طریقے | 203 |
| **(24)...... زُھد** (دنیا سے بے رغبتی) | 209 |
| زُہد کی تعریف | 209 |
| حقیقی زاہد کی تعریف | 209 |
| آیتِ مبارکہ | 211 |
| (حدیثِ مبارکہ) زُہد اختیار کرنے والے کی | 211 |
| فضیلت | 211 |
| زُہد کا حکم | 212 |
| حکایت 26: رسولِ خدا کا اختیاری زُہد | 213 |
| زُہد کا ذہن بنانے اور اختیار کرنے کے نو طریقے | 214 |
| **(25)...... اُمیدوں کی کمی** | 219 |
| اُمیدوں کی کمی کی تعریف | 219 |
| آیتِ مبارکہ | 219 |
| (حدیثِ مبارکہ) امیدوں میں کمی دخولِ جنت | 220 |
| کا سبب | 220 |
| امیدوں کی کمی کا حکم | 220 |
| حکایت 27: صحت دھوکے میں مبتلا نہ کرے۔ | 220 |
| امیدوں میں کمی کا ذہن بنانے اور کمی کرنے کے | 221 |
| نو (9) طریقے | 221 |
| **(26)...... صِدق** (سچ بولنا) | 227 |
| صدق کی تعریف | 227 |
| آیتِ مبارکہ | 227 |
| (حدیثِ مبارکہ) سچ جنت کی طرف لے جاتا ہے۔ | 227 |
| سچ بولنے کا حکم | 228 |
| حکایت 28: سچ بولنے کی برکت | 228 |
| سچ بولنے کا ذہن بنانے اور سچ بولنے کے نو | 229 |




www.dawateislami.net

| | |
|---|---|
| (9)طریقے | 229 |
| **(27)......ہمدردیٔ مسلم** | 233 |
| ہمدردیٔ مسلم کی تعریف | 233 |
| آیتِ مبارکہ | 234 |
| (حدیثِ مبارکہ) مصیبت زدہ سے غمخواری کی فضیلت | 235 |
| ہمدردیٔ مسلم کا حکم | 235 |
| حکایت 29: مفتی اعظم ہند اور دکھیاروں کی غمخواری | 235 |
| ہمدردی کا ذہن بنانے اور ہمدردی کی عادت اپنانے کے 7طریقے | 237 |
| **(28)......رَجا** (رحمتِ الٰہی سے اُمید) | 239 |
| رجا کی تعریف | 239 |
| حقیقی اُمید | 239 |
| رِجا کی اقسام اور اُن کے احکام | 240 |
| آیتِ مبارکہ | 240 |
| (حدیثِ مبارکہ) اچھا گمان رکھتے ہوئے مَرنا | 241 |
| رَجا کا حکم | 241 |
| حکایت 30: اچھی امید کے سبب مغفرت | 242 |
| رَجا (یعنی اچھی اُمید) کا ذہن بنانے اور اس کے حُصُول کے 5طریقے | 243 |
| **(29)......مَحبَّتِ اِلٰہی** | 246 |
| محبتِ الٰہی کی تعریف | 246 |
| آیتِ مبارکہ | 246 |
| (حدیثِ مبارکہ) ایمان کیا ہے؟ | 247 |
| محبتِ الٰہی کا حکم | 247 |
| حکایت 31: سیدنا معروف کرخی عَلَیْہِ الرَّحمَۃُ اور محبتِ الٰہی | 247 |
| محبتِ الٰہی پیدا کرنے کے نوطریقے اور اَسباب | 248 |
| **(30)......رِضائے اِلٰہی** | 250 |
| رضائے الٰہی کی تعریف | 250 |
| آیتِ مبارکہ | 250 |
| (حدیثِ مبارکہ) جنت میں بھی رضائے الٰہی کا سوال | 251 |
| رضائے الٰہی کا حکم | 251 |
| حکایت 32: رضائے الٰہی پر راضی | 252 |
| اپنے عمل میں رضائے الٰہی چاہنے کے چار طریقے | 252 |
| **(31)......شوقِ عِبادت** | 253 |
| شوقِ عبادت کی تعریف | 253 |
| آیتِ مبارکہ | 253 |
| (حدیثِ مبارکہ) اُمورِ دنیا ربّ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر | 254 |
| شوقِ عبادت پر تنبیہ | 254 |
| حکایت 33: عبادتِ الٰہی کے شوق میں تکلیف کا احساس نہ ہوا۔ | 254 |
| شوقِ عبادت کا ذہن بنانے اور شوق پیدا کرنے کے 7طریقے | 254 |
| **(32)......غِنا** (لوگوں سے بے نیازی) | 256 |
| غنا کی تعریف | 256 |
| آیتِ مبارکہ | 257 |
| (حدیثِ مبارکہ) مختصر سی نصیحت | 257 |
| غنا کے بارے میں تنبیہ | 257 |
| حکایت 34: قناعت اور استغناء کی دولت | 257 |
| غنا پیدا کرنے اور اس کا ذہن بنانے کے 8طریقے | 260 |
| **(33)......قبولِ حق** | 263 |
| قبولِ حق کی تعریف | 263 |
| آیتِ مبارکہ | 263 |
| (حدیثِ مبارکہ) قبولِ حق پر مجبور کرنا | 263 |
| قبولِ حق کے بارے میں تنبیہ | 263 |
| حکایت 35: قبولِ حق کی اعلیٰ ترین مثال | 264 |




www.dawateislami.net

| | |
|---|---|
| کاش! ہم سیرتِ فاروقی پر عمل کرنے والے بن | 265 |
| جائیں۔ | 265 |
| قبولِ حق کا ذہن بنانے اور اس کی رُکاوٹوں کو | 265 |
| دور کرنے کے 8 طریقے | 265 |
| **(34)......مال سے بے رغبتی** | 268 |
| مال سے بے رغبتی کی تعریف | 268 |
| مال سے بے رغبتی کا کمال درجہ | 268 |
| آیتِ مبارکہ | 268 |
| (حدیثِ مبارکہ) موت ناپسند کیوں؟ | 269 |
| مال سے بے رغبتی کے متعلق تنبیہ | 269 |
| حکایت 36: امین الامہ اور حضرت معاذ کی | 269 |
| مال سے بے رغبتی | 269 |
| مال سے بے رغبتی کا ذہن بنانے اور اسے اختیار | 271 |
| کرنے کے 9 طریقے | 271 |
| **(35)......غِبْطَه** (رشک) | 275 |
| غِبطہ کی تعریف | 275 |
| آیتِ مبارکہ | 275 |
| (حدیثِ مبارکہ) دو شخصوں پر رشک | 275 |
| غِبطہ (رشک) کا حکم | 276 |
| حکایت 37: صحابہ کرام علیہم الرضوان کا رشک | 277 |
| رشک کرنے کے چار مواقع | 277 |
| رشک کرنے کا جذبہ حاصل کرنے کے تین طریقے | 279 |
| **(36)......مَحَبَّتِ مُسْلِم** | 280 |
| محبتِ مسلم کی تعریف | 280 |
| آیتِ مبارکہ | 281 |
| (حدیثِ مبارکہ) محبت رکھنے والوں کا انعام | 281 |
| محبتِ مسلم کا حکم | 282 |
| حکایت 38: اللہ کے لیے بھائی سے محبت کا صلہ | 282 |

| | |
|---|---|
| محبتِ مسلم کا جذبہ پیدا کرنے کے چار طریقے | 283 |
| **(37)......اللہ کی خفیہ تدبیر سے ڈرنا** | 285 |
| اللہ کی خفیہ تدبیر سے ڈرنے کی تعریف | 285 |
| آیتِ مبارکہ | 285 |
| (حدیثِ مبارکہ) گناہ پر قائم رہنے والے کے | 286 |
| بارے میں خفیہ تدبیر | 286 |
| اللہ کی خفیہ تدبیر سے ڈرنے کا حکم | 286 |
| حکایت 39: اللہ کی خفیہ تدبیر سے پناہ | 286 |
| اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر سے ڈرنے کا ذہن بنانے | 288 |
| کے 6 طریقے | 288 |
| **(38)......اِحترامِ مسلم** | 291 |
| اِحترامِ مسلم کی تعریف | 291 |
| آیتِ مبارکہ | 292 |
| (حدیثِ مبارکہ) اِحترامِ مسلم کی ترغیب | 293 |
| اِحترامِ مسلم کا حکم | 293 |
| حکایت 40: اِحترامِ مسلم کا عظیم جذبہ | 293 |
| مسلمانوں کے حقوق کی تفصیل | 294 |
| اِحترامِ مسلم کا جذبہ پیدا کرنے کے 4 طریقے | 296 |
| **(39)......مُخالَفَتِ شیطان** | 298 |
| مخالفتِ شیطان کی تعریف | 298 |
| آیتِ مبارکہ | 299 |
| (حدیثِ مبارکہ)، شیطان کی مخالفت | 299 |
| مخالفتِ شیطان کا حکم | 300 |
| حکایت 41: موت کے وقت شیطان کی مخالفت | 300 |
| شیطان کی مخالفت پر اُبھارنے کے 6 طریقے | 301 |
| تفصیلی فہرست | 304 |
| ماخذ و مراجع | 310 |




www.dawateislami.net

# ماخذ و مراجع

| | | |
|---|---|---|
| قرآن مجید | کلام الٰہی | --- |
| نام کتاب | مؤلف/مصنف/ متوفی | مطبوعات |
| کنزالایمان | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ | مکتبۃ المدینہ، کراچی |
| تفسیر خزائن العرفان | صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی |
| تفسیر نور العرفان | حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ | پیر بھائی کمپنی کراچی |
| تفسیر صراط الجنان | مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری | مکتبۃ المدینہ کراچی |
| مصنف عبد الرزاق | امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ |
| مصنف ابن ابی شیبۃ | حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ کوفی، متوفی ۲۳۵ھ | دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ |
| مسند امام احمد | ابو عبد اللہ امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی، متوفی ۲۴۱ھ | دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ |
| صحیح البخاری | امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ |
| صحیح مسلم | امام ابو حسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ | دار المغنی عرب شریف ۱۴۱۹ھ |
| سنن ابن ماجہ | امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ | دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ |
| سنن ابی داود | امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ | دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ |
| سنن الترمذی | امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ | دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ |
| سنن النسائی | امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ |
| السنن الکبری | امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۱ھ |
| سنن الدارمی | امام حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ | دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۰۷ھ |
| مسند ابی یعلی | شیخ الاسلام ابو یعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ |
| نوادر الاصول | امام ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن حکیم ترمذی، متوفی ۳۲۰ھ | مکتبہ امام بخاری ۱۴۲۹ھ |
| صحیح ابن حبان | حافظ ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی، متوفی ۳۵۴ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ |
| المعجم الاوسط | امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ |
| المستدرک | امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ | دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ |
| حلیۃ الاولیاء | حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ |
| شعب الإیمان | امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ |
| مسند الفردوس | حافظ ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ | دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ |
| مشکاۃ المصابیح | علامہ ولی الدین خطیب تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ | دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ |
| الادب المفرد | امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ | تاشقند ۱۳۹۰ھ |
| جامع العلوم والحکم | ابو الفرج عبد الرحمن ابن رجب حنبلی، متوفی ۷۹۵ھ | المکتبۃ الفیصلیۃ، مکہ مکرمہ |
| غریب الحدیث | امام قاسم بن سلام بن عبد اللہ ھروی بغدادی، متوفی ۲۲۴ھ | دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۴ھ |
| مجمع الزوائد | حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ | دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ |
| الجامع الصغیر | امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ | دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۵ھ |
| جامع الاحادیث | امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ | دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ |


www.dawateislami.net

| | | |
|---|---|---|
| كنز العمال | علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ |
| الترغيب والترهيب | امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ |
| كشف الخفاء | شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی، متوفی ۱۱۶۲ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ |
| فيض القدير | علامہ محمد عبد الرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ |
| مرآۃ المناجیح | حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ | ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور |
| نزہۃ القاری | مفتی محمد شریف الحق امجدی متوفی | فرید بک سٹال لاہور ۱۴۱۹ھ |
| شرح اعتقاد اهل السنة | حافظ ابو القاسم هبة الله بن حسن طبری لالکائی، متوفی ۴۱۸ھ | دار البصیرۃ الاسکندریہ مصر |
| كتاب الشريعة | امام ابو بکر محمد بن حسین آجری، متوفی ۳۶۰ھ | دار الوطن، عرب شریف ۱۴۱۸ھ |
| رد المحتار مع الدر المختار | محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ | دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ |
| فتاوى هنديه | علامہ ہمام مولانا شیخ نظام متوفی ۱۱۶۱ھ وجماعۃ من علماء الھند | دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ |
| فتاویٰ رضویہ (قدیم) | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ | مکتبہ رضویہ کراچی ۱۴۲۱ھ |
| فتاویٰ رضویہ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ | رضا فاؤنڈیشن لاہور |
| بہار شریعت | مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ |
| الموسوعة لابن ابی الدنيا | عبد الله بن محمد بغدادی معروف بابن ابی الدنیا، متوفی ۲۸۱ھ | المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ |
| قوت القلوب | شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی ۳۸۶ھ | مرکز اہلسنت ہند ۱۴۲۳ھ |
| الرسالة القشيرية | امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری، متوفی ۴۶۵ھ | دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ |
| كشف المحجوب | حضور داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری متوفی ۵۰۰ھ | مرکز الاولیاء لاہور |
| مكاشفة القلوب | امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت |
| مکاشفۃ القلوب | امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ |
| إحياء علوم الدين | امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ | دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء |
| لباب الاحیاء | امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ |
| لباب الاحياء | امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ | دار البیروتی دمشق، شام ۱۴۲۴ھ |
| احیاء العلوم | امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی |
| فیضان احیاء العلوم | المدينة العلمية (شعبہ اصلاحی کتب) | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۳ھ |
| کیمیائے سعادت | امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ | انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ |
| منہاج العابدین | امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ |
| البر والصلة | ابو الفرج عبد الرحمن ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ | مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، بیروت ۱۴۱۳ھ |
| الزهد | امام ابو عبد الله احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ | دار الغد الجدید ۱۴۲۶ھ |
| كتاب الزهد | امام عبد الله بن مبارک مروزی، متوفی ۱۸۱ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت |
| الزهد الكبير | امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ | مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ |
| الانوار القدسية | امام عبد الوہاب بن احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ | دار التقویٰ دمشق ۱۴۲۸ھ |
| الطبقات الصوفية | ابو عبد الرحمن محمد بن حسین سلمی، متوفی ۴۱۲ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ |
| نتائج الافكار القدسية | شیخ الاسلام زکریا بن محمد انصاری، متوفی ۹۲۶ھ | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ |
| عیون الحکایات | امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی |



www.dawateislami.net

| | | |
|---|---|---|
| عیون الحکایات | امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ |
| درۃ الناصحین | علامہ عثمان بن حسن بن احمد شاکر خوبوی | دارالفکر بیروت |
| حکایتیں اور نصیحتیں | الشیخ شعیب حریفیش، متوفی ۸۱۰ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ |
| بستان الواعظین | امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۹۹۰ء |
| الزواجر عن اقتراف الکبائر | امام ابوالعباس احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیتمی متوفی ۹۷۴ھ | دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۹ھ |
| الحدیقۃ الندیۃ | علامہ عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی، متوفی ۱۱۴۳ھ | پشاور پاکستان |
| اِصلاحِ اعمال (الحدیقۃ الندیۃ) | علامہ عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی، متوفی ۱۱۴۳ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ |
| اتحاف السادۃ المتقین | محمد بن محمد بن عبدالرزّاق معروف بمرتضی زبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۹ء |
| کشف المحجوب | علی بن عثمان ہجویری المعروف حضور داتا گنج بخش، متوفی ۴۶۵ھ | مرکز الاولیاء لاہور |
| التعریفات | علامہ سید شریف علی بن محمد بن علی جرجانی متوفی ۸۱۶ھ | دارالمنار للطباعۃ والنشر |
| التوقیف | علامہ محمد عبدالرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ | عالم الکتب، قاہرہ ۱۴۱۰ھ |
| کتاب القلیوبی | علامہ احمد شہاب الدین قلیوبی ۱۰۶۹ھ | باب المدینہ کراچی ۱۳۹۱ھ |
| مثنوی مولانا روم | مولانا جلال الدین محمد بن محمد رومی، متوفی ۶۷۰ھ | خدیجہ پبلیکیشنز لاہور ۲۰۱۱ء |
| فیضانِ سنت | امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ |
| نماز کے احکام | امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری | مکتبۃ المدینہ کراچی |
| بہجۃ الاسرار | امام ابوالحسن نورالدین علی بن یوسف شطنوفی، متوفی ۷۱۳ھ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۳ھ |
| الکامل فی التاریخ | ابن الاثیر ابوالحسن علی بن ابوالکرم شیبانی جزری، متوفی ۶۳۰ھ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ |
| بدگمانی | المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب) | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ |
| فضائل دعا | رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ |
| خوفِ خدا | المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب) | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۶ھ |
| صفۃ الصفوۃ | امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۳ھ |
| وفیات الاعیان | ابوالعباس احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابی بکر بن خلکان، متوفی ۶۸۱ھ | دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ |
| فیضانِ صدیق اکبر | المدینۃ العلمیۃ (شعبہ فیضان صحابہ واہل بیت) | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ |
| توبہ کی روایات وحکایات | المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب) | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۶ھ |
| احترامِ مسلم | امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری | مکتبۃ المدینہ کراچی |
| کراماتِ صحابہ | شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفٰے اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ |
| سیدی قطب مدینہ | امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری | مکتبۃ المدینہ کراچی |
| کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب | امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ |
| ۲۸ کلماتِ کفر | امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری | مکتبۃ المدینہ کراچی |
| آنسوؤں کا دریا (بحر الدموع) | امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی جوزی، متوفی ۵۹۷ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۸ھ |
| ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت | مولانا مصطفٰے رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ |
| فیضان ریاض الصالحین | المدینۃ العلمیۃ (شعبہ فیضان حدیث) | مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ |



www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لئے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

**میرا مدنی مقصد:** ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مدنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''مدنی قافلوں'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

ISBN 978-969-631-915-3
0126263

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net